تبلیغ 24

24/1

اے بی سی (آڈٹ بیورو آف سرکولیشن) کی مصدقہ اشاعت

لہ دعوۃ الحق

قرآن و سنت کی تعلیمات کا علمبردار

فون نمبر ڈائریکٹ ڈائیلنگ
۳۴۰/۳۴۱
۴۳۵
کوڈ نمبر ۰۵۲۳۱۷

ماہنامہ
الحق
اکوڑہ خٹک

جلد ۲۴ - شمارہ ۱
محرم صفر ۱۴۰۹ھ
اکتوبر ۱۹۸۸ء

مدیر
سمیع الحق

اس شمارے میں

بدل اشتراک

پاکستان میں سالانہ ۵۰ روپے ——— فی پرچہ ۵ روپے
بیرون ملک بحری ڈاک ۸ پونڈ ——— بیرون ملک ہوائی ڈاک ۱۲ پونڈ

(سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے منظور عام پریس پشاور سے چھپوا کر دفتر الحق اکوڑہ خٹک سے شائع کیا)

نقشِ آغاز

قائدِ شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق

ــــــ کا ــــــ
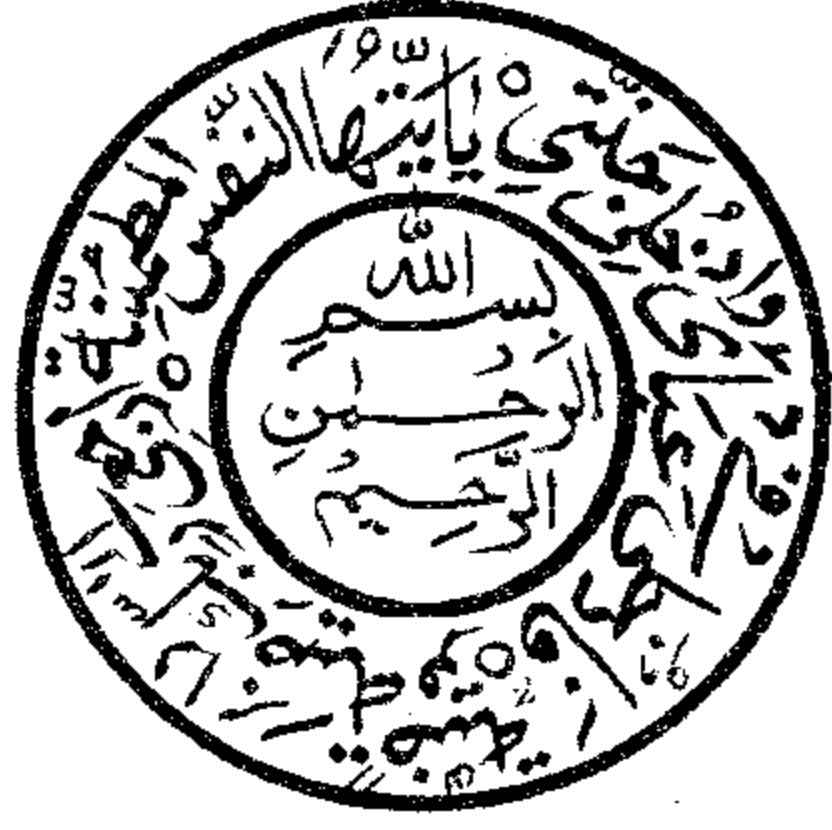
سفرِ آخرت

۷ ستمبر بروز بدھ بیس منٹ کم ۲ بجے پوری پون صدی کی تابناکی اور تابندگی کے بعد ماہتاب علم و فضیلت اور آفتاب رشد و ہدایت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ یعنی قائد شریعت استاذ العلماء، محدث جلیل شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحبؒ پورے عالم کو سوگوار چھوڑ کر داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تقریباً ڈھائی بجے کے قریب دارالعلوم حقانیہ کے دفتر اہتمام میں حضرت قائد شریعت شیخ الحدیثؒ کے انتقال پُرملال اور سانحہ ارتحال کی یہ اطلاع پہنچی۔ تو اس خبر وحشت اثر سے سب دم بخود رہ گئے۔ کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ واقعۃً بھی حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ اس دار فانی سے رحلت فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راہیٔ دارالبقاء ہو گئے ہیں۔ ادھر ریڈیو پاکستان نے تین بجے کے خبرنامہ میں حضرت کے سانحہ ارتحال کی خبر نشر کر دی۔ تو قرب وجوار، صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع، ملک بھر کے دور دراز علاقوں، سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے مختلف مقامات سے بذریعہ ٹیلیفون خبر کی تصدیق اور نماز جنازہ کا وقت معلوم کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو رات گئے تک جاری رہا۔ عام لوگ اکوڑہ شہر، نوشہرہ، شیدو، جہانگیرہ، پشاور اور گرد ونواح کے علاقات سے تحقیق حال کے لئے وحشت اور سراسیمگی، دیوانہ وار اور بدحواسی کے عالم میں مضطربانہ انداز میں بھاگے بھاگے دارالعلوم پہنچنے لگے۔ جو شخص جس حال میں تھا اٹھ کھڑا ہوا۔ ریڈیو پاکستان کے پانچ بجے کے خبرنامہ سے جب لوگوں کو اس خبر کی مزید تصدیق ہوگئی اور ادھر دفتر اہتمام سے بھی فون پر معلومات کرنے والوں کو صورتِ حال سے آگاہ کیا جاتا رہا تو اس اندوہناک حادثہ کی خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ علمی و دینی حلقوں، علماء و مشائخ، دارالعلوم کے فضلاء، دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ، محاذِ جنگ کے افغان مجاہدین اور پاکستان میں افغان مہاجرین اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے متعلقین، مخلصین اور عامۃ المسلمین

کے مکانات ماتم کدوں میں تبدیل ہو گئے۔ ہر شخص کے چہرے پر حزن و ملال اور رنج و غم کے آثار ہویدا تھے۔ دارالعلوم میں لوگوں کا انبوہ اور جم غفیر جمع ہو گیا۔ ہزاروں آنکھوں سے اشکہائے غم ٹپکنے لگے۔

اس سے قبل جب ساڑھے تین بجے حضرت شیخ الحدیثؒ کا جسدِ اقدس خیبر ہسپتال پشاور سے بذریعہ ایمبولینس دارالعلوم لایا گیا تو طلبہ و اساتذہ اور حاضرین اپنے گریہ و بکا کو ضبط نہ کر سکے۔ غم و اندوہ کے اظہار اور اپنے آنسوؤں پر کسی کو اختیار نہیں رہا تھا۔ صبر و ضبط کے بندھن ٹوٹ چکے تھے۔ بے اختیار رونا، سب کا حال بن چکا تھا۔ سب ہچکیاں لے لے کر رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر یہاں رکنے کے بعد ایمبولینس حضرت شیخ الحدیثؒ کے اپنے آبائی گھر کی طرف روانہ ہو گئی، جہاں مرحوم نے اپنی زندگی کی ۸۰، بہاریں گذاری تھیں۔ دس پندرہ منٹ تک مرحوم کے جسدِ خاکی کو ان کے آبائی گھر رکھا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ حضرت اقدسؒ کا جسدِ مقدس دارالعلوم لایا گیا۔ حزن و ملال اور حیرت و سکتہ کی سی کیفیت سب پر طاری تھی۔ طلبہ اور چھوٹے بچوں کے پھولوں کی طرح شگفتہ چہرے کملا گئے تھے۔ ایسا معلوم ہونے لگا کہ آج مسلمان، مردوں، عورتوں اور بچوں کے شفیق باپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور وہ سب یتیم رہ گئے ہیں۔ ان کی تمام مسرتیں چھین لی گئی ہیں۔

فضا میں ایک عجیب کیفیت اور وحشت ناک حالت طاری ہو گئی تھی۔ یاس و ارمان، رنج و اندوہ اور حسرت و افسوس کا اندھیرا چھا گیا تھا۔ جس نے دلوں کے جذبات اور باطنی احساسات کو اور زیادہ گہرا کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت اقدس کے عزیز و اقارب، نسبی ابناء، دارالعلوم کے طلبہ و اساتذہ، روحانی فضلاء و ابناء افغان مجاہدین و مہاجرین اور صوبہ سرحد کے مسلمانوں ہی کا نہیں بلکہ پورے ملک اور عالمِ انسانی کا سرمایہ سکون و طمانیت لٹ گیا ہے۔ حضرتؒ کے جسدِ اقدس کو دارالحدیث میں رکھ دیا گیا اور لوگ ایک نظر دیکھنے کے لئے دیوانہ وار پل پڑے۔ نظم و ضبط کا قائم رکھنا ناممکن ہو گیا۔ عصر تک یہی عالم رہا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کائنات کا ذرہ ذرہ سوگوار ہے ؎

جس کو دیکھو ہوش گم، فریاد بر لب اشک ریز　　جس کو دیکھو مضطرب، بے چین و مضطر بے قرار
جس کو دیکھو ہے جگر مجروح دل سوز و گداز　　جس کو دیکھو کربِ حرماں، یاس و حسرت کا شکار

ادھر دارالعلوم کے مشائخ اور اساتذہ کرام کا اجلاس ہوا۔ سب کے دل غم و اندوہ سے معمور تھے۔ آنکھیں اشک بار تھیں مگر قدرت کا جو فیصلہ تھا اسے سب کو برضا و رغبت قبول کرنا ہی تھا۔ بڑے صبر و تحمل، بُردباری حوصلہ اور عزیمت کے ساتھ اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے اساتذہ کرام نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے یوم الجنازہ کے انتظامات، وقت اور جنازہ گاہ کا تعین۔ دور دراز سے آنے والے افراد کی رہنمائی، ضروریات کی فراہمی۔ پانی اور بجلی کا انتظام بحسبِ ضرورت شامیانوں کا اہتمام۔ ازدحام میں جنازہ کی حفاظت اور اس سلسلہ کے اہم انتظامی

امور کا فیصلہ کیا گیا۔ دارالعلوم کے اساتذہ کی نگرانی میں متعدد جماعتیں تشکیل دی گئیں اور کام تقسیم کر دیئے گئے۔

حضرتؒ کے چاروں صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ، حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ، پروفیسر محمود الحق اور جناب اظہار الحق صاحبان غم سے نڈھال تھے تاہم صبر و عزیمت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنے دیا۔ لوگ دارالحدیث میں حضرت اقدسؒ کا دیدار کرتے اور دفتر اہتمام میں حضرت کے صاحبزادوں سے اپنی یتیمی و بے کسی اور ان کے ساتھ غم میں برابر کی شرکت کا اظہار کرتے۔ مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اساتذہ کرام کے انتظامی امور کی باہمی مشاورت اور فیصلوں کو بڑی توجہ سے سنا اور اپنے گراں قدر تجاویز اور مشورے بھی دیئے۔ نماز عصر کے قریب تقریباً ساڑھے پانچ بجے حضرتؒ کے جسدِ اطہر کو مولانا سمیع الحق مدظلہ کے گھر لے جایا گیا، جہاں حضرتؒ کے تمام عزیز و اقارب، خواتین اور خاندان کے افراد جمع تھے اور جو حضرتؒ کی آخری ملاقات کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔

احقر دو روز قبل ۵ دن کے ارادہ سے اپنے آبائی گاؤں (چودھوان ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) جا چکا تھا۔ ابھی دو راتیں گذاری تھیں کہ طبیعت بے قرار ہو گئی۔ بدھ کی رات کو والدہ سے اجازت لی اور صبح ڈیرہ اسمعیل خان کے راستے کلاچی کے لئے روانہ ہوا۔ خیال تھا کہ ایک رات وہاں گذاروں گا اپنے اساتذہ کی زیارت و ملاقات بھی ہو جائے گی اور کچھ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قرابت و صلہ رحمی کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔

ڈیرہ پہنچا تو یہ ارادہ بھی بدل گیا۔ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی کرامت تھی یا حینِ حیات ان کی توجہ و عنایت کی برکتیں، کہ وہاں سے بغیر کسی تاخیر کے سیدھا اکوڑہ خٹک کے لئے روانہ ہوا۔ کوئی سوا تین بجے تھے کہ فلائنگ کوچ نے دارالعلوم کے سامنے اتار دیا۔ ایک طالب علم کی نظر پڑی تو وہ دوڑ کر بھاگا بھاگا آیا، بیگ ہاتھ سے لے لیا اور بڑی حسرت و افسوس، بھرائے لہجے اور اشکبار آنکھوں سے حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کے انتقال کی خبر سنا دی۔ زمین پاؤں تلے سے نکل گئی۔ ہوش گم، حواس میں تعطل، مگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہا اور جلد دارالعلوم کے اساتذہ اور خدمت پہ مقرر طلبہ اور مخلص کارکنوں کی ٹیموں کے ساتھ کام میں شریک ہو گیا۔

بہر حال جب عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیثؒ کے جسدِ اقدس کو حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے گھر لے جایا گیا تو وہاں بھی وہی اژدھام اور ہجوم، برقع پوش خواتین اپنے روحانی باپ، اپنے عظیم محسن، پیر و مرشد، قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے اپنی محبت کا اظہار، اور ان کی وفات کو اپنے لئے ایک عظیم حادثہ غم و اندوہ یقین کرتے ہوئے آ جا رہی تھیں۔ کوئی سسکتی جا رہی تھی تو کوئی ہچکیاں لیتی ہوئی آ رہی تھی۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ اور صاحبزادہ مولانا انوار الحق مدظلہ کی سرپرستی میں دارالعلوم کے مشائخ اور اکابر اساتذہ نے تعلیمات نبویؐ اور ایک ایک سنت رسولؐ کو ملحوظ رکھ کر مولانا سمیع الحق کے داماد جناب شفیق الدین فاروقی کے گھر میں غسل اور تکفین کا اہتمام کیا۔ میری خوش نصیبی تھی اور تقدیر کی موافقت

پہلے سے پروگرام کے ڈیرہ اسمٰعیل خان کے دور دراز علاقوں سے اٹھا کر حضرت اقدسؒ کے آخری دیدار، غسل اور تکفین اور نماز جنازہ اور اس سلسلہ میں قدرے خدمت میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع مرحمت فرمایا گیا۔

غسل کے عمل سعادت میں جناب مولانا عبدالجمیل فاضل دیوبند جن کا حضرتؒ کے ننھیال سے تعلق ہے اور حضرت کے خاص خدام سے ہیں۔ مولانا قاضی انوارالدین صاحب اکوڑوی۔ دارالعلوم کے اساتذہ سے شیخ التفسیر مولانا عبدالحلیم دیروی، حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب، حضرت مولانا سید اللہ صاحب، حضرت مولانا سیف اللہ صاحب، مولانا قاری عمر علی صاحب۔ پروفیسر محمود الحق صاحب اور جناب اظہار الحق صاحب، مولانا محمد ابراہیم فانی اور مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی شریک تھے

ادھر رات گئے تک ہزاروں افراد دارالعلوم پہنچ گئے تھے۔ دارالعلوم کی جامع مسجد، درسگاہوں، برآمدوں، مختلف احاطوں، اور اطراف کے چمنوں کو اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت رہی۔ مسجد و مدرسہ اور اطراف، جہاں بھی جو موجود تھا تلاوت، ذکر اور دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کر رہا تھا۔ غرض جدھر بھی نظر پڑتی تھی عامۃ المسلمین ایک دوسرے سے گلے مل مل کر رونے کے ارمان نکال رہے تھے۔ اور روتے روتے ایک دوسرے کو تسلیاں بھی دیتے تھے۔

قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ بار بار پڑھی تھی اس کا ترجمہ پڑھا بھی تھا اور بارہا پڑھایا بھی۔ مگر اس کا صحیح مفہوم اور تعبیر پہلی بار حضرت قائد شریعت شیخ الحدیثؒ کے جنازہ میں سمجھ آئی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے
سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ؕ	کام کئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت پیدا کر دے گا۔

یوں تو اہلِ ایمان صالحینِ امت اور عاشقانِ رسولؐ بہت سے دینی اور دنیوی اکرام اور انعام سے نوازے ہی جاتے ہیں مگر کبھی کبھی کارکنانِ قضا و قدر اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں ان کے مناسب حال ایک مہتم بالشان فیضان و نوال کا انتظام بھی ظہور میں لاتے ہیں۔ جیسے مندرجہ بالا آیت کریمہ میں لفظ " وُدّ " سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو محبت کا فردِ کامل ہے۔ یہ مقام محبت و الفت اور مقام تسلیم و رضا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے مخصوص بندوں کے لئے انعاماً اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے کہ ہر طرف سے خدا تعالیٰ کی محبت میں مر مٹنے والے کے لئے محبت ہی محبت کی پکار ہوتی ہے۔ اس انعامی اور اجتبائی محبت کے مقام کا خصوصی وقت کونسا ہے۔ قرآن حکیم میں اس کو مقام بشریٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا	ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور
تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا	نہ رنج کرو۔ اور تم جنت (کے ملنے) پر

بالجنّة التی کنتم توعدون ○ خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔

اور مقام بشریٰ کا ظہور تین موقعوں پر ہوتا ہے۔ امام وکیع بن الجراحؒ نے اس پر تصریح کی ہے کہ

البشریٰ تکون فی ثلث مواطن "بشریٰ" کا اظہار تین مقام پر ہوتا ہے

عندالموت[۱] وفی القبر و عندالبعث موت[۱] کے وقت، قبر[۲] میں اور قیامت[۳] کے روز

اپنے اساتذہ سے بارہا سنا ہے کہ صالحین کی زبان سے مدح رخدا تعالیٰ کی جانب سے مدح ہے ان کا اظہار مذمت خداوندی مذمت کا مظہر ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ سامنے آیا۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس میت کی تعریف کی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بس اللہ کا یہی فیصلہ ہے (کہ یہ صالح اور جنتی ہے) پھر ایک دوسرا جنازہ گذرا تو صحابہ کرام نے اس میت کے خلاف کلمات بولے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کا بھی یہی فیصلہ ہے (تمہاری گواہی کے مطابق عتاب اور ناراضگی کا سزاوار ہوگا) اس کے بعد صحابہ کرامؓ سے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

انتم شهداء الله فی الارض ○ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

یہ تو حضرات صحابہؓ کو خطاب ہے اور ایک دوسری روایت میں

المومنون شهداء الله فی الارض ○ کہ مومنین زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

کے الفاظ منقول ہوئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں صرف صحابہ کرامؓ کی تعیین نہیں اہل صلاح اور صالحین امت بھی اس کا مصداق ہیں۔ پھر اسے صرف ایک اعتقادی چیز بنا کے نہیں رکھا گیا بلکہ صلحاء امت کی موت اور ان کی زندگی کے حالات اس کے واقعاتی شاہد بنا دئے جاتے ہیں۔ ان کے وصال اور سانحہ ارتحال کے موقعہ پر اہل ایمان کے قلوب میں ایسا ہیجان اور محبت اور اضطراب ڈال دیا جاتا ہے جس سے دنیا میں فزع اکبر کا نمونہ قائم ہو جاتا ہے۔ بالخصوص جب سانحۂ ارتحال قائد شریعت حضرت شیخ الحدیث رحؒ جیسی خدا پرست شخصیت کا پیش آجائے۔ جس کی ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول میں گذری ہو۔ جس نے انسان تو انسان دانستہ طور پر کسی ذی روح تک کو اذیت دینے سے گریز کیا ہو۔ جس کے تقدس کی آسمان کے فرشتے قسم کھاتے ہوں۔ جو نفاذ شریعت اور غلبہ حق کے لئے مطعون کیا گیا ہو۔ جو ترویج شریعت اور اعلاء کلمۃ الحق میں مظلوم رہا ہو۔ جس نے اقتدار کی رنگینیوں، سیاست کی دلفریبیوں دولت کے انباروں اور لالچ اور ظلم و تشدد کے ہر حربہ کو ناکام بنا دیا ہو۔ جو ہوا کے رخ پر اڑنے اور مروج لادینی سیاسی اطوار سے بالاتر رہ کر خالصۃً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاست اور نبیؐ کی سنت پر راسخ العزم اور ثابت القدم رہا ہو تو ایسی شخصیت کا سانحۂ ارتحال، زندگی کا انجام بالخصوص یوم الجنازہ، نوریوں، ناریوں اور خاکیوں کی والہانہ عقیدت اور محبت، پانی کی مچھلیوں اور ہوا کے

پرندوں تک کا اضطراب اور وارفتگی، نیک دل صالحین، علماء و مشائخ اور طلبۂ دین اور عامۃ المسلمین کا خلوص اور وابستگی و ازدحام ارباب حکومت وسیاست، اور اہلِ اقتدار کا اظہار تعلق، ارباب ضلالت اور اہلِ بدعت کے لئے تنبیہ و انذار اور عبرت و اتمام حجت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اس موقع کی نشاندہی اپنی زندگی میں ان الہامی الفاظ سے کی تھی کہ

بیننا و بین اهل بدع یوم الجنائز — اہلِ بدعت اور ہمارے درمیان فیصلہ کا دن "یوم الجنائز" ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اس ارشاد کی روشنی میں قائد شریعت شیخ الحدیثؒ کے یوم الجنازہ کو بھی حق پرستوں اور اہلِ ضلالت کے درمیان ایک فیصلہ کن دن قرار دیا جا سکتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے جنازے تاریخ کی روایت میں اپنی مثال آپ تھے۔ امام ابن تیمیہؒ کے جنازے کو بھی تاریخ نے بڑی وقعت اور اہمیت کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ پھر بھی برصغیر میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جنازوں نے بھی نیا باب رقم کیا ہے۔ اور اب قائد شریعت شیخ الحدیثؒ کے تاریخی جنازے سے گویا تاریخ کے "باب یوم الجنائز" کی تکمیل ہوگئی ہے۔ اب اگر تاریخ امام اعظمؒ، امام احمدؒ ابن تیمیہؒ۔ حضرت لاہوریؒ۔ حضرت مدنیؒ اور حضرت امیر شریعتؒ کے جنازوں کا ذکر کرے گی تو قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے مہتم بالشان جنازے کا تذکرہ کئے بغیر خود کو نامکمل اور ناقص پائے گی۔

بہرحال رات کو ریڈیو پاکستان کے ۸ بجے کی خبروں اور ٹیلی ویژن کے ۹ بجے کے خبرنامہ میں صبح دس بجے دارالعلوم حقانیہ سے جنازہ اٹھائے جانے کا اعلان کیا جا چکا تھا۔ صبح پو پھٹتے ہی ایک سیلاب تھا کہ امڈ آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دم کے دم میں صوبہ سرحد کے تمام اضلاع، قرب و جوار کے علاقے الٹ پڑے۔ اور بستیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ دور دراز سے اکابر علماء، مشائخ، محدثین، اساتذہ، طالب علم رات کی اور صبح کی پروازوں سے پہنچ چکے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ اہلِ اسلام اپنے محبوب قائد، اپنے عظیم رہنما اور اپنے مشفق استاذ کی رخصتی بڑی محبوبانہ شان اور بڑے دھوم دھام سے منانا چاہتے ہیں۔ سب کے دلوں میں آپ کی عظمت تھی کہ آپ واقعۃً علم و عمل کی سچی تصویر اور سلف صالحین کا عملی نمونہ تھے۔ آپ کی عظمت و جلالت اور ہمہ گونہ صلاحیت و کمال کی شہادت آپ کی زندگی کا ہر تارِ نفس مہیا کر رہا تھا۔ احقر نے اس موقع پر بعض مشائخ اور اکابر علماء کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ طریق وارشاد میں جنیدؒ وقت تھے۔ تبحر و معصومیت میں ثانی ابن حجرؒ تھے۔ سیاسی تدبیر و نظریات میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے جانشین تھے۔ فقہی تدقیقات میں اپنے اساتذہ کا نمونہ تھے۔ اور جامع الکمالات، گوناگوں صفات اور اخلاق و عادات میں شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا عکسِ جمیل تھے۔ آپ کی ظاہری اور باطنی جامعیت کے پاک اثرات

عامۃ مومنین اپنے قلوب میں موجزن پاتے تھے۔ سب نے رات بھر جاگتے گذاری نیند کسے آتی تھی؟ سب کا ایک عالم تھا اور سب گویا زبانِ حال سے کہہ رہے تھے ؎

تمام رات نہیں سوئے یاد کرکے تجھے ۔۔۔ گرفتہ دل تھے بڑے روئے یاد کرکے تجھے

سب کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ تمام رات اور سحری کے مبارک اوقات آہ و بکا، گریہ و زاری اور دعا و الحاح میں گذاری تھی۔ صبح طلوع ہو چکی تھی اور جب سورج نے آسمان کی فضاؤں سے پہلی بار جھانکا تو دور دراز علاقوں سے دیوانگانِ شیخ عبدالحق کے قافلے بسوں، ویگنوں، موٹروں، سوزوکیوں، ڈاٹسنوں اور ٹرینوں کے ذریعہ اپنے محبوب کے محبوب شہر اکوڑہ خٹک کی طرف رواں دواں ہو چکے تھے۔ اور جب سورج نے پوری طرح خود کو سنبھالا اور سیڑھی دو اوپر چڑھ کر پورے منظر کو دیکھنا چاہا تو اس وقت سب لوگ دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیا کی سب سے بڑی اور اپنے طرز کی واحد اسلامی یونیورسٹی، علم و عمل، افغان مجاہدین کے جرنیلوں اور ان کے محاذ جنگ کے قائدین کی تربیت گاہ اور جہاد و حریت کی سب سے بڑی چھاؤنی دارالعلوم حقانیہ پہنچ چکے تھے۔ یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی مگر قافلے اسی رفتار سے بڑھ رہے تھے جہاں پہلے سے ہزارہا مخلصین و محبین، معتقدین اور عامۃ المسلمین کا ایک عظیم جم غفیر اپنے محبوب اور مقدس راہنما کا آخری دیدار اور صلوٰۃ جنازہ میں شرکت کی سعادت کا بڑی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور ان کے دیگر برادران دارالحدیث کے سامنے صبح سے ۹ بجے تک کھڑے رہے اور آنے والے حضرات ان سے معانقہ، مصافحہ اور ہاتھ ملاتے رہے۔ اس موقع پر بھی اکابر علماء، مشائخ، دارالعلوم کے قدیم فضلاء، عام روحانی ابناء اور مخلصین کی حضرت شیخؒ کے تصورِ فراق سے بے اختیار چیخیں نکل جاتی تھیں، مگر مولانا سمیع الحق۔ مولانا انوار الحق اور ان کے بھائی صبر و تحمل، استقامت اور عزیمت کا پہاڑ بنے رہے اور دوسروں کو تسلیاں دیتے رہے۔

صبح ۸ بجے اس مقدس اور عظیم ہستی کے جسدِ مبارک کو باہر لایا گیا جسے دنیا "مولانا"، "شیخ الحدیث" اور "قائدِ شریعت" کے لقب سے یاد کرتی تھی۔ جس کے تقدس اور عظمت کے سامنے حکمران جھک جاتے تھے جس کی شرافت کا لوہا ملک کے تمام سیاستدان مانتے تھے، جس کی عظمت اور عزیمت کے سامنے اس دور کی بڑی سے بڑی اور اہم سے اہم شخصیت بھی سرِ نیاز خم کرنے کو قرینِ مصلحت سمجھتی تھی۔ انسانوں کا بے پناہ سمندر اس وقت اُمڈ رہا تھا۔ ضعفاء اور کمزور کچلے اور بمشکل سنبھل سکے۔

قائدِ شریعتؒ کا جنازہ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے گھر سے نکلا اور سڑک کے کنارے سے ہوتا ہوا دارالعلوم کے صدر دروازے سے احاطۂ دارالعلوم میں داخل ہوا۔ اور پھر بہ ہزار دقت، بڑی تعب و مشکل اور نوجوان اور باہمت کارکنوں کی مستعدی اور حکمتِ عملی سے دارالحدیث کے اس مبارک اور مہبطِ انوار و برکات

ہال میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں حضرت شیخؒ نے زندگی بھر بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور متعدد کتب حدیث کا درس پڑھایا تھا اور جہاں ہزاروں علماء، فضلا اور مشائخ اور علوم نبوت کے ورثاء اور علوم دینیہ کے طلبہ نے اس چشمۂ فضل و معرفت، پیکر علم و عمل اور فیضان حق سے استفادہ فیض کیا تھا۔ اس کے بعد آفتاب رشد و ہدایت اور ماہتاب علم و فضل، قائد شریعت اور سالار قافلہ علماء حق کا دیدار عام شروع ہو گیا۔

اب اس کے بعد کا نقشہ کیسے کھینچوں، قلم کو تاب نہیں، الفاظ کو یارائے سخن نہیں وہ کیفیات کیا تھے؟ وجدانیات کی معراج کیا تھی؟ انوارات و برکات کے مشاہداتی احساسات کیسے تھے؟ چہرۂ اقدس کی تابانیت، معصومیت اور نورانیت کا کیا عالم تھا؟ مشتاقان دید ایک نظر دیکھنے کو کس طرح بے تاب اور مرغ بسمل تھے اور دور سے ایک جھلک دیکھ لینے پر کس طرح نور و سرور اور کیف و مستی کی لذتیں حاصل ہوتی تھیں۔ یہ نقشہ کون کھینچ سکتا ہے۔ مجھے ہزار کوشش اور سعی کے باوجود اس کے بیان کرنے سے قاصر اور عاجز ہونے کا اعتراف ہے کوئی بھی اہل قلم ہو اور اسے کتنا ہی اپنے قلم پر عبور ہو اور اسے جتنا بھی اپنی تحریر پر ناز ہو ان کیفیات کا صحیح نقشہ نہیں کھینچ سکتا جو وہاں طاری تھیں۔

جن کارکنوں کی وہاں ڈیوٹی تھی ان کا بیان ہے کہ دارالحدیث میں آخری دیدار کرنے والے مشتاقان دید کے چہروں پر آنسوؤں کی لڑیاں ہوتی تھیں۔ ان کی داڑھیاں آنسوؤں کے موتیوں سے رات کے ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں حضرت شیخ الحدیثؒ کے چہرۂ اقدس کی تابندگی اور تابانی اور حسن و جمال اپنے عروج پر تھا۔ پھولوں کی پتیوں سی نزاکت اور معصوم مسکراہٹ کسی کا جی کب بھرتا تھا۔ سو بار کی زیارت و ملاقات کے بعد بھی یہی تمنا باقی رہتی ع

میں نے ابھی تک جلوۂ جاناں نہیں دیکھا

احقر نے اس موقع پر بھی اکابر علماء اور مشائخ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے بڑے بڑے لوگوں کے جنازوں میں شرکت کی ہے بہت سے علماء اور صلحاء کا سفر آخرت دیکھا ہے۔ لیکن جو بات ہم نے قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے یوم الجنازہ میں دیکھی۔ دارالحدیث میں مرحوم کے دیدار عام اور پھر رخصتی کے اہتمام میں دیکھی۔ انوار و برکات اور تجلیات کے ورود میں دیکھی وہ اس سے قبل نہ دیکھی تھی۔ سب گریاں و بے حال، سب کی حالت دگرگوں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پوری کائنات سے زندگی اور بہاروں کی مسرتیں چھین گئی ہیں۔ محفل ہستی اجڑ گئی ہے گویا گلزار کائنات کا گوشہ گوشہ ویران پڑا ہے۔ زبان حال سے ہر شخص کے دل کی دھڑکن اور اس کے ہر دھڑک کی یہ آواز تھی ؎

اب کہاں دیکھیں گی آنکھیں جلوۂ خیر القرون — کون دکھلائے گا ہم کو عالم لایحزنون
کون شرف علم سے ابھرے گا مثل آفتاب — کون ذروں کو جلا بخشے گا مثل ماہتاب

کون برسے گا چمن پر اٹھ کے مانندِ سحاب　　جلوہ فرما کون سے پیکر میں ہو گا انقلاب
جانے والے اب کہاں سے تجھ کو لے آئیں گے ہم　　اب کسے آواز دیں گے جب بھٹک جائیں گے ہم

قائدِ شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ ایک مردِ عظیم تھے انسانیت کی آبرو، عرفان و ایقان کا تجمل، شریعت کے ہادی۔ مدارس کی رونق، اور جرأت و استقامت کے کوہِ گراں تھے۔ آج آپ کا جسدِ خاکی دارالحدیث میں رکھا گیا تھا جہاں سالہا سال تک اس محدثِ جلیل، مجاہدِ کبیر، قربانی کے پیکرِ مجسم، زاہدِ پاک باطن، مظہرِ اخلاق و انسانیت، آفتابِ ہدایت و طریقت اور قائدِ شریعت نے سینکڑوں اور ہزاروں نہیں لاکھوں تشنگانِ علوم کی پیاس بجھائی تھی۔ اور انہیں علم و معرفت کی شرابِ طہور سے سیراب کیا تھا۔

اللہ، اللہ! کیا تعلقِ خاطر تھا اس عظیم رہنما، تحریکِ نفاذِ شریعت کے قائد، جلیل القدر محدث، عزم و استقلال کے ہمالہ۔ علم و انکسار کے گلستان، دینِ حنیف کی شمعِ جاوداں۔ جہادِ افغانستان کے بحرِ مواج، مردِ قلندر مردِ حق، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کو اس پاک قطعۂ ارضی سے، جہاں بیٹھ کر مرحوم نے اپنی قیمتی زندگی گذاری تھی۔ حدیثِ رسولؐ پڑھا پڑھا کر رسولؐ کی معنوی ہم نشینی کی سعادتوں سے فیض یاب ہوا کرتے تھے۔ وہاں موت کے بعد بھی آئے بغیر چین نہ پڑا۔ اس طرح ایک مرتبہ پھر دارالعلوم کے دارالحدیث کے مبارک مکان کو اس سعادت کا موقعہ ملا۔ کہ جی بھر کر اپنے مکینِ مہ جبین کو دیکھ سکے اور اس کے در و دیوار ان کا آخری دیدار کر سکیں۔

محدثِ کبیر حضرت شیخ الحدیثؒ، حضرت شاہ ولی اللہ کے علم و ایقان کے امین، ارشاداتِ حسینیہ کے محرم، شہدائے بالاکوٹ کے اخلاص کے نقشِ کامل، شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی زندہ تصنیف۔ وفاق المدارس العربیہ کے سرپرست ایک ہمہ گیر اور جامع شخصیت کے حامل تھے۔ اس لئے ہر طبقے اور ہر گروہ سے تعلق رکھنے والوں نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے آخری دیدار کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھا۔ جسمِ اقدس دودھ کی طرح سفید اور چہرہ بدرِ کامل کی طرح منور تھا جسدِ مبارک دارالحدیث میں رکھ دیا گیا تھا اور ہزاروں مشتاقانِ دید، جو دارالعلوم کے وسیع احاطوں، برآمدوں، درسگاہوں، مسجد اور باہر سڑک اور پٹڑی پر کھڑے ہوئے تھے کو نظم و ضبط کے ساتھ قطار در قطار اندر آنے اور حضرت شیخ الحدیثؒ کا آخری دیدار کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ دارالحدیث کا مین دروازہ بند کر دیا گیا۔ لوگ ایک دروازے سے داخل ہو کر اپنے محبوب قائد، اپنے محسن و مربی اپنے محبوب استاد، اس گنجینۂ علم اور پیکرِ عمل پر آخری نگاہ ڈالتے ہوئے خاموشی کے ساتھ دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔ درسگاہوں کے سامنے برآمدوں کے راستے سے دارالحدیث کے جانب جنوب میں جو گیلری بنائی گئی ہے لوگوں کے سیلِ رواں اور بھیڑ کا ادھر بھی وہی عالم تھا جو نیچے تھا جو شخص جہاں پھنس گیا سو پھنس گیا نکلنا تو در کنار اپنے ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلائے جا سکتے تھے۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی مدظلہ نفز. بیاً ساڑھے آٹھ بجے (۸½) احقر کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ رات حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کو خواب میں دیکھا ہے۔ مرحوم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ غلافِ کعبہ کا تبرک میری کفنی قمیص کے نیچے میرے سینے پر رکھ دیجئے میں غلافِ کعبہ کا ٹکڑہ ساتھ لایا ہوں تاکہ حضرت کے سینے پر رکھا جاسکے۔

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے مشورہ اور ان کی اجازت مرحمت فرمانے کے بعد احقر نے تین چار مضبوط اور توانا کارکن طالب علموں سے بات کرلی کہ راستہ بناکر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور حضرت قاضی صاحب موصوف کو جسدِ اقدس کے پاس لے جایا جائے تاکہ غلافِ کعبہ کا تبرک شاملِ کفن کیا جاسکے۔ مگر ایک رفقاء اور کارکنوں کے راستہ بنانے کے باوجود ہم لوگ ابھی چند قدم آگے چلے تھے کہ ایسے پھنس گئے کہ جان بچانا بھی مشکل ہوگیا۔ بڑی مشکل سے حضرت قاضی صاحب موصوف اور حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کو لوگوں کی بھیڑ اور جمگھٹے کے شکنجوں سے بچا لیا گیا۔ ورنہ خدا جانے آگے کیا ہوتا۔ پھر جب تدفین کے عمل کا وقت ہوا تو منامی وصیت پر عمل کرتے ہوئے وہ امانت احقر نے پہنچا دی اور سینۂ اقدس پر رکھ دی گئی۔

ازدحام جمِ غفیر اور مشتاقانِ دید کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ اگر اوپر سے کوئی چھوٹی سی چیز نیچے پھینک دی جاتی تو اس کا زمین تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔ لوگ آپس میں اس قدر متصل اور بھنچ چکے تھے کہ جس کا جدھر منہ ہوا ادھر ہی رہ گیا۔ دوسری طرف مڑنا بھی کارے دارد تھا۔ بعض اوقات سمندر کی لہروں کی طرح ایک جانب سے ریلا آتا تھا تو دوسری جانب کے آخر تک لوگ اس طرح ہلنے لگتے جیسے سمندر کی مچھلیاں یا کسی بڑے دریا میں پانی کی لہریں حرکت میں آجاتی ہیں۔

اس قدر ہجوم، پھر سوگواروں کے بے پناہ اشتیاق و عقیدت اور ازدحام میں اکثر جانیں ضائع ہوجاتی ہیں۔ احقر نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو اندیشے بڑھنے لگے مگر خداتعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہوا اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی کرامت تھی کہ کسی بھی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

مشتاقانِ دید اور محبین صادقین دارالحدیث کے دروازوں سے اندر جاکر اوپر گیلری کی کھڑکیوں سے جھانک جھانک کر حضرت اقدسؒ کا خوب خوب دیدار کررہے تھے۔ گیلری کے راستے میں بھی ازدحام اس قدر بڑھ گیا تھا کہ بعض دوستوں کو گیلری کے گرجانے کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ بہرحال نیچے ہو یا اوپر کسی بھی جگہ حضرتؒ کا دیدار آسانی سے مشکل ہوگیا تھا۔ احقر نے دیکھا کہ بعض احباب اپنے طویل القامت ہونے کا فائدہ اٹھاکر اور پنجوں کے بل کھڑے ہوکر لوگوں کے سروں سے دیکھتے اور بعض ایسے بھی تھے کہ لوگوں کے پاؤں میں بیٹھ کر ان کی ٹانگوں کے درمیان سے جھانکنے لگتے۔ غرض اضطراب تھا، کبھی نیچے جاتے کبھی اوپر آتے۔ دارالحدیث کے چھوٹے چھوٹے روشندانوں پر بھی بھیڑ کا وہی عالم تھا جو دارالحدیث کے دروازوں اور گیلری میں تھا۔

سب کی یہ خواہش تھی اور سب یہی چاہتے تھے کہ یہ اپنے محبوب کا آخری دیدار ہے پھر موقع نہیں ملے گا اس لئے سب نہایت قریب سے آفتابِ شریعت کو جی بھر کر دیکھنا چاہتے تھے اور خود اپنا بھی یہی حال تھا غسل اور تکفین کے مرحلہ پر مشائخ اور اکابر اساتذہ کی جماعت کے ساتھ جب مجھے بھی خدمت کی سعادت کا موقعہ حاصل ہوا تو خدا گواہ ہے ہاتھ کام میں اور نگاہیں چہرۂ اقدس پر تھیں۔ دل دوسرے کام میں نہیں لگتا تھا آنکھیں کسی بھی دوسری جانب نہیں پھرتی تھیں۔ دل کی یہ خواہش تھی کہ آج دیکھنے کا ارمان نکال لوں کیونکہ زندگی میں ان کی عظمت، رعب وجلال اور بے پناہ لطف وجمال کی وجہ سے جی بھر کر دیکھنے کی جرأت نہیں ہوسکتی تھی۔ بہرحال یہ پہلا موقعہ تھا کہ احقر کو جی بھر کر چہرۂ اقدس کو دیکھنے کی سعادت حاصل رہی۔ ورنہ زندگی میں آنکھیں ملانے کی کب اور کسے جرأت ہوسکتی تھی۔

اگر اپنا تاثر لکھدوں تو شاید اسے میری از خود رفتگی کا نتیجہ بھی قرار دے دیا جائے۔ مگر اکابر علماء، مشائخ، فضلاء اور صالحینِ امت اور ہزاروں خوش بختوں جن کو اس روز حضرت شیخ الحدیثؒ کی دید و ملاقات اور آخری زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اپنے تاثرات اور شہادت بیان کرتے ہوئے کہا کہ "ایسی ملائمت" "مسکراہٹ"، اتنا سکون اور چہرۂ اقدس پر تازگی اور شگفتگی انہوں نے کبھی بھی کسی کی نہیں دیکھی۔ شیخ کی آنکھیں بند تھیں اور منہ بند۔ لیکن لبوں پر ایسی مسکراہٹ کہ جس پر دل از خود رفتہ ہوتے، بے اختیار نثار ہوتے اور تڑپ جاتے تھے ان کا بیان تھا کہ ہم جوں جوں حضرت شیخؒ کے چہرۂ منور کو دیکھتے تھے ہمیں اپنے خانۂ دل میں روشنی نظر آتی تھی اور بخدا اس موقع پر اہلِ بصیرت نے جس قدر کسبِ فیض اور تحصیلِ نور کیا اس سے قبل کبھی اتنا نہیں کیا تھا چہرۂ انور ایک گلزار، علم ومعرفت اور تسکین وسرور کا گلستانِ پُربہار تھا۔ سب بے تاب تھے۔ اور سب کی بس ایک ہی تمنا تھی کہ اس گلزارِ پُربہار کو تمام عمر یونہی دیکھتے رہیے اور ہمیشہ ہمیشہ اس کی بہاریں لوٹتے رہیے۔

کوئی دس بجے جنازہ اٹھنا تھا ۹ بجے جامع مسجد دار العلوم میں علماء کرام کی مختصر تقاریر کے بعد جب لوگ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ سے مصافحہ کے لئے چل پڑے تو احقر چند رفقاء کو ساتھ لے کر جنازہ گاہ آرمی گراؤنڈ کی طرف چل دیا کہ وہاں ساڑھے نو بجے سے سٹیج ڈیوٹی احقر کی لگائی گئی تھی۔ ہم سڑک پر آئے تو ازدحام کا وہی عالم، سڑک پر جانبِ مشرق جنازہ گاہ کی جانب بس سر ہی سر ہلتے نظر آتے تھے۔ ٹریفک جام تھی، انسانوں کا سیلاب تھا جو امڈ آیا تھا دار العلوم میں ڈیوٹی پر متعین کارکن لوگوں کو جنازہ گاہ پہنچنے کی ہدایت کر رہے تھے کہ خود دار العلوم کے احاطوں میں مزید کسی شخص کے در آنے کی گنجائش نہیں تھی خود میرے لئے اب اس قدر بے قابو ازدحام کی وجہ سے جنازہ گاہ پہنچنا دوبھر ہو گیا۔ واقف کار ساتھیوں نے شہر کے مختلف راستوں سے جنازہ گاہ پہنچنے کی ترکیب بنائی۔ ہم دیوانہ وار دوڑ پڑے۔ جن راستوں کو ہم نے خالی سمجھ کر اپنایا تھا وہ بھی انسانوں کے ہجوم سے اٹے پڑے تھے۔ دس منٹ کا مختصر راستہ آدھ گھنٹہ میں طے ہوا۔ اور ہم جنازہ گاہ پہنچ گئے۔ آرمی گراؤنڈ کا بطور جنازہ گاہ انتخاب ہوا تھا کہ اکوڑہ اور ملحقات کی تمام

جنازہ گاہ میں اپنی تنگ دامنی کے پیشِ نظر معذرت خواہ تھیں۔ برادرِ گرامی قدر مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب نے اپنے رفقاء سمیت رات بھر کی محنت سے نمازِ جنازہ کی صف بندی کے لئے لائنوں کے نشان، سٹیج کا انتظام و حفاظت، اکابر علماء اور مشائخ اور قومی رہنماؤں کو اگلی صفوں میں پہنچانے اور جگہ دینے کا اہتمام، دور دراز سے آنے والے قافلوں، بسوں، موٹروں، ویگنوں اور کاروں کے لئے پارکنگ کا تعین۔ رہنما بینروں اور کتبوں کی لکھائی اور مناسب مقامات پر ان کا آویزاں کرنا۔ جنازہ گاہ میں پہنچنے کے لئے مختلف راستوں کا تعین۔ پینے اور وضو کے پانی کا بندوبست اور اس نوعیت کے ضروری امور کی تشکیل میں جس تندہی، چستی اور سلیقہ مندی کا مظاہرہ کیا تھا اور پھر جس طرح وہ اس میں کامیاب رہے اسے بھی کارکنوں کے خلوص اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی کرامت ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اتنے بڑے اجتماع اور بے پناہ اژدحام میں نظم و ضبط اور سلیقے اور ضابطے کو کون ملحوظ رکھ سکتا ہے بہرحال احقر جب جنازہ گاہ پہنچا تو ۱۰ بج چکے تھے۔ شدت کی گرمی اور چلچلاتی دھوپ مگر وارفتگی اور اشتیاق اور فرطِ جذبات کا یہ عالم، کہ لوگ آپس میں بھنچ چکے ہیں۔ پسینہ پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ جنازہ گاہ کے آخری کناروں تک لوگ ہی لوگ نظر آ رہے ہیں اور اس کے ساتھ چہار طرف سے لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا امڈ آنے والا سمندر اس پر مستزاد، احقر نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ صبر و تحمل، وقار اور دعا و استغفار کی اپیل کی۔ اور بتایا کہ جنازہ دارالعلوم سے اٹھ چکا ہے۔ اتنے بڑے اجتماع و اژدحام پھر شدت کی گرمی اور اپنے محبوب کے لئے اضطراب و انتظار میں کون کسی کی سنتا ہے، مگر یہ شیخؒ کی کرامت تھی کہ سب نے بات توجہ سے سنی اور ہماری درخواست پر جو جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ یہاں پر پھر اکابر علماء اور مشائخ کی مختصر تقریریں ہوئیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان مدظلہ نے انہیں اپنے دور کا عظیم محدث بے باک مجاہد۔ اور مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ نے شہیدِ علم قرار دیا اور ان کے علمی، دینی، قومی و ملی اور سیاسی کردار کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔

ادھر ٹھیک دس بجے دارالحدیث سے حضرت قائد شریعتؒ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ تو بے اختیار لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ جسدِ مبارک کو ایک سادہ چارپائی پر رکھا گیا تھا جس کے دونوں بازوؤں پر لمبے بانس باندھ دئے گئے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہو سکے۔ جنازہ کو دارالحدیث سے باہر لانے کے بعد ایک پک اپ ڈاٹسن پر رکھ دیا گیا۔ اور جنازہ کا جلوس ڈیڑھ میل کا فاصلہ سوا گھنٹہ میں طے کر کے جب سوا گیارہ بجے جنازہ گاہ میں حضرت شیخ الحدیث کے جنازہ کی دور سے جھلک دکھائی دی تو مجمع کے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ لوگ دیوانہ وار ادھر لپک پڑے مگر وہاں پہلے سے اس قدر اژدحام تھا کہ کسی کے در آنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔

حضرت شیخ الحدیث کے صاحبزادے مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق جنازہ کے جلوس کے ہمراہ تھے۔ جلوس میں بھی شرکاء کا اژدحام بے مثال تھا اور جب جنازہ کا جلوس دارالعلوم سے جانب مشرق آرمی گراؤنڈ کی طرف روانہ ہوا، جلوس کیا تھا؟ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، ایک سیل بے پناہ، جنازے کے جلوس کا پہلا سرا جنازہ گاہ پہنچ چکا تھا مگر انتہا ابھی دارالعلوم سے

بھی منقطع نہیں ہوئی تھی۔ اور اس دوران بھی پنڈی اور پشاور دونوں جانب سے آنے والے قافلے کے قافلے آکر شریک ہوتے رہے۔ ادھر نماز جنازہ پڑھی جانے لگی۔ ادھر آنے والے قافلوں اور سڑک پر جنازہ میں شرکت کرنے والے محبین کا وہی ایک منظر ــــ اکابر علماء، مشائخ، سیاسی رہنما، دینی مدارس کے اساتذہ و طلبہ، وکلاء، صحافی، ڈاکٹرز، پروفیسروں، صنعت کاروں۔ قومی قائدین۔ افغان مجاہدین۔ افغان قیادت اور ہفت گانہ اتحاد کے مرکزی رہنما اور ساتوں جماعتوں کے امراء اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہل اسلام۔ مرکزی اور صوبائی وزراء۔ قومی اور صوبائی اسمبلی کے سابق ممبروں۔ ممبران سینٹ۔ حکومتی اداروں کے آفیسرز غرض جس کو جہاں بھی دو پاؤں جمانے کی جگہ ملی اسے غنیمت سمجھا۔

اکابر علماء، مشائخ، بزرگانِ دین، اساتذۂ علم، پیرانِ طریقت، اہلِ قلوب، خطباء ملت اور طلبہ علوم نبوت اگر ان حضرات میں سے صرف مشاہیر اور سرآمد روزگار شخصیات کے نام بھی لکھے جائیں تب بھی صفحات کے صفحات ناکافی ہوں گے۔ کہ جنازہ کی اصل متاع، وسیلۂ نور، وطمانیت، کیف و سرور اور روحانیت تو ان ہی کے دم سے تھی کیونکہ حضرت شیخ کے اصل محبین، صادقین اور مخلصین وابستہ تو یہی حضرات تھے تاہم سیاسی اور قومی اعتبار سے جنازہ میں شرکت کرنے والے چند ممتاز شخصیات کے نام یہ ہیں۔

مسلم لیگ کے سربراہ فدا محمد خان۔ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا وصی مظہر ندوی۔ سابق وزیر اطلاعات راجہ ظفر الحق۔ وفاقی وزیر زراعت سرتاج عزیز۔ امیر جماعت اسلامی مولانا قاضی حسین احمد۔ سابق امیر میاں طفیل محمد سابق گورنر سرحد نصیر اللہ خان بابر۔ محمد یوسف خان خٹک۔ میاں محمد اقبال۔ صوبائی وزیر مولانا عبدالباقی نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان حاجی غلام احمد بلور۔ جناب فرید خان۔ مولانا فضل الرحمٰن۔ ہفت گانہ اتحاد افغانستان کے تمام مرکزی رہنما۔ حزب اسلامی کے سربراہ مولوی محمد یونس خالص۔ افغان عبوری حکومت کے سربراہ انجنیئر احمد شاہ اتحاد اسلامی افغانستان کے سربراہ عبدرب الرسول سیاف۔ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے سربراہ مولوی محمد نبی محمدی سابق وفاقی وزیر نثار محمد خان۔ افغان عبوری حکومت کے وزیر اطلاعات مولانا یاسر خان۔ انقلاب اسلامی افغانستان کے سربراہ مولانا نصر اللہ منصور۔ جمعیت اہل السنۃ پاکستان کے قاری عبدالعزیز جلالی۔ سید الخطاط پیر طریقت سید نفیس الحسینی۔ پیپلز پارٹی سرحد کے صدر آفتاب شیر پاؤ۔ جماعت اسلامی صوبہ سرحد کے امیر مولانا گوہر رحمان۔ شیخ الحدیث مولانا حسن جان حضرت العلامہ قاضی زاہد الحسینی۔ پیر طریقت حافظ غلام حبیب۔ فقیہہ العصر مولانا مفتی محمد فرید۔ شیخ الحدیث مولانا ایوب جان بنوری۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد اجمل خان۔ صوبہ پنجاب جمعیۃ کے امیر مولانا میاں محمد اجمل قادری۔ خدمت انسانیت پارٹی کے کنوینر محمد سلیم خان لغاری۔ مرحوم صدر جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق۔ مولانا محمد احمد مردان مولانا محمد امیر بجلی گھر۔ متحدہ سنی محاذ پاکستان کے صدر مولانا مفتی احمد الرحمٰن۔ اقراء ڈائجسٹ کے مدیر مولانا محمد جمیل خان وفاق المدارس پاکستان کے ناظم مفتی محمد انور شاہ۔ عالمی تبلیغی جماعت کے مرکزی اکابر جناب مولانا عبدالوہاب۔ جناب

مولانا محمد جمشید۔ مولانا محمد احسان۔ ممتاز روحانی شخصیت پیر غلام محمد آف مری۔ مولانا صدر شہید۔ سابق ایم پی اے ختم نبوت کے نامور مبلغ مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ مولانا شہید احمد۔ جمعیۃ اشاعت التوحید کے صدر مولانا قاضی احسان الحق۔ مولانا قاری محمد امین۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن۔ مولانا عبدالستار تونسوی۔ صوبہ پنجاب جمعیۃ کے ڈپٹی سکریٹری جنرل مولانا عبدالرحمٰن قاسمی۔ سابق ایم این اے کرنل ریٹائرڈ سلطان علی شاہ۔ مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد۔ احمد حسین زبیر۔ یہ ہزاروں میں چند کے نام نقل کردئے ہیں۔ جن پر نظر پڑی اور فوراً نوٹ کرلیا۔

جب ساڑھے گیارہ بجے قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے جسدِ اقدس کو سٹیج پہ رکھا گیا تو ملک بھر سے آئے ہوئے مشائخ و اکابرین، معززین شہر اور دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے نمائندہ اراکین کی تجویز کے مطابق وہاں پر موجود اکابر علماء، مشائخ، معززین شہر اور دارالعلوم کی شوریٰ کے اراکین نے جب قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے جانشین اور دارالعلوم کے مہتمم کے طور پر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے سر پر دستار رکھی اور مولانا انوار الحق مدظلہ کو نائب مہتمم مقرر کیا گیا۔ اور جب سٹیج سے یہ اعلان ہوا کہ مولانا سمیع الحق مدظلہ کے سر پر باندھی جانے والی یہ وہی دستار ہے جس میں حضرت قائد شریعتؒ کا انتقال ہوا ہے۔ مولانا سمیع الحق اور مولانا انوار الحق تو نڈھال تھے ہی کہ مجمع بھی صبر و استقامت اور تحمل و برداشت کے لحاظ سے بے قابو ہوگیا اور لوگوں کی چیخیں نکل گئیں اور کئی لمحے پورے مجمع پر گریہ وبکا کی کیفیت طاری رہی۔

شدت کی گرمی اور چلچلاتی دھوپ اور لوگوں کی والہانہ جنازہ میں شرکت اور قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے لئے رفع درجات کے لئے دعائیں اپنی جگہ مسلّم، عقیدت مندوں مخلصین ومحبین، علماء وطلبہ دین کی دعا ہائے مغفرت اور ایصالِ ثواب مرحوم کے لئے اخروی ترقیات اور باقیات صالحات اور ایک یقینی اور قطعی صدقہ جاریہ ہے مگر جو اہل اللہ ہوتے ہیں تو ان کا وجود مسلمانوں، تمام عالمِ انسانیت، بلکہ ذی روح اور غیر ذی روح سب کے لئے موجب راحت و آرام اور ذریعہ بقا ہوتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ بھی ایسی ہستیوں کے فرد کامل تھے جن کے لئے ع

"ملاءِ اسفل و اعلیٰ ہیں ثنا خواں دونوں"

کی واقعیت ظہور پذیر ہوتی ہے۔

حضرت قائد شریعت کے لئے بھی یقیناً تمام مخلوق الٰہی دعا کرتی رہی۔ الصادق الامین پیغمبرؐ نے خبر دی ہے۔ يدعوا لهم خلق الله حتى الحيتان في جوف الماء۔ ان کے لئے اللہ کی تمام مخلوق دعائیں کرتی ہیں حتیٰ کہ پانی کی گہرائیوں والی مچھلیاں بھی ان کے رفع درجات کی دعا کرتی ہیں۔

جس کا ایک واقعاتی مظہر اور منظر ہزاروں لوگوں نے یہ دیکھا کہ جب قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کا جسدِ اطہر

جنازہ گاہ لایا گیا تو ہزاروں ابابیل صف بستہ ہو کر جنازہ گاہ کی حدود میں مجمع پر چھا گئے۔ اور والہانہ انداز میں جسد اقدس پر فضا میں محو دید ہو گئے۔ اور جب نماز جنازہ ختم ہوئی اور جسد اقدس لے جایا جانے لگا تو ابابیل بھی رخصت ہو گئے

اس موقعہ پر جناب شبیر شاعر جذبی کے مرثیہ سے چند منتخب اشعار نقل کر دئے جاتے ہیں جو انہوں نے شیخ الحدیث محمد زکریاؒ کے حادثۂ انتقال پر کہے تھے۔ جو قائدِ شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے حادثۂ ارتحال پر بھی بلا مبالغہ صورت واقعہ کی صحیح تصویر اور زخمی دلوں کی صحیح ترجمانی اور تعبیر ہیں ؎

اک جنازہ جا رہا ہے دوشِ عظمت پر سوار　　پھول برساتی ہے اس پر رحمتِ پروردگار
غیرتِ خورشید عالم ہے کفن کا تار تار　　ابرِ گوہر بار کے اندر ہیں دُرِ شہسوار
نوحہ خواں ہیں مدرسے اور خانقاہیں سوگوار　　آفتابِ علم و تقوٰی چھپ گیا زیرِ مزار
شمع محفل بجھ گئی باقی ہے پروانوں کی خاک　　اب نہ تڑپے گی کبھی محفل میں دیوانوں کی خاک
عمر بھر کرتا رہا وہ خدمتِ دینِ رسولؐ　　جان و دل میں بھر رہی تھی الفتِ دینِ رسولؐ
عشق نے ہو کر فنا، پائے مقاماتِ بلند　　عشق ہے دونوں جہاں میں کامیاب و ارجمند
اے خوشا قسمت! کہ حسرت ہو گئی اس کی قبول　　تا ابد سوئے گا عاشق زیرِ دامانِ رسولؐ
دردمندوں کی دوا ہے عشقِ محبوبِ خدا　　کاش مل جائے مجھے بھی عشقِ نورِ مصطفٰےؐ
جان و دل کا نور ہو شمع شبستانِ رسولؐ　　رات دن چبھتے رہیں سینہ میں یثرب کے ببول
اے خدائے دو جہاں، اے مالکِ عرشِ عظیم　　اے کریم کارساز اے رب رحمٰن و رحیم

رحم تیرا بے کراں ہے فضل تیرا بے حساب
بخش دے جذبی کو بھی کچھ درد سوز و اضطراب

جسدِ اطہر کو گاڑی پر لاد کر دار الحفظ کے جنگلہ نما گیٹ کے ساتھ رکھ دیا گیا۔ خدام اور محبین پنکھا جھلاتے تھے اور ہزاروں عشاق قطار بنا کر ایک جھلک دیکھنے کے لئے اپنے اپنے نمبر پر محو دید تھے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور مولانا انوار الحق دیوان گان شیخ عبد الحقؒ کے جلوس کے ساتھ پیدل جنازہ گاہ سے جب دار العلوم پہنچے تو دار الحفظ کے سامنے احاطہ قبرستان میں تدفین کا عمل شروع ہو گیا۔ یہ منظر بھی دیدنی اور صد درجہ حسرت ناک تھا جب حضرتؒ اقدس کے جسد خاکی کو سپردِ خاک کیا جا رہا تھا تو لوگوں نے اپنے محبوب رہنما، اپنے مہربان استاد، ایک بے مثال شیخ ایک عظیم محسن و مربی، ائمہ امت اور اسلاف کے علوم کے امین۔ اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ اور عجز و انکسار اور سراپا شفقت و پیار کے پیکرِ مجسم کے دائمی فراق پر یہاں بھی مجمع بے قابو ہو گیا۔ صبر و ضبط اور تحمل و برداشت کے بندھن

ٹوٹ گئے۔ لوگ چیخیں مار مار کر رو رہے تھے۔ تاہم آہ و بکاء اور بے قراری و اضطراب کے باوجود تمام حاضرین باآواز بلند استغفار اور کلمہ طیبہ کا ورد بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ ادھر مٹی ڈالی جا رہی تھی ادھر سسکیاں بندھ چکی تھیں آوازیں رندھ چکی تھیں۔ آنکھیں اشکبار تھیں۔ دل زخمی اور غمزدہ تھے۔ حضرتؒ کے بعد آپ جیسی جامع الکمالات شخصیت کوئی بھی نظر نہیں آتی۔ آپ اکابر علماء دیوبند کے کاروان حق کی آخری کڑی تھے۔

تدفین کے بعد

تدفین کے بعد ہر شخص غم و اندوہ اور فراق شیخؒ کے تصور سے نڈھال تھا۔ حضرت مولانا سمیع الحق نے رندھی ہوئی اور لرزتی آواز کے ساتھ دو تین منٹ کے مختصر خطاب میں لوگوں کو صبر اور رضا بالقضاء رہنے اور حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کی مساعی اور مشن کی تکمیل میں سرگرم رہنے کی تلقین فرمائی۔ لوگ غمزدہ دل، نڈھال حالت اور لڑکھڑاتے پاؤں کے ساتھ کلمہ طیبہ، استغفار اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے واپس ہوئے ؎

ظلمتیں چھائی ہوئی ہیں روشنی خاموش ہے　　جگمگاہٹ جس کے دم سے تھی وہی خاموش ہے
خون کے آنسو رواں ہیں اہل دل کی آنکھ سے　　آہ اے عبرت! چراغ زندگی خاموش ہے

اپنے ایک مہربان اور رفیق کے الفاظ میں کہ حضرت شیخ کیا گئے بلکہ "روٹھ گئے دن بہار کے"، علم کا آفتاب غروب ہو گیا۔ عمل کی دنیا اجڑ گئی۔ حلم وحیا، زہد و تقویٰ، اخلاص و دیانت اور شرافت کا دور لد گیا۔ معرفت کا قلزم رک گیا، دینی سیادت اور سیاست کی بساط الٹ گئی۔ جہاد و عزیمت اور ہمہ پہلو دین اسلام شریعت و طریقت کی جامع کتاب بند ہو گئی۔

تدفین سے فراغت ہوئی تو ظہر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ نماز پڑھی گئی تو صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صوبائی وزیر اعلیٰ جناب جنرل فضل حق، گورنر سرحد جناب امیر گلستان جنجوعہ۔ وفاقی وزیر اطلاعات الٰہی بخش سومرو۔ بذریعہ ہیلی کاپٹر دارالعلوم آئے۔ اپنے سرکاری اعزازات کے مطابق حضرتؒ کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور وہاں دعائے مغفرت کرنے کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق اور برادران سے تعزیت کرنے کے لئے دارالعلوم حاضر ہوئے

تعزیتی اجتماعات سے چند مشاہیر کے تقاریر کے

اقتباس

تو اس موقعہ پر **جناب صدر غلام اسحاق خان نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا**

"شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علمی و دینی اور قومی و سیاسی کردار، دین اسلام کے لئے مرحوم کی خدمات، کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ صدر نے کہا مولانا انتہائی نیک اور متقی انسان تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قلب و ذہن کی بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ مرحوم فقہ و حدیث کے بہت عالم اور استاد تھے۔"

حضرت شیخ الحدیثؒ ایک عالمگیر، ہمہ گیر اور بے حد ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آج تیرھواں دن ہے مرحوم کو وفات ہوئے۔ مگر تعزیت کنندگان کے دور دراز علاقوں سے وفود، علماء اور مشائخ کے قافلے، بزرگان دین کی جمعیتیں، افغان قائدین، محاذ جنگ کے جرنیلوں اور مجاہدین اور صالحین امت کی غمزدہ ٹولیاں آ آکر حضرت اقدسؒ کے مزار پہ فاتحہ خوانی پڑھتے، ایصال ثواب کرتے اور بے تابانہ آنسو کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور حضرت کے صاحبزادوں سے مل مل کر اپنے دل کی حسرتیں مٹاتے ہیں۔ افغان مجاہدین کے متعدد وفود، محاذ جنگ کے کمانڈانوں، اپنی جماعتوں کے امیروں اور مشائخ کی قیادت میں تسلسل سے آرہے ہیں۔ جن میں دو سے تین ہزار تک افراد شریک ہوتے ہیں۔ بلوچستان کے دور دراز علاقے جہاں ٹریفک کے وسائل بھی میسر نہیں تین تین اور چار چار روز کے مسلسل سفر کے بعد پہنچتے اور اپنے شیخؒ کی خدمت میں دعا و استغفار، تلاوت و ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

بعض مشاہیر کی آمد پر بغیر کسی اہتمام کے تعزیتی اجتماعات بھی ہوئے اور خطابات بھی۔ بعض قومی رہنماؤں اور ہفت گانہ اتحاد افغانستان کے مرکزی قائدین کے تقاریر کے بعض اقتباسات آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو نے تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

میں اور میرے رفقاء یہاں حاضر ہوئے ہیں کہ ہم ایک بڑی اور عظیم شخصیت حضرت مولانا عبدالحقؒ کی ناگہانی وفات کے موقع پر تعزیت کریں۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے میری وابستگی گذشتہ تین سال سے رہی ہے۔ جب سے میں نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تو میں نے جب بھی مولانا مرحوم سے ملاقات کی تھی تو انہوں نے مجھے فرمایا:۔

"میں آپ کو اتنا کہوں گا کہ اگر پاکستان کو آپ صحیح اسلامی فلاحی مملکت بنائیں اور یہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے تو ہمارا ساتھ اور دعائیں بھی آپ کے ساتھ رہیں گی"

جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو میں مولانا سمیع الحق صاحب سے کہتا تھا کہ حضرت مولانا صاحبؒ جب بھی یہاں آئیں تو میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی طبیعت ان کو اتنی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ اسمبلی کے تمام

امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ لیکن عموماً جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا تھا تو وہ شرکت کے لئے اسلام آباد تشریف لاتے۔
اس موقع پر میں اتنا ہی کہوں گا کہ

جہاں تک حضرت کا تعلق ہے تو وہ آپ کے پاس ایسی روایات چھوڑ کر گئے ہیں آپ ان کے نقش قدم پر چلیں علاقے کی خدمت کریں۔ اسلام کی خدمت کریں اور مولانا مرحوم کی وہ خواہش پوری کریں جس کے لئے مرحوم نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ میں تقریر کرنے کے لئے یہاں نہیں کھڑا ہوا۔ میں اتنا ہی کہوں گا کہ تین چار سالوں میں میری وزارت عظمیٰ کے دور میں مجھے ان سے جو ملاقات کا شرف ملا تو میں یہی کہوں گا کہ وہ میرے لئے ایک عظیم ہستی تھی اور ان کی یہ سب سے بڑی خواہش تھی کہ دین ہی کی بالادستی ہونی چاہئے۔ اور خدا تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے کہ ہم پاکستان کو صحیح اسلامی اور فلاحی مملکت بنا سکیں۔

آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ:-

"شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق" کے قومی اسمبلی میں اور سیاسی و دینی محاذ پر ان کی لازوال خدمات کو تاریخ کا روشن باب قرار دیا۔ انہوں نے کہ شیخ الحدیث گو مادی اعتبار سے اس دنیا سے وفات پا چکے ہیں۔ لیکن ان کے ہزاروں تلامذہ، ان کے ہزاروں عقیدت مند اور پیروکار بالخصوص ان کے لائق فرزند اور عظیم سیاسی رہنما مولانا سمیع الحق کی مساعی تحریک نفاذ شریعت کی کوششیں قیامت تک مولانا عبدالحقؒ کا نام زندہ رکھیں گی۔ آیئے آج ہم عہد کریں کہ مولانا عبدالحق مرحوم نے جس مشن کو جاری فرمایا تھا اس کی تکمیل و تنفیذ تک اور اس عظیم مقصد کے حصول میں ہم اپنی جان تک کھپا دیں۔
اسلام دشمن قوتیں ایسی بڑی شخصیتوں کے انتقال پر خوش ہوتی ہیں لیکن مولانا مرحوم ایسے آدمی ہیں جو اپنے بعد ہزاروں شاگردوں کا ایک وسیع سلسلہ چھوڑ گئے ہیں ان کے لائق فرزندان کے مخلص تلامذہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے مشن کو جاری رکھیں گے اور جب تک اسلام کا جھنڈا بلند نہیں ہو جاتا اس نظام کی حفاظت کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

اتحاد اسلامی افغانستان کے امیر عبدرب الرسول سیاف نے کہا:-

اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث عبدالحقؒ کو اپنی رضا سے نوازے۔
مولانا عبدالحق" شیخ الحدیث تھے اور ان کی زندگی کا زیادہ تر حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی خدمت و تعلیم اور توضیح و تشریح میں گذرا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وہ کردار و عمل کے لحاظ سے بہت بلند مقام اور رتبہ پر فائز تھے حضور اقدس ؐ کا ارشاد ہے۔
کہ میں آدم کی اولاد میں سب سے بڑھ کر اجود اور سخی ہوں اور میرے بعد اجود وہ ہوں گے جنہوں نے خود علم سیکھا ہو اور دوسروں کو سکھایا ہو۔ دوسرا اجود وہ ہے جس نے خود کو اللہ کی راہ میں قربان کیا ہو۔ حضرت شیخ الحدیثؒ میں

دونوں وصف بدرجہ اتم موجود تھے۔ دارالعلوم حقانیہ مرحوم کا صدقہ جاریہ، سلسلہ تعلیم مرحوم کا علم نافع اور باقیات صالحات، صالح اور نیک اور عالم اولاد مرحوم کے لئے گویا کہ تسلسل عمل اور نہ منقطع ہونے والا اجر و ثواب ہے اور اب جہاد افغانستان میں ان کے ہزاروں تلامذہ اور باکردار فضلاء ایک ایسا عمل اور عظیم صدقہ جاریہ ہے کہ قیامت تک اس کے اثرات اور برکات حضرت شیخ الحدیثؒ مرحوم کے نامۂ اعمال میں درج ہوتے رہیں گے۔

افغان اتحاد کونسل کے سابق صدر اور حزب اسلامی افغانستان کے امیر مولوی محمد یونس خالص نے اپنی تقریر میں کہا۔

استاذ العلماء حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہمیں قرآن اور حدیث کا سبق پڑھایا لیکن اس کے ساتھ ساتھ عملاً جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کی مساعی کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آرام سے نہیں بیٹھو گے۔ دین کی خدمت کرو گے۔ دین کو سربلند رکھو گے۔ ہر صورت میں ہر جگہ دین ہی کا، شریعت کا اور علم دین کا کام کرو گے۔ تدریس کی شکل میں، کبھی تبلیغ کی شکل میں، کبھی وعظ اور نصیحت کی شکل میں۔ اور کبھی باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے جہاد کی شکل میں۔ خدا کا شکر ہے کہ اللہ پاک نے حضرتؒ کو ان کی زندگی میں ان کی روحانی اولاد، دارالعلوم کے فضلاء کا ہر محاذ پر، دین اسلام کے ہر پہلو پر کام کرتے دکھا دیا۔ خاص کر حضرتؒ نے ہم سے جہاد کے لئے جو عہد لیا تھا آج خدا کا فضل ہے کہ افغانستان کے ہر سنگر میں ہم گنہگار اور ان کے تمام فضلاء اس کو ملحوظ رکھے ہوئے ہیں۔ حضرتؒ ہمارے جہاد افغانستان کے سرپرست تھے۔ یہ سب ان کی معاونت تھی۔ انہوں نے ہمیں جہاد کے لئے محاذ جنگ کے جرنیل دیئے مجاہد اور غازی دیئے انہوں نے ہمیں ایک سپر پاور اور بڑی طاقت سے مقابلہ کے لئے مفید مشوروں سے حوصلہ دیا۔ پرخلوص اور غائبانہ دعاؤں سے ہماری مدد کی۔ ان کے شاگرد ہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہ دارالعلوم حقانیہ ہماری مادر علمی ہے۔ مجاہدین کی چھاؤنی ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے باقیات صالحات سے ہے۔ اب ہمیں توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ حضرتؒ کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی اپنے والد گرامی قدر کی طرح ہماری سرپرستی فرمائیں گے جس طرح حضرت کی زندگی میں انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور معاونت کی اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی وہ ہمارے ساتھ جہاد کے مشن کی تکمیل میں شریک رہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ اور جہاد ہم سب کے لئے ایک فریضہ ہے۔ حضرتؒ کی وفات سے مجاہدین یتیم رہ گئے ہیں اور محاذ جنگ کے سنگروں کی روحانی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں۔ تاہم ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندگی ہے ہم نے حضرتؒ سے جو عہد کیا تھا اس کو آخری دم تک نبھاتے رہیں گے۔

جبہہ اسلامی افغانستان کے امیر مولانا صبغۃ اللہ مجددی نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

تین ماہ بعد اب جب پاکستان حاضر ہوا ہوں تو حد درجہ غم و حزن، رنج و ملال ہوا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے۔ عالم اسلام کی دو اہم شخصیتوں کے تعاون اور سرپرستیوں سے مسلمان امت بالخصوص افغان مجاہدین محروم ہو گئے ہیں۔ ایک علمی و روحانی شخصیت، جس نے میدان جہاد میں افرادی قوت کے اعتبار سے علماء اور فضلاء مرحمت فرماتے وہ حضرت مولانا

فاضل گرامی عارف ربانی عالم حقانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی تھی یہ امت کا ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ہماری نظر میں ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے اور یہ اس کے قدرت سے باہر نہیں ہے کہ مرحوم کے جانشینوں سے وہ مولانا مرحوم ہی کا کام لے لے۔ ہمیں یقین ہے کہ مولانا مرحوم کے جانشین مولانا سمیع الحق و دیگر صاحبزادگان ایک عارف ربانی اور عظیم والد کی تربیت کے صدقے مادیت، مغربیت، آرائش اہل دول یا اغیار حق کے سامنے اپنے سر ہرگز نہ جھکائیں گے۔ اور ان شاء اللہ آخر تک اپنے عظیم والد جو پاکستان اور افغانستان کے مسلمانوں بلکہ امت کے لئے ان کا وجود قابل افتخار تھا۔ کے مشن کی تکمیل میں لگے رہیں گے۔

دوسری شخصیت صدر ضیاء الحق مرحوم کی تھی جو مادی اور سیاسی اعتبار سے بین الاقوامی مجالس میں جہاد افغانستان کی بھرپور وکالت کر رہے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سراپا اخلاص تھے وہ عظیم شخصیت عالم روحانی اور عالم ربانی تھے۔ جو کسی دولت کسی قدرت، کسی مادیت اور جبر و استبداد کے سامنے کبھی بھی نہیں جھکے۔ انہوں نے ساری زندگی استغنا اور قناعت میں گذاری۔ انہوں نے اپنے لئے فقر و بے کسی اور بے چارگی کی زندگی کو پسند کیا۔ یہ مرکز علم دارالعلوم ان کے اپنے اخلاص کے برکات سے قائم رہا۔ جس کے بقا اور ترقی کے یہ مناظر دیکھ دیکھ کر خود ہمیں حیرت ہوتی ہے مرحوم کی شفقتیں اور الطاف ان کے علم ظاہری و باطنی کے کمال پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کی بارگاہ میں خراج عقیدت کا یہ سلسلہ مختلف تنظیموں، اداروں اور اہم شخصیتوں کی طرف سے تاہنوز جاری ہے۔ اس سلسلہ میں جب ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین نے اپنے ممبران کے ہمراہ مزار مبارک کے قریب ایک تعزیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹاؤن کمیٹی اکوڑہ خٹک نے پہلی بار کسی شخصیت کے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی قبر مبارک پر سنگ مرمر کا پختہ مزار تعمیر کر دیا جائے۔ تو مولانا سمیع الحق مدظلہ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ کہ ہم آپ حضرات کے جذبات اور خلوص و محبت کی قدر کرتے ہیں۔ چونکہ حضرت قائد شریعت شیخ الحدیثؒ نے ساری زندگی بدعات اور رواجات کے خلاف جنگ میں گذاری ہے ہر عمل میں انہیں سنت کا راستہ محبوب تھا لہذا بعد الوفات بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جانا چاہئے۔ جو زندگی میں انہیں محبوب تھا۔

مولانا سمیع الحق نے کہا۔ قبر یا پختہ مزار بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کہ اس سے حضرت کے روح کو تکلیف ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت کی قبر کچی رہے اور اس کا ہر زاویہ سنت کے موافق بنا دیا جائے۔

سرکاری اور سیاسی سطح کے بعض اکابر نے اپنے رسومات اور اعزاز کے مطابق جب مزار شیخؒ پر پھولوں کی چادریں چڑھانے کا سلسلہ شروع کیا تو حضرت مولانا سمیع، حضرت مولانا انوار الحق کو یہ معاملہ ناگوار گذرا کہ سنت رسولؐ اور تعامل صحابہؓ میں اس کا ثبوت نہیں، لہذا حضرت اقدس کے سرہانے چارپائی رکھوا دی جسے خواہ مخواہ اپنی یہ رسم اعزاز

پوری ہی کرنی ہے تو وہ چارپائی پر پھول چڑھادے۔ اس سے مسئلہ کی تفہیم بھی ہوگئی اس عمل کی ناپسندیدگی کا اظہار بھی ہو گیا۔ جنازہ کے بعد آنے والے حضرات میں سردار عبدالقیوم خان صدر آزاد کشمیر۔ جناب اصغر خان صاحب صدر تحریک استقلال پیر گیلانی آفندی کے نمائندے جناب ڈاکٹر فاروق اعظم۔ سینیٹر ظہور الحق۔ سالم خلیل خان سابق ایم این اے۔ سینیٹر ہاشم خان۔ جناب وسیم سجاد وفاقی وزیر قانون و انصاف۔ سینیٹر سلیم سیف اللہ۔ گوہر ایوب خان۔ کنور قطب الدین مولانا معین الدین لکھوی صدر جمعیت اہلحدیث۔ میاں فضل حق ناظم جمعیت اہلحدیث۔ مولانا عبدالرحیم اشرف فیصل آباد مولانا عبدالسبوح قاسمی۔ جہاد افغان خوست محاذ کے کمانڈر جلال الدین حقانی کے بھائی محمد ابراہیم حقانی۔ جبہ اسلامی افغانستان کے صدر صبغۃ اللہ مجددی۔ ٹاؤن کمیٹی اکوڑہ خٹک کے چیئرمین جان محمد و جملہ ممبران۔ خوشحال ادبی و ثقافتی جرگہ کے رہنما صوبیدار محمد اشرف اور ان کے رفقاء۔ تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما مولانا مفتی زین العابدین۔ دارالعلوم کراچی کے مہتمم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی۔ مولانا اسعد تھانوی۔ مولانا محمد حنیف جالندھری خیر المدارس ملتان۔ مولانا عبدالرحمٰن جامعہ اشرفیہ۔ مولانا فیض احمد ملتان۔ مولانا حق نواز جھنگوی۔ سید فضل آغا چیئرمین سینٹ آف پاکستان۔ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت حسین۔ چوہدری شوکت۔ سید آغا مرتضیٰ پویا۔ وزیر احمد جوگیزئی وزیر تعلیم۔ بریگیڈیئر فہیم خٹک سینیٹر چوہدری طارق۔ جناب ڈاکٹر شمس الرحمٰن معالج خصوصی حضرت شیخ الحدیثؒ۔ پیر آف مانکی شریف۔ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو۔ سابق وزیر اعلیٰ سرحد ارباب جہانگیر۔ سابق گورنر سرحد عبدالغفور خان ہوتی۔ وفاقی وزیر نسیم آہیر۔ سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے صاحبزادے ڈاکٹر انوار الحق۔ آفتاب شیر پاؤ صدر پیپلز پارٹی سرحد۔ سابق گورنر سندھ سید غوث۔ خان زادہ تاج محمد خان سابق ایم این اے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صدر تنظیم اسلام لاہور۔ محمد افضل خان صدر نیشنل عوامی پارٹی سرحد۔ آصف وردگ وغیرہ کا تذکرہ بے جا نہیں۔ ملک و بیرون ملک دنیا بھر کے مشاہیر اہلِ اسلام، علماء، دانشور حضرات اور مختلف اداروں کی طرف سے ٹیلی گراموں اور تعزیتی خطوط اور پیغامات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ اس پر مستزاد ہے جس کا کچھ حصہ شریکِ اشاعت کیا جارہا ہے۔

اس سلسلہ میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کی یومیہ ڈاک کھولنے اور اس کو فائلوں میں ترتیب دینے کے لئے باقاعدہ تین چار کارکنوں کی ڈیوٹی لگادی گئی ہے۔ بہرحال یہ سب کچھ قائد شریعت شیخ الحدیثؒ کے علمی و دینی، قومی و روحانی اور ملکی و ملی خدمات کے اعتراف، خراجِ تحسین اور تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں یکساں طور پر مقبولیت، محبوبیت اور ان کی عظمت و احترام کے مظاہر ہیں۔ جو مختلف روایات اور اطوار میں ظہور پذیر ہورہے ہیں مگر دینی اور اخروی نقطۂ نگاہ سے حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کا سب سے بڑا سرمایہ اور توشۂ آخرت ان کے ہزاروں تلامذہ ہیں۔ جو اب دنیا کی وسعتوں میں پھیل کر، اساتذۂ علم اور خدام شریعت ہیں یا افغانستان کے معرکۂ کارزار میں جہاد میں مصروف اور روسی جارحیت سے برسرِ پیکار ہیں۔ مرحوم کی صالح، علم و عمل سے آراستہ نسبی اولاد۔ مرکز علم دارالعلوم حقانیہ اور رہتی

دنیا تک ان کے فیوض و برکات ہیں جو نہ ختم ہونے والے صدقہ جاریہ، گویا حضرت شیخؒ کے عمل کا تسلسل اور ان کے رفع درجات کا یقینی وسیلہ ہیں مگر حضرت شیخ الحدیثؒ کے لئے اخروی اعتبار سے نافع، فوری مؤثر، فرحت بخش، عالم برزخ کا مونس و رفیق، جی بہلانے اور ان کو خوش رکھنے، جنت کی ہواؤں، فضاؤں اور بہاروں میں ان کے فرحاں و خنداں رہنے کا اس سے بڑھ کر بہتر اور قوی ذریعہ اور کونسا ہو سکتا ہے۔ کہ جب سے حضرت اقدس کا وصال ہوا ہے تب سے آج تک مزار مبارک پر دور دراز سے آنے والے علماء فضلاء، مجاہدین، مشائخ، افغان مہاجرین، صالحین، عامۃ المسلمین اور طلبہ دین کی ایک جماعت ہر وقت مصروف تلاوت رہتی ہے۔ طلبہ دار العلوم اور دار الحفظ کے طلبہ کو جب بھی مزار مبارک کے قریب بیٹھنے کے لئے گنجائش میسر آتی ہے تو ایک دوسرے سے بڑھ کر اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ ویسے بھی دار الحفظ کے قرب میں حضرت شیخؒ کی آخری آرام گاہ ان کے لئے قطعی طور پر نزول برکت اور سکینہ و رحمت کا قطعۂ ارض اور ہر لحاظ سے مبارک قرارگاہ ہے۔

جب سید سلیمان ندویؒ کے خلیفہ اجل، سلوک سلیمانی کے مصنف، مخدوم العلماء حضرت العلامہ مولانا پروفیسر محمد اشرف صاحب مدظلہ، مزار مبارک پر تشریف لائے اور مراقب ہوئے تو واپسی پر اپنے رفقاء سے گفتگو کرتے ہوئے ان کی زبان مبارک سے سب سے پہلے جو مبارک جملہ نکلا وہ یہ تھا کہ ”یہاں تو انوار ہی انوار ہیں“

حضرت مولانا مفتی زین العابدین

تحریر یہاں تک پہنچی تھی اور ارادہ تھا کہ اسی پر اکتفا کر لیا جائے کہ آج جماعت تبلیغ کے بزرگ رہنما اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا مفتی محمد زین العابدین صاحب فیصل آباد والے دار العلوم تشریف لائے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی تعزیت کی۔ ان کے مزار پر حاضر ہو کر ایصال ثواب اور دعائے مغفرت فرمائی۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی نئی ذمہ داریوں دار العلوم کے اہتمام اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی جانشینی کے سلسلہ گفتگو میں دار العلوم کے اساتذہ طلبہ اور حاضرین سے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا تکوینی نظام ہے کہ اپنے دین کی حفاظت اور اشاعت کے لئے غیب سے رجال کار پیدا فرما دیتے ہیں۔ جس روز امام اعظم ابو حنیفہؒ کا انتقال ہوا اسی روز امام شافعیؒ اس دنیا میں تشریف لائے۔

انہوں نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی وفات پر حضرت جیؒ نے فرمایا تھا کہ آدمی کا انتقال ایک فطرتی اور قدرت کا اٹل فیصلہ ہے مگر ان کے عمل کا انتقال نہیں ہونا چاہیئے۔ مولانا سمیع الحق نے عرض کیا ہم میں تو اہلیت نہیں ہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کے کام کی ذمہ داریاں اور ان کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے بڑی استعداد اور صلاحیت کی ضرورت ہے۔ ہم میں اس کی لیاقت کہاں ہے؟

اس پر مولانا مفتی زین العابدین صاحب نے فرمایا، کہ ایسا ہی معاملہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی وفات پر علماء اور اہل دل بزرگوں کو پیش آیا تھا۔ مولانا محمد منظور نعمانی فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے مرض الوفات میں وفات

سے ایک روز قبل میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کہ حضرت، یہ جماعت کا کام اور تبلیغ کا نظام، آپ کے حین حیات میں بھی بڑی مشکلات تعب اور مشقت سے اس مرحلے تک پہنچا ہے۔ بظاہر عالم اسباب میں آپ کی طرح فکر اور درد دل والے اصحاب نظر نہیں آتے۔ خدانہ کرے کہ آپ کے بعد پھر اس کے چلانے والا کوئی نہ ہو۔ مولانا نعمانی فرماتے ہیں۔ میں نے جو اندیشہ تھا حضرت کی خدمت میں عرض کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔

پریشانی ہمیں بھی ہے۔ لیکن اطمینان بھی ہے جب کوئی عمل خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے اس کی حفاظت کے اسباب بھی پیدا فرما دیتے ہیں۔ حفاظت کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ پہلے سے اس کام کے لئے آدمی تیار اور موجود ہوں۔ ۲۔ دوسرا یہ کہ ایک کے انتقال کے بعد راتوں رات قدرت کی جانب سے اس کام کے نعم البدل کے طور پہ دوسرا آدمی تیار کر دیا جاتا ہے۔

مولانا منظور نعمانی فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد الیاس کی اس گفتگو سے مجھے اطمینان اور تسلی ہوگئی۔ اسی شام میں دلی چلا گیا کہ صبح کو حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے انتقال کی خبر ملی۔ تو فوراً دلی سے واپسی ہوئی۔ یہاں آیا تو لوگ جمع تھیں اور تعزیتی اجتماع سے حضرت مولانا محمد یوسفؒ خطاب فرما رہے ہیں ان کا کہنا تھا کہ جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک لمحہ ضائع کئے بغیر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اعلان فرما دیا کہ حضور اقدسؐ کی زندگی میں جو کام اور نظام چل رہا تھا اب بھی وہی چلتا رہے گا اور اس میں بال برابر فرق نہیں آنے دیا جائے گا۔ تو مولانا محمد یوسفؒ نے تبلیغی جماعت کے نظام کو اسی طرح جاری رکھا تشکیل ہوئی اور کام آگے بڑھا۔ جب کہ اس سے قبل مولانا محمد یوسفؒ کو تبلیغی جماعت کے کام سے کوئی مناسبت نہیں تھی۔ محض محقق عالم اور بہترین مصنّف تھے۔ ہمہ وقت مطالعہ میں ڈوبے رہتے تھے جب حضرت مولانا محمد الیاسؒ انہیں تبلیغی کام یا مہمان یا دعوت کے نظام کے سلسلہ میں کسی کام سے بلاتے تو وہ عرض کرتے حضرت! اس سے میرے تعلیمی، مطالعاتی اور تصنیفی مشاغل کا نقصان ہوتا ہے۔ مگر قدرت نے حضرتؒ کے انتقال کے بعد راتوں رات ان کو استعداد اور صلاحیت سے نوازا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ یوسف ہی نہیں جو پہلے تھا۔

حضرت گنگوہیؒ کے انتقال پر ایک صاحب بڑے غمزدہ ہو کر حضرت مولانا خلیل احمدؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے، بڑے پریشان اور گھبرائے ہوئے اور عرض کیا حضرت! اب ہم کیا کریں گے کوئی نظر نہیں آتا۔ تو مولانا خلیل احمدؒ نے فرمایا:۔

حضرت گنگوہیؒ کے بعد اب جو حضرات موجود ہیں انہیں غنیمت سمجھو، ورنہ کل یہ بھی نہیں ملیں گے۔

بہر حال یہ بات اس لئے چھیڑ دی کہ اللہ پاک جب بھی چاہیں جس سے چاہیں کام اور ذمہ داریاں سونپ دیتے ہیں اور صلاحیت و استعداد بھی عطا فرما دیتے ہیں +

حضرت مولانا سعید احمد خان | تبلیغی جماعت کے مشہور بزرگ رہنما مہاجر مدینہ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب مدظلہ ضعف و علالت اور بیماری کے باوصف حضرت شیخ الحدیثؒ کی تعزیت کے سلسلہ میں دارالعلوم تشریف لائے۔ دفتر اہتمام میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور صاحبزادہ مولانا انوار الحق سے حضرتؒ کے لئے تعزیت کی۔ اور ارشاد فرمایا کئی روز سے مسلسل بخار ہے علالت بڑھ گئی ہے۔ آج ذرہ بخار اترا تو اس کو غنیمت جانا اور حاضری کی سعادت حاصل کی۔ یہ ہمارا حق تھا کہ ہم حاضر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیثؒ کے درجات بلند فرمائے۔ مولانا سمیع الحق نے عرض کیا۔ حضرت یہ آپ کی مہربانی اور عنایت ہے۔ آپ اس بیماری کی حالت میں زحمت نہ فرماتے۔ آپ کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ رائے ونڈ کے سارے اکابر تشریف لائے تھے۔ حضرتؒ کو بھی آپ سے محبت تھی بڑے احترام سے آپ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں، حضرتؒ ہمارے بزرگ اور مخدوم تھے ان سے ملاقات بھی ہوا کرتی تھی۔ یہاں دارالعلوم بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی تھی اور مدینہ منورہ میں بھی انہوں نے اپنی زیارت سے مشرف فرمایا تھا۔ دنیا سے صالحین چلے گئے۔ اور اب حضرتؒ بھی چلے گئے ہیں۔ اور ہم لوگ رہ گئے ہیں۔ زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ فتنے پر فتنے آرہے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے عرض کیا، حضرت ایسی پریشانی ہے کہ فتنوں کا دور ہے اور ادھر قحط الرجال ہے ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں اور اپنے اندر اس کی اہلیت بھی نہیں۔

مولانا سعید احمد خان نے فرمایا۔ اللہ پاک برکت دے گا۔ حضرت کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔ حضرت کے تلامذہ تو پاکستان افغانستان اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یورپی ممالک میں بھی ان کا فیض پہنچا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے۔ اور ان کے برکات، ان کے متوسلین، تلامذہ اور ان کی اولاد پر نازل فرمائے۔ پھر مولانا سعید احمد خان نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بڑے الحاح اور عجز و انکسار کے ساتھ حضرت شیخؒ کی مغفرت و رفع درجات، دارالعلوم کے بقا و استحکام اور اس کے نظام و اہتمام میں حضرت شیخؒ کے جانشینوں کے لئے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ مولانا سمیع الحق کی درخواست پر دارالحدیث میں دارالعلوم کے اساتذہ اور طلبہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ترغیباً ارشاد فرمایا۔

دارالعلوم حقانیہ مرکز علم ہے تمام عالم میں مشہور ہے۔ جہاد کا قلعہ ہے۔ دین کا مورچہ ہے۔ اس کے فضلاء کو، اس کے متوسلین و متعلقین کو اور یہاں کے طلبہ اور اہل علم کو اس ادارہ کی نسبت اور حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے نسبت کے پیش نظر چاہئے کہ یہاں کے علوم و معارف اور انوار و برکات کو بھی تمام عالم میں پھیلا دیا جائے

مولانا عبدالحقؒ کانفرنس

قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کو ہم سے رخصت ہوئے ایک ماہ ہونے کو ہے۔ مگر حضرت شیخؒ کے ارادت مندوں اور محبین میں جذبات

کا تلاطم ابھی تھما نہیں ہے آنسو تھم گئے مگر جذبات و احساسات میں رقتوں کی کیفیت ہنوز باقی ہے۔ جن لوگوں پر حضرتؒ کی شخصیت، ان کا مشن، ان کا پیغام، ان کی تحریک اور ان کے مساعی جس قدر زیادہ واضح تھے۔ آج وہ اتنے ہی بے قرار ہیں۔ ان کی برپا کردہ فروغِ علم، ترویج جہاد اور نفاذِ شریعت کی تحریک سے وابستہ ہر فرد خواہ وہ علمی اور ذہنی استعداد اور صلاحیت کے اعتبار سے کسی درجے کا کیوں نہ ہو آج بے اختیار حضرت کے بلند کردار اور مجاہدانہ زندگی کو اپنی ممکنہ حد تک خراجِ تحسین پیش کرنے میں پیش پیش ہے۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ، افغان اتحاد کونسل اور محاذِ جنگ کے جرنیلوں نے متفقہ طور پر ۱۴ راکتوبر کو جناح پارک پشاور میں "مولانا عبدالحق کانفرنس" کے انعقاد کا فیصلہ کرلیا ہے جس میں ان کے مقدس مشن اور تحریک کو منزل سے ہم کنار کرنے کے لئے ان کے ہزاروں تلامذہ فضلاء دارالعلوم دیوبند، فضلاء حقانیہ، ملک بھر کے علماء کرام، جہادِ افغانستان کے میدان کارزار کے جرنیل۔ افغان قائدین، مہاجرین و مجاہدین اور جمعیت علماء اسلام کے لاکھوں کارکن اور عامۃ المسلمین اس بات کا عہد کریں گے کہ ہم حضرت قائدِ شریعتؒ کے مشن کی تکمیل میں سب کچھ قربان کریں گے۔ جہاد افغانستان کو کامیابی تک پہنچا کر اور پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرکے دم لیں گے۔ اور مشرق و مغرب کی طرف سے اٹھنے والے ہر باطل طوفان کے سامنے سدِّ سکندری بن کر باطل طاقتوں کے عزائم خاک میں ملا کر رکھیں گے۔

★ قائدِ شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ جس مرتبے اور مقام کی علمی شخصیت تھے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر زیادہ وقیع اور ٹھوس علمی اور تحقیقی کام ہو۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جائے گا حضرت قائدِ شریعتؒ کا علمی و دینی اور خالص اسلامی سیاسی تشخص، ماضی کے مقابلے میں مزید ابھرتا چلا جائے گا۔ سیاسی کشیدگیوں، گروہی وابستگیوں اور جماعتی تعصبات سے آلودہ پس منظر جیسے جیسے دھندلائے گا۔ ویسے ویسے حضرتؒ کے درست سیاسی موقف، دینی خدمات اور علمی شخصیت میں کشش بڑھے گی۔ آنے والے زمانے میں حضرتؒ کے علمی و دینی قومی و ملی اور سیاسی خدمات پر ملک و بیرونِ ملک کی جامعات میں تحقیق و تنقید ہو گی۔ زندگی کی طرح آپ کے ارتحال کے بعد بھی آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پی ایچ ڈی کرنے والے کام کرتے رہیں گے۔

آخری گذارش آخر میں حضرت شیخؒ کے ارادتمندوں، محبین و مخلصین، فضلاء حقانیہ اور عامۃ المسلمین سے یہی گذارش ہے کہ اب حضرت قائدِ شریعتؒ کی شخصیت سے زیادہ ان کی فکر، ان کے موقف، ان کا لگایا ہوا گلشن علم "دارالعلوم حقانیہ" اور ان کا متعین کردہ مقصدِ حیات زیادہ عزیز ہونا چاہئے۔ ہماری توجہ کا ہدف صرف حضرت شیخؒ کی ذات اور شخصیت ہی نہیں ہونی چاہئے بلکہ پوری کائنات میں ان کے فکر و شعور ان کے نظریات اور ان کے خیالات کی قندیلیں روشن کی جائیں۔ فکر و نظر، نفاذِ شریعت اور تعلیم و تربیت اور جہاد افغانستان کا سلسلہ جاری رہے۔ حضرت قائدِ شریعتؒ محض مدرس، محض فقیہہ یا خطیب یا محض ایک سیاستدان ہی نہیں تھے بلکہ وہ بڑے مرتبے والے سیرت ساز، آدم گر اور

تنظیم و تحریک اور اسلامی انقلاب کی راہوں کے نبض شناس بھی تھے انہوں نے اپنے بے حد و حساب مشاغل، تدریسی و تعلیمی اور تنظیمی مصروفیات کے جلو میں لاکھوں انسانوں کی سیرت کو صحیح عقائد و نظریات کے سانچوں میں ڈھالا۔ مرکز علم دار العلوم حقانیہ، میدان کارزار جہاد افغانستان، اور تحریک نفاذ شریعت، اس عمل خیر کی ندرت کے علامات اور شہادت ہیں۔

اور خدا کا شکر ہے کہ قائد شریعتؒ کے انتقال کے بعد لاکھوں افراد کا سیل ان کے متعین کردہ راستے پر اور متعین مقصد کے لئے ہر ممکن ایثار کے ساتھ اب بھی آمادۂ سفر ہے۔ یہ جذبۂ تحصیل علم، یہ شوق تحریک نفاذ شریعت یہ ذوق غلبہ جہاد افغانستان ان کی امانت ہے۔ جس کی ہمیں پوری توجہ اور فکر مندی کے ساتھ حفاظت کرنی چاہئے۔ اور اسے بھرپور مساعی کے ساتھ فروغ بھی دینا چاہئے۔ حضرت قائد شریعتؒ کے رخصت ہونے کے بعد بظاہر جو خلا محسوس ہو رہا ہے نہ جانے زمانے کے کتنے عشروں، مہینوں اور برسوں کی طوالت میں اس خلا کے "سناٹے" گونجتے رہیں گے ؎

نکل گئے جو بادل برسنے والے تھے
یہ شہر آب کو ترسے گا چشم تر کے بغیر

"الحق" کے چوبیسویں سال کا آغاز

فیاض ازل کے خصوصی فضل و کرم، عنایت و مہربانی، توفیق و بخشش، بے پناہ رحمتوں اور صرف اسی کی ذات کے بھروسہ پر ماہنامہ "الحق" اپنی زندگی کے ۲۳ بہاریں گزارنے کے بعد چوبیسویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ موجودہ دور کی خدا بیزار صحافت اور پھر ایک دینی ادارہ کے لئے قدم قدم پر مشکلات، وسائل کی قلت اور مختلف رکاوٹوں کے باوجود ماہنامہ "الحق" نے مسلسل تیئیس ۲۳ سال تک شمع علم و ہدایت کو فروزاں رکھا۔ لاریب! اس میں محدث جلیل استاذ العلماء قائد شریعت حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی سرپرستیوں، رہنمائیوں، مفید مشوروں اور روحانی توجہات کا بھرپور دخل تھا ان کی ذات گرامی اور سایہ بابرکت، رحمتوں کی چھتری تھی۔ ان کا وجود گرامی ہر قسم کے اندیشوں اور فتنوں کے لئے ایک ڈھال تھا ان کی دعائیں مستجاب تھیں۔ ان کی ایک توجہ دسیوں لاینحل عقدوں کے لئے شاہ کلید تھی۔ تشتت و انتشار، مادیت و دہریت، دولت کی فراوانی، عیش و عشرت کی دلدادگی، اقتدار کی ہوس، لادین سیاست، خدا بیزار نظریات، دین سے تمسخر، اہل دین کی تحقیر اور الحاد و زندقہ کی یلغار کے باوجود حضرت شیخؒ کی بھرپور سرپرستی، رہنمائی اور قارئین الحق کی زبردست حوصلہ افزائی کے پیش نظر "الحق" نے علوم نبوت کی ترویج و فروغ، ملکی سیاست میں اعتدال، جہاد افغانستان کی حمایت، دینی قوتوں کے اتحاد باطل فتنوں کے تعاقب، نفاذ شریعت کی جدوجہد اور اس سلسلہ میں اپنی تاریخ مساعی میں جس طرح عزیمت اور

استقامت کا مظاہرہ کیا۔ اسلامی جہاد کے احیاء، مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی اور اسلامی تعلیمات کے فروغ میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے اس کے اجر و ثواب اور اخروی نتائج و ثمرات میں ملک بھر کے مشائخ، اکابر علماء، دار العلوم کے فضلاء، حضرت شیخ الحدیثؒ کے محبین و مخلصین اور ماہنامہ الحق کے تمام قارئین کا بھی بھرپور حصہ ہے۔ ان کی سرپرستیوں، معاونت، تعاون اور مخلصانہ نصرتوں سے علوم و معارف اور تعلیمات نبوتؐ کا یہ سلسلۂ اشاعت قائم اور مستحکم رہا۔ اور تاہنوز جاری ہے۔ اور اب جب کہ قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ ہم میں نہیں رہے ان کی سرپرستی و رہنمائی اور ان کے بابرکت سایۂ رحمت سے ہم بظاہر محروم ہوگئے۔ لہٰذا ان کے تلامذہ، مخلصین و محبین، عامۃ المسلمین بالخصوص "الحق" کے مخلص قارئین کی ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے مشن، ان کی مساعی، ان کے متعین فرمودہ اہداف اور لائحہ عمل سے سر مو انحراف بھی بہت بڑے خسران اور نقصان کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

حضرتؒ کے سانحۂ ارتحال کے بعد پہلے پرچے اور الحق کے سالِ نو کے آغاز کے موقع پر ہم اپنے کرم فرما معزز قارئین اور عامۃ المسلمین سے یہی درخواست بلکہ توقع اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی حسب سابق ماہنامہ الحق کی سرپرستی اور اس کی اشاعت و ترویج میں خوب لگن، محنت، خلوص اور بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ باری تعالیٰ اس شمع حق کو روشن اور تا قیامت فروزاں رکھیں گے اور ہماری دعا ہے کہ باری تعالیٰ سب کو اپنی وسیع رحمتوں کے شایانِ شان، رتبہ و مقام، اجر و ثواب، رفع درجات اور دنیا و آخرت کے ترقیات اور بلند ترین مقامات پر سرفراز فرمائے۔ آمین

(عبدالقیوم حقانی)

سینٹ کا متفقہ اظہارِ تعزیت

حکومت پاکستان کے ایوانِ بالا (سینیٹ) نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء شام کے اجلاس میں حضرت شیخؒ کی وفات پر تعزیتی قرارداد منظور کی اس نشست کی تفصیل یہ ہے (سینیٹ رپورٹنگ)

جناب قائم مقام چیئرمین سید فضل آغا صاحب | جی طارق چوہدری صاحب آپ اپنی قرارداد پیش کر دیجیے۔

جناب محمد طارق چوہدری | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

یہ ایوان مولانا عبدالحق مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس ایوان کے معزز ممبران ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے قرب میں بہترین جگہ عطا فرمائے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ان قراردادوں کی نقل مرحوم کے لواحقین کو بھجوائی جائے

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ!

جناب محمد طارق چوہدری | میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ان قراردادوں کی نقل جو ہے وہ مرحوم کے لواحقین کو بھجوائی جائے

جناب مولانا عبدالحق مرحوم بزرگ شخصیت اور مسلمانوں کے عظیم دینی راہنما تھے۔ مرحوم نے اپنی پوری زندگی ایک ہی جگہ پر ایک ہی لکڑی کی چوکی کے اوپر بیٹھ کر مسلمانوں کے بچوں کو دین کی تعلیم سے آراستہ کرنے میں صرف کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تکمیل کے ساتھ یہ اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا۔ جب ہم ایسے ہی اداروں میں جاتے ہیں تو ہمیں یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے دین کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اور کس طرح اس کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور کس طرح اس کو پھیلانے کے لئے سامان کرتے ہیں۔ ایک درویش آدمی جس کی گدڑی بالکل خالی ہے۔ کروڑوں روپے میں ایک بلڈنگ بنی ہے۔ ۳۵، ۳۰ لاکھ روپے سالانہ اس کے اخراجات ہیں۔ جدید اور دینی تعلیم وہاں دی جا رہی ہے سینکڑوں طلبہ ان کے پاس رہائش پذیر ہیں۔ جن کے رہنے کا جن کے کھانے کا بندوبست وہ خود فرماتے ہیں پھر اتنے طلبہ اور اساتذہ کی نگرانی کے بعد تصنیف تالیف لکھنے پڑھنے کے بعد وعظ کرنے اور اپنے علاقوں کی نمائندگی کرنے کے لئے بھی وہ وقت نکال لیتے ہیں۔ سترہ برس تک مولانا نے پارلیمنٹ میں اپنے علاقے کی بے باک نمائندگی فرمائی۔ اور اپنی پوری زندگی انہوں نے پاکستان کے تحفظ، پاکستان کی بقا کے لئے۔ پاکستان کی بہتری اور پاکستان کی بھلائی کے لئے اور

اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے مشتہر کرنے کے لئے اس کے لئے تالیف و تصنیف میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

جناب چیئرمین | شکریہ پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین میں بھی آپ کے ریزولیوشن اور محترم طارق چوہدری کے ریزولیوشن کی پوری پوری تائید کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا عبدالحق اس دور میں قرونِ وسطیٰ کے علم و تقویٰ کی ایک زندہ مثال تھے انہوں نے علم و تحقیق کی بھی خدمت کی۔ اور طلبہ کی دینی و اخلاقی تربیت کے ذریعے سے ایک نسل تیار کی جس نے دین کی خدمت کی۔ ان کے شاگردوں نے جہادِ افغانستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس پورے علاقے میں پاکستان اور افغانستان میں ان کے شاگردوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ ان کا اہم کنٹری بیوشن خود جہادِ افغانستان کی تقویت میں ہے۔ جنابِ والا! میں آپ کو یاد دلاؤں اس پیرانہ سالی کے باوجود نفاذِ شریعت کی مہم میں اور خصوصیت سے پرائیویٹ شریعت بل اس کی تیاری پارلیمنٹ میں اس کے لئے فضا کو ہموار کرنا۔ عوامی جد و جہد میں شرکت ذاتی طور پر جو احتجاج ہوا اس میں شرکت یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو ان کی ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس ایوان کے تمام شرکا کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات کہوں گا کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ان کے اٹھنے سے علم کا ایک بڑا خزانہ اٹھ گیا۔ ایک بڑا سرمایہ دولت سے ہم محروم ہو گئے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور مسلمانوں کو توفیق دے وہ دینی اور علمی تحقیق اور جہاد ان میدانوں میں جو انہوں نے روشن مثال قائم کی ہے اس پر چلیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اس خلا کو پر کریں۔ ان جذبات کے ساتھ میں تائید کرتا ہوں آپ کے اور طارق چوہدری کے ریزولیوشن کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین | شکریہ جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان ہوتی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب کہا جاتا ہے کہ موت العالم، موت العالم یعنی ایک عالم کی موت ساری دنیا کی موت ہوا کرتی ہے۔ جنابِ والا مولانا عبدالحق صاحب ایک نہایت ہی متقی اور پرہیزگار عالمِ دین تھے جن پر نہ صرف اہالیانِ صوبہ سرحد کو بلکہ میں سمجھتا ہوں سارے پاکستان کو فخر تھا انہوں نے دین کی خدمت میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور وہ پاکستان کے ان جید علماء میں سے تھے جن کو دارالعلوم دیوبند میں پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ بعد میں انہوں نے اکوڑہ خٹک میں ایک دارالعلوم قائم کیا جس میں نہ صرف ملک کے اندر کے سٹوڈنٹس تھے بلکہ افغانستان کے طلبہ بھی وہاں سے مستفید ہوتے رہے۔ اور وہاں کی ٹریننگ کی وجہ سے وہی لوگ آج بڑی طاقت کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں۔ جنابِ والا! ملک میں ایسے لوگوں کی بہت زیادہ کمی ہے

اور ان کی وفات سے ملک ایک نہایت جید عالم کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

جناب قائمقام چیئرمین | شکریہ جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ وفاقی وزیر | جناب چیئرمین صاحب! مولانا عبدالحق نے جس خلوص اور محنت سے اپنی زندگی اسلام اور علم کے لئے وقف کی وہ ہم سب کے لئے ایک مثال اور ایک مشعل کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں بہت کم ہستیاں ایسی گذری ہوں گی جنہوں نے ایک ایسے دارالعلوم کا قیام اپنی محنتوں اور کوششوں سے کیا جو پورے علاقے بلکہ پاکستان کے بہت سے حصوں کے لئے ایک اہم درسگاہ کی شکل اختیار کر گئی اور میں سمجھتا ہوں اسی سارے علاقے میں اس وقت ان کے شاگردوں کی جو تعداد ہے وہ ہزاروں نہیں بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ پہنچ چکی ہوگی۔ اور ان کے جنازے میں مجھے شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس میں جس عقیدت اور محبت سے ان کو سپرد خاک کیا گیا وہ بجائے خود ان کی خدمات کے لئے ایک اہم پیغام تھا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ان کا دارالعلوم ان کے جانے کے بعد اسی طرح تمام قوم کے لئے ایک مشعلِ راہ بنے۔ اسلام اور اپنی علمیت کی بدولت وہ نور جو انہوں نے اپنی زندگی میں اور روحانیت کا وہ پیغام جو انہوں نے اپنے درسوں میں اپنے شاگردوں کے ذریعے پھیلایا وہ اسی طرح پھیلتا رہے تاکہ دنیاوی اور دینی زندگی کا یہ امتزاج جو اس دارالعلوم نے پیش کیا اس کی تقلید میں اور بھی ایسے دارالعلوم ہمارے ملک میں قائم ہوں۔ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو رحمت اور جنت نصیب کرے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر عطا کرے۔

جناب قائمقام چیئرمین | شکریہ جناب نوابزادہ جہانگیر شاہ صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں جناب مولانا صاحب سے ذاتی طور پر بھی واقف تھا۔ اور ذہنی طور پر بھی متاثر تھا۔ جہاد تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جہاد نفس سے ہوتا ہے۔ ایک جہاد مال سے ہوتا ہے۔ ایک جہاد قلم سے ہوتا ہے اس نے قلم کا جہاد ساری عمر جاری رکھا۔ اس نے اسلام کی تبلیغ کی اور اپنے مدرسہ حقانیہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلبا صاحب علم ہوئے۔ اور ملک میں پھیل گئے۔ اسلام کا ٹمٹماتا ہوا چراغ جو انگریزوں کے بعد اس ملک سے ناپید ہونے کے درپے تھا اس شمع کو اس نے نہیں بجھنے دیا۔ یہ ان کا ملک پر بڑا احسان ہے۔

اجر تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ جو اجر دیتا ہے وہ ہمارے اجر سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ انہوں نے اللہ کے دین کی خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں وہ مقام دے گا جس کے وہ حقدار ہیں۔ جب ہم آخرت میں ملیں گے تو ہمیں بھی حیرت ہوگی کہ جس شخص نے ساری عمر ایک کوٹھی میں۔ ایک حجرہ میں صرف تبلیغ دین کے لئے گذاری ہو۔ اس کا مقام کہاں ہے اور وہ لوگ جو تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور عیش و عشرت میں ڈوبی ہوئی زندگیاں گذارتے تھے، وہ کہاں ہیں۔

دین کی خدمت انسان کا سب سے اولین فرض ہے۔ دین کو اپنے آپ پر نافذ کرنا اور دوسروں کو بتانا، نہ صرف بتانا بلکہ عمل کر کے دکھانا ہی دین کی اصل خدمت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ بات نہ کہو جو تم نہیں کر سکتے انہوں نے وہی بات کہی جو خود بھی کرتے تھے اور دوسروں کو بھی بتاتے تھے۔ جب کوئی شخص ہم سے جدا ہو جاتا ہے، تو دوسرے انسان بے بس ہو جاتے ہیں۔ کسی کا بھی کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ جانے والے کو روک سکے۔ صرف ہم اس کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ اس کی مغفرت کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ اور اس مدرسے کی خدمت کرنی چاہئے جہاں وہ دین کی تعلیم دیتے تھے تاکہ وہ مرجھا نہ جائے۔ بلکہ اس میں اور بالیدگی اور زندگی آنی چاہئے۔ تاکہ وہ اس قابل ہو جائے کہ یہاں سے دین کی تبلیغ کے لئے زیادہ مبلغ پیدا ہوں۔ اس زمانے میں دین کے بارے میں لوگوں کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو گئی ہے کہ بس یہ تو ایک ملاؤں کا نظام ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بات نہیں۔ ہمیں تو چاہئے کہ ہم دنیا کو سائنٹیفک طریقے سے دنیا کو بتائیں کہ اگر آپ نے بہتر زندگی گذارنی ہے اور انسانوں کی خدمت کرنی ہے، سماج کو بہتر بنانا ہے تو صرف یہی دین ہے جو کہ قرآن و سنت میں ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ایک کام اور فکر چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس ادارہ کی مدد کریں۔ یہ خدمت ان کی خدمت ہو گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور یہ توفیق دے کہ وہ بھی دینی معاملات میں اسی طرح منہمک رہیں جس طرح وہ رہتے ہیں اور یہ لوگوں کی خدمت کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین | اب میں پروفیسر خورشید احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا مانگیں۔

جناب وسیم سجاد وفاقی وزیر انصاف و پارلیمانی امور | جناب والا! (میں بھی کچھ کہوں گا)

جناب قائم مقام چیئرمین | جناب وسیم سجاد صاحب!

Sir, on behalf of the Govermment, I would like to join in supporting this resolution. The late Moulana Abdul Haq was a great religious scholar and a political leader of distinction. He has left behind a large number of students and followers all over the country. His death will be widely mourned. The President of Pakistan himself Sir, the Sr. Minister and the other Ministers participated in the funeral of the late Maulana which shows the high respect which he carried all over the country.

Sir, I would join you in praying that Allah Almighty rest his soul in peace and his family be given courage to bear this irreparable loss and all the followers and friends and students that he has left behind be given courage to bear this great loss that they have suffered.

Thank you Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین | پروفیسر خورشید صاحب! دعا مانگئے۔

(اس موقع پر ہاؤس نے مولانا عبدالحقؒ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا مانگی)

جناب قائم مقام چیئرمین | جو قرارداد، طارق چوہدری صاحب نے پیش کی ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

"یہ ایوان مولانا عبدالحق مرحوم کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور اس ایوان کے معزز ممبران ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے قرب میں بہترین مقام عطا فرمائے اور یہ کہ اس قرارداد کی ایک نقل مرحوم کے لواحقین کو بھجوا دی جائے۔"

اس بارے میں ہاؤس کی کیا رائے ہے۔

(آوازیں۔ منظور ہے)

قرارداد منظور کی گئی۔

نئی کارمینا نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔
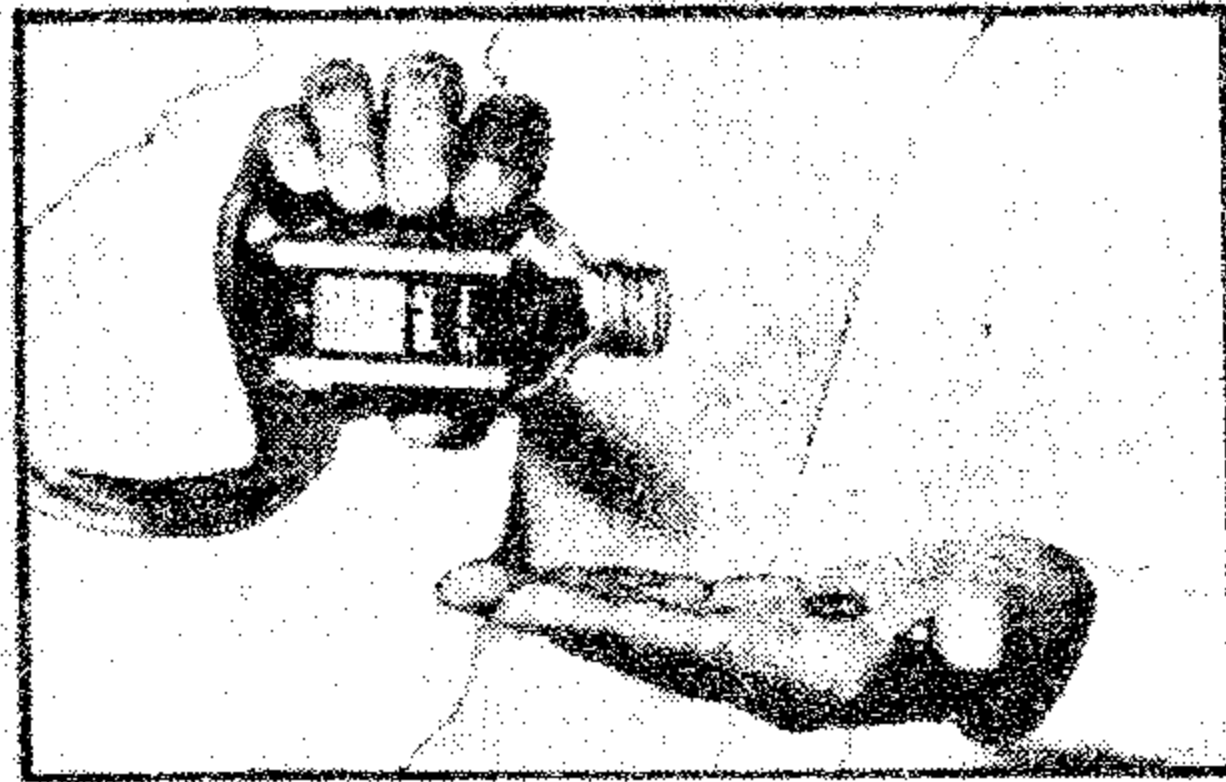
نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید

آداب اخلاق

تحقیق، رُوحِ تخلیق ہے

Adarts CAR- 4/88

ادارہ

تعزیتی ٹیلی گرام

اعیان مملکت، اراکین قومی اسمبلی و سینٹ وزراء سفراء و مشاہیر

حضرت شیخ الحدیث مرحوم کی وفات پر مولانا سمیع الحق کے نام ملک و بیرون ملک تعزیتی ٹیلی گراموں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ ہزاروں تعزیتی پیغامات میں گنجائش کی کمی کی وجہ سے مجبوراً چند ایک پر اکتفا کیا جا رہا ہے

صدر مملکت غلام اسحاق خان: مجھے آپ کے نامور والد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی وفات کے بارے میں سن کر گہرا صدمہ پہنچا۔ ازراہِ کرم میری دلی تعزیت قبول کیجئے۔ مولانا مرحوم ممتاز عالم دین تھے جنہوں نے اپنی زندگی اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے وقف کر دی تھی۔ مرحوم دارالعلوم حقانیہ کے بانی تھے جنہوں نے ہزاروں کی تعداد میں ممتاز عالم دین پیدا کئے جو پاکستان میں اور بیرون پاکستان اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت عطا فرمائے آپ کو اور آپ کے سوگوار خاندان کے افراد کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حامد ناصر چٹھہ اسپیکر قومی اسمبلی اسلام آباد: آپ کے والد محترم کی وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے سوگوار خاندان کے دیگر افراد کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

سید فضل آغا چیئرمین سینٹ اسلام آباد: آپ کے نامور والد مولانا عبدالحق کی وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ مولانا عبدالحقؒ ممتاز مذہبی شخصیت تھے۔

محمد اسلم خان خٹک وفاقی وزیر مواصلات اسلام آباد: آپ کے محبوب والد مولانا عبدالحقؒ کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت عطا فرمائے اور آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

وسیم سجاد وفاقی وزیر عدل و انصاف اسلام آباد: آپ کے نامور والد کی وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت سے نوازے۔

ڈاکٹر محبوب الحق وزیر خزانہ۔ اسلام آباد: آپ کے والد محترم مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر میری طرف سے دلی تعزیت

قبول کیجئے۔ آپ کی وفات ملک و قوم کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس صدمہ جانکاہ پر آپ کو صبر کی توفیق بخشے اور آپ کی مدد فرمائے۔

سردار فتح محمد، محمد حسنی وزیر مملکت مواصلات اسلام آباد	آپ کے والد کے سانحہ ارتحال پر دلی صدمہ ہوا۔ خدا تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ سے نوازے آپ کو اور آپ کے خاندان کو اس ناقابل تلافی نقصان کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
سردار محمد عبدالقیوم خان صدر آزاد کشمیر مظفر آباد	آپ کے نامور والد محترم کی وفات کی خبر سن کر بہت زیادہ دکھ ہوا۔ یہ واقعی بہت بڑا قومی نقصان ہے۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں

جگہ عطا فرمائے۔ آپ کو اور خاندان کے دیگر سوگوار افراد کو اس صدمے کی برداشت کی توفیق بخشے۔

مخدوم محمد سجاد حسین قریشی گورنر پنجاب لاہور	آپ کے محبوب والد کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔ آپ کی وفات سے ہم ایک مذہبی عالم اور محب وطن سے محروم ہو گئے جنہوں نے اسلامی تعلیمات کی اشاعت میں نمایاں کردار

ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت سے نوازے۔

اقبال احمد خان سیکریٹری جنرل پاکستان مسلم لیگ	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ اپنے سوگوار خاندان کے افراد کو میری دلی تعزیت بتائیے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے۔ آپ ان

کے عظیم مشن کو جاری رکھیں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی وزیر اعلیٰ بلوچستان کوئٹہ	اپنے نامور والد کی وفات پر میری دلی تعزیت قبول کیجئے اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو ابدی سکون سے نوازے۔
وفاقی سیکریٹری وزارت حج۔ اسلام آباد	آپ کے والد محترم کی وفات کی خبر سنکر مجھے بہت دکھ ہوا۔ آپ کے والد محترم پاکستان کے لئے ذریعہ حوصلہ افزائی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نقصان پر صبر کی توفیق عطا فرمائے۔
سفیر سعودیہ عرب اسلام آباد	آپ کے ممتاز والد کی وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں پرخلوص تعزیت پیش کرتا ہوں۔
جسٹس انوار الحق کراچی	اپنے محبوب والد کی وفات پر دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ

عطا فرمائے۔ وہ بیشک بڑے مذہبی عالم اور بڑے سیاستدان تھے۔ ان کا انتقال ناقابل تلافی نقصان ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ اور مرحوم کے دیگر پیروکاروں کو اس نقصان پر صبر کی توفیق بخشے۔

محمد خان جونیجو صدر پاکستان مسلم لیگ اسلام آباد	آپ کے والد اور ہمارے ساتھی مولانا عبدالحق صاحبؒ کی رحلت پر صدمہ اور تعزیت قبول کیجئے ایک قومی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو

اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

سینیٹر صاحبزادہ الیاس۔ ایبٹ آباد | اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے

سپیکر ملک محمد علی
سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹ
آپ کے نامور والد محترم مولانا عبدالحقؒ کی وفات کی خبر سنکر بہت زیادہ دکھ پہنچا۔ اللہ مرحوم کو مغفرت سے نوازے۔ اور ساتھ ہی اس عظیم ذاتی اور قومی نقصان پر آپ کو اور آپ کے سوگوار خاندان کے دیگر افراد کو صبر کی توفیق بخشے۔

سینیٹر سید فصیح اقبال
کوئٹہ
آپ کے نامور والد محترم مولانا عبدالحقؒ کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔ حضرت مولانا مرحوم لوگوں کے لئے محنت اور شفقت کا نمونہ تھے۔ اللہ ان کی روح کو ابدی مسرتوں سے نوازے۔ آپ کو اور آپ کے خاندان کے دیگر افراد کو اس عظیم نقصان پر صبر کی توفیق بخشے۔

سینیٹر احمد میاں سومرو
مولانا عبدالحقؒ کی وفات پر دلی تعزیت قبول کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو خوشیوں سے نوازے۔

نوابزادہ محسن علی خان
صوبائی وزیر خزانہ ایبٹ آباد
آپ کے عظیم والد مولانا عبدالحقؒ کے انتقال کی خبر انتہائی صدمہ کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اس عظیم نقصان کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

سینیٹر نبی بخش زہری
آپ کے والد کے انتقال پر صدمہ ہوا۔ حق تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

سینیٹر نیر آفریدی کوئٹہ
میری جانب سے اپنے عظیم والد پر دلی تعزیت قبول کیجیے۔

سینیٹر چوہدری رحم داد
اس افسوسناک خبر سے انتہائی دکھ پہنچا۔ نہ صرف آپ اپنے والد سے نہیں بلکہ قوم ایک عظیم مذہبی رہنما سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

جسٹس عثمان علی شاہ
کراچی
براہ کرم میری جانب سے اپنے والد کے انتقال پر دلی تعزیت قبول فرمائیے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کو اس ناقابل تلافی نقصان کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ملک سید خان محسود
سابق ایم این اے
میری جانب سے اپنے عظیم والد کی رحلت پر دلی تعزیت قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

سردار شیر باز مزاری
صدر این ڈی پی کراچی
میری جانب سے اپنے والد کے انتقال پر دلی تعزیت قبول فرمائیے۔ اسلام کے لئے ان کی عظیم خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

جان محمد عباسی
امیر جماعت اسلامی سندھ
میری جانب سے اپنے والد مولانا عبدالحقؒ کے انتقال پر دلی تعزیت قبول فرمائیے۔ نفاذ شریعت اور اشاعت علوم دینیہ کی عظیم خدمات قوم یاد رکھے گی اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

غلام دستگیر خان سابق وفاقی وزیر گوجرانوالہ
آں جناب کے والد کی رحلت پر دلی صدمہ ہوا۔ میری جانب سے تعزیت قبول فرمایئے حق تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔

صاحبزادہ فاروق علی سابق اسپیکر قومی اسمبلی ملتان
مولانا عبدالحق صاحب کی وفات پر دلی صدمہ ہوا حق تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔ تمام خاندان کے غم میں شریک

محمد ایوب خان اسپیکر آزاد کشمیر اسمبلی
آپ کے والد کے اچانک سانحہ ارتحال پر دلی صدمہ ہوا۔ مرحوم ایک غیر معمولی عالم دین تھے خداوند کریم درجات عالیہ سے نوازے۔ اور مغفرت نصیب فرمائے۔ اور آپ کو اس ناقابل تلافی نقصان کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق۔

اسماعیل حمودی حسین سفیر عراق۔ اسلام آباد
آں جناب کے محبوب والد کے انتقال پر شدید صدمہ ہوا۔ از راہ کرم ہماری جانب سے دلی تعزیت قبول فرمایئے۔ مرحوم کو خدا تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اس ناقابل تلافی نقصان اٹھانے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

ایئر مارشل ریٹائرڈ سابق ایم این ایم نور خان
آپ کے نامور والد محترم کی وفات کی خبر سن کر مجھے بہت زیادہ رنج پہنچا۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو ابدی سکون سے نوازے۔ آپ کو اور آپ کے سوگوار دوسرے افراد کو اس ناقابل تلافی نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

خواجہ محمد حمید الدین سیالوی سینیٹر سیال شریف
ممتاز عالم دین مولانا عبدالحق کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ مرحوم کی روح کو ابدی مسرتوں سے نوازے۔ آپ کو اور آپ کے سوگوار خاندان کے دیگر افراد کو اس ناقابل تلافی نقصان پر صبر کی توفیق بخشے۔

سینیٹر غلام فاروق کراچی
حضرت مولانا عبدالحق کی وفات کی خبر سنکر گہرا صدمہ ہوا۔ مرحوم نے اسلام کی اشاعت کے لیے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ میرے پورے خاندان کا مرحوم سے گہرا تعلق تھا۔ ہماری طرف سے دلی تعزیت قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

سید فخر امام سابق سپیکر۔ ملتان
مولانا کی وفات پر بے حد دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق بخشے۔

جاوید ہاشمی سابق ایم این اے
مولانا عبدالحق کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ مرحوم کو مغفرت سے نوازے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد۔ راولپنڈی
میں آپ کو اور آپ کے خاندان کے افراد کو اس موقع پر تعزیت پیش کرتا ہوں۔

حمزہ۔ سابق ایم این اے۔ گوجرہ
آپ کے عظیم والد کی وفات پاکستان میں اسلامی قوتوں کا بڑا نقصان ہے۔

وہ مشہور عالم دین تھے جنہوں نے پاکستان میں اسلامی تعلیمات کی روشنی پھیلائی اور ساتھ ہی ساتھ افغانستان ۔

گوہر ایوب خان ایبٹ آباد | آپ کے والد کی وفات کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو ابدی سکون عطا فرمائے ۔ آپ کو اور آپ کے خاندان کو اس ناقابل تلافی نقصان پر صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔

ریاض دولتانہ ایم این اے لاہور | آپ کے بحد محترم اور عظیم مذہبی رہنما والد کی وفات حسرت آیات پر بہت زیادہ رنجیدہ ہوا میری دلی تعزیت قبول کیجئے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نقصان کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے ۔

جمال سید میاں سینیٹر اسلام آباد | آپ کے محترم والد کی وفات کی خبر سنکر بہت زیادہ صدمہ پہنچا ۔ میری دلی تعزیت قبول کیجئے ۔ اللہ مرحوم کی روح کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

عطا محمد خان لغاری سابق ایم این اے | علامہ عبدالحق کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت قبول کیجیے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

سید اصغر علی شاہ سابق ایم این اے راولپنڈی | آپ کے نامور والد کی وفات کی خبر سنکر بہت زیادہ دکھ ہوا ۔ آپ پاکستان میں اسلام کے مضبوط ستون تھے ۔ آپ کی وفات بہت بڑا قومی نقصان ہے ۔ میری دلی تعزیت قبول کیجئے ۔

چند مشاہیرِ ملک و ملّت

مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھنؤ ۔ بھارت | آپ کے نامور والد محترم کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر بے حد دکھ ہوا ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

میاں فضل حق ناظم جمعیۃ اہل حدیث لاہور | حضرت مولانا عبدالحق کی وفات پر بے حد صدمہ پہنچا ۔ جو عظیم مقبول رہنما تھے اور پاکستان کا اثاثہ تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے ۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ بھیرہ | حضرت مولانا کی وفات حسرت آیات پر میری دلی تعزیت قبول کیجئے ۔

شبیر نقوی کراچی | حضرت مولانا تحریک آزادی کے عظیم مجاہد تھے ۔ ممتاز عالم دین اور مقبول استاد تھے ۔ اس موقع پر دلی تعزیت قبول کیجئے ۔

پیر سید احمد گیلانی آفندی چیئرمین اتحاد کونسل افغان مجاہدین پشاور | مولانا مرحوم نے اسلام کی خاطر جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ ناقابل فراموش رہیں گی ۔ اس صدمہ جانکاہ پر میری دلی تعزیت قبول کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے ۔

محمد بلیغ شبیر مزاری لاہور	آپ کے والد محترم کی وفات کا سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔
بدر المشائخ مولانا فضل الرحمٰن مجددی۔ لاہور	آپ کے عزیز ترین والد کی اچانک وفات پر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو ابدی سکون سے نوازے اور آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔
ایم اے زبیری۔ ایڈیٹر بزنس ریکارڈر۔ کراچی	آپ کے نامور والد کی وفات کے بارے میں سن کر بے حد صدمہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے اور آپ کو اس نقصان پر صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمہ گیر سوگ اور عالمی تعزیت

قائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ کے سانحۂ ارتحال پر دنیا بھر کے مشائخ، علماء، دانشوروں، مذہبی سکالروں، قومی و ملکی رہنماؤں، مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، قومی و فلاحی تنظیموں کے امراء اور متعدد اداروں کے سربراہوں کے مفصل تعزیتی خطوط جانشین شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے نام موصول ہوئے۔ اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔ تاریخی ریکارڈ کی حفاظت اور عام افادہ کے پیش نظر ان میں سے چند خطوط کے مختصر اقتباس نذر قارئین کئے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

مولانا مرغوب الرحمان
مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

ریڈیو پاکستان کے ذریعہ آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات کی خبر سے گہرا صدمہ ہوا۔ حضرت مولانا کو اور آپ کو دارالعلوم دیوبند سے فرزندگی اور وابستگی وعقیدت کا جو دیرینہ اور بے پناہ تعلق رہا ہے اور اس کی وجہ سے ہم خدامان دارالعلوم کو بھی مولانا رحمۃ اللہ اور آپ سے جو محبت رہی ہے اس بنا پر یہ سانحہ اپنا گھریلو سانحہ معلوم ہوتا ہے۔ اور دل و دماغ پر اس کا بڑا اثر ہے۔

حضرت مولانا ایک بلند پایہ محدثؒ، زبردست عالم، مدرس، خطیب، مصنف، صاحب دل بزرگ اور ساتھ ہی عصر جدید اور اس کے تقاضوں سے بڑی آگہی رکھتے تھے وہ ہمارے علماء میں اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے ممتاز مقام کے حامل تھے۔ اپنے بزرگوں کی اس پیڑھی سے تعلق رکھتے تھے جن کے علم وفضل وتقوی پر ہمیں بجا طور پر ناز ہے۔ اور جن کی بصیرت وفراست، فکر وعمل، سیرت وسلوک، للہیت اور اخلاص، ایمان ولیقین واحتساب کی کیفیت دین کا درد اور اپنے قول وعمل کے ذریعے دعوت الی اللہ کا جوش جنوں ہمارے لئے مایۂ نازش وافتخار اور منارۂ نور ہے۔ اور جن کے یکے بعد دیگرے اٹھتے جانے اور اپنے بعد کسی بھی طرح سے نہ پر ہونے والا خلا چھوڑ جانے کا غم ہمارے لئے جاں گسل ثابت ہو رہا ہے۔ افسوس کہ ہند وپاک بلکہ پورا برصغیر اب اپنے ان بزرگوں کے وجود سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ جن کے نفس گرم کی تاثیر دینی کوششوں کے لئے رگ حیات تھی۔ اور جن سے پژمردہ وافسردہ دلوں کی

آ رہی ہوتی تھی۔ لیکن موت سے کس کو رستگاری ہے؟

دعا ہے کہ خدائے کریم حضرت مولانا کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور دین وملت کے اس مخلص خادم کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ آپ کو اور جملہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دارالعلوم دیوبند میں حضرت مرحوم کے لئے دعا مغفرت اور ایصال ثواب کرایا جا رہا ہے۔ خدام دارالعلوم کو شریک غم تصور فرمائیں۔ اور دعوات صالحہ سے یاد فرماتے رہیں۔ (مرغوب الرحمان)

صاحبزادہ محمد ازہر سجادہ نشین بکوٹ شریف، کوہالہ، مری | حضرت نے اپنی ساری زندگی خدمت اسلام میں گذاری۔ اسمبلی ہو یا منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق وصداقت کی آواز بلند کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل۔

حضرت موصوف کا میرے والد مرحوم مولانا پیر محمد عتیق اللہ کا قریبی تعلق رہا۔ دیوبند سے لے کر سرحد اسمبلی تک دونوں اکابر ایک ساتھ رہے۔ آپ سے بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ آپ اپنے والد مرحوم کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے حق وصداقت کا علم بلند کریں گے۔ (محمد ازہر)

مولانا غلام ربانی نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام۔ رحیم یار خان | مولانا دینی تحریکوں کے لئے بہت بڑا سہارا تھے۔ وہ اسلاف کا نمونہ تھے۔ کیا عرض کروں میں بدقسمت انسان ہوں جو جنازہ سے محروم رہا۔ بیمار ہوں اور سفر کے قابل نہیں ہوں۔ مولانا مرحوم اور میں ایک سال امروہہ اور ایک سال دیوبند رہے۔ طالب علمی کے زمانہ کے ان کے اخلاق یاد آتے ہیں کیا اعلیٰ اخلاق تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ (غلام ربانی)

اتحاد المجاہدین۔ برما | صدر ضیاء الحق کا صدمہ ختم نہیں ہو پایا تھا کہ ہم دوسرے صدمہ سے دوچار ہوئے۔ عظیم مجاہد رہنما سے ہاتھ دھونے کے فوراً بعد اسی مجاہد اعظم کا بھی جو ملی اور قومی معاملات میں رہنما تھے حضرت العلام شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی سے بھی محروم ہو گئے۔ جو واقعۃً قوم وملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ حضرت مولانا کی دینی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ جس کی زندہ مثال ان کے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد ہیں جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی بیسیوں تصانیف ہیں جس سے دنیا کے ہر خاص وعام استفادہ کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو اللہ میاں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اتحاد المجاہدین کے دفتر میں دوسرے دن مولانا کے لئے قرآن خوانی کا انتظام کیا گیا۔ اور ہمارے مجاہدین ساتھی جو اس وقت خوست میں زیر تربیت ہیں مولانا کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اگست میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے لئے برطانیہ جانا ہوا۔ واپسی حجاز مقدس عمرہ کے لئے حاضری ہوئی۔ مدینہ طیبہ میں قیام کے دوران مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں نماز کے بعد ایک دوست نے یہ افسوسناک اطلاع دی کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا ہے۔

یہ خبر سنتے ہی دل کو سخت دھچکا لگا۔ دل گرفتہ لئے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواجہ شریف میں جاکر خبر عرض کی اور ان کی بخشش ومغفرت کی دعا۔

اصحاب صفہ کے چبوترا پر تلاوت کرکے حضرت مرحوم کو ایصال ثواب کیا۔ مکہ مکرمہ واپسی پر آپ کی طرف سے طواف کی سعادت بھی حاصل کی۔

ان کی وفات علم وعمل کی وفات ہے۔ یہ صدمہ صرف آپ حضرات کا صدمہ نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے جانکاہ سانحہ ہے۔ اللہ رب العزت پوری امت کو اس صدمہ اور نقصان کی تلافی کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام خدام آپ حضرات کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ رب العزت کروٹ کروٹ ان پر رحمت فرمائیں۔ آمین بحرمت النبی الامی الکریم۔

اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان

دین کے تعلق میں آپ کی خدمات سے ہم سب آگاہ ہیں۔ لیکن والد کا سایہ اٹھ جانے سے جو کمی آپ محسوس کررہے ہوں گے اس کا بھی احساس ہے۔ آپ یقین فرمائیں کہ ہم سب کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

محمد عبدالمعبود صدیقی چیئرمین

جناب مولانا مفتی محمد ضیاء الحق دہلوی بانی و مہتمم جامعۃ الصالحات کراچی

حضرت والد بزرگوار مرحوم ومغفور کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے سوا چارۂ کار بھی کیا ہے وہ وقت جب میں حاضر ہوا تھا اور حضرت نے خوش ہوکر پانچ سو روپے عطا فرمائے تھے میں بار بار واپس کرتا رہا اور عرض کرتا رہا کہ نذرانہ تو مجھے پیش کرنا چاہئے تھا اور میں خالی ہاتھ چلا آیا۔ فرمایا تم اتنی دور سے چل کر ملنے آتے یہ کیا کم ہے۔ پھر بھی دو سو روپے لئے جو میرے پاس تبرکاً رکھے ہیں۔ بزرگوں کی کیا بات تھی کیسے شفقت فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں۔ مرحوم جہاد افغانستان کے روح رواں تھے۔ مدرسہ میں قرآن خوانی ہوئی ایصال ثواب کیا گیا معلمات اور طالبات نے دعا کی۔

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر

موت تو سبھی جاندار مخلوق کے لئے حق اور یقینی ہے البقاء للہ تعالیٰ مگر اللہ تعالیٰ کے کاموں میں کیسے دخل ہوسکتا ہے۔ بعض حضرات کے وجود خالص خیر وبرکت ہوتے ہیں اور خصوصاً جب کہ البرکۃ مع اکابرکم، حدیث ہے (مستدرک) حضرت کا وجود نہ صرف پاکستان میں بلکہ ملحقہ علاقوں میں بھی منبع الخیر تھا

دینی سیاسی اور اخلاقی اقدار کا سرچشمہ، حق گوئی اور بے باکی اور ہمتوں کا پہاڑ تھا اور نمونہ اکابر تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔
آپ حضرات کے لئے تو یہ سال عام الحزن ہے کہ پہلے والدہ ماجدہ مرحومہ کا مشفقانہ سایہ سر سے اٹھا۔ اب شیخ الحدیث مرحوم ومغفور کا پدرانہ اور مشفقانہ سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محمد حبیب اللہ مختار
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
بنوری ٹاؤن کراچی

فقد ادھشنی نبأ وفاۃ العالم الکبیر الوالد الجلیل المحدث الفقیہ العلامہ الشیخ عبدالحق فرحم اللہ الراحل العظیم وافاض علیہ من شابیب رحمتہ ورزقکم جمیعاً الصبر والسلوان تعزفلا شی علی الارض باقیا، ولا وزر مما قضی اللہ واقعا، ان مصابکم ھذہ لیس لکم وحدکم ولا لعائلتکم او جامعتکم وحدھا بل ھو مصاب للجامعات والعائلات جمیعاً ..... واننا جمیع اساتذۃ الجامعہ وطلابہا نشارک معکم فی ھذہ المحنۃ الفاجعہ۔

عارف پیرزادہ
قائد پنجاب قومی محاذ

میں آخری بار آج سے تقریباً ۴ سال پیشتر ان کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تھا تو کمال مہربانی اور شفقت سے پیش آئے۔ باوجود تکلیف کے مجھے بیٹھ کر شرف باریابی عطا کی۔ میرے لاکھ کہنے پر بھی دراز نہ ہوئے۔ اور خاص طور پر جب انہیں معلوم ہوا کہ میں مولانا عبدالعزیز فاضل دیوبند کا بیٹا ہوں، تو انتہائی شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ میں ان کی مہربانیوں کو فراموش نہیں کر سکتا۔

نیشنل لیبر فیڈریشن
آف پاکستان

شام کو ہمارے نیشنل لیبر فیڈریشن آف پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا جس میں شیخ الحدیث مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور دعائے مغفرت اور تعزیت کی قرارداد پاس کی گئی ہیں اور میرے تمام ساتھی آپ کے ساتھ اس دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں۔

کاروان توحید وسنت
پاکستان

بروقت اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شرکت سے محرومی رہی انشاءاللہ کل جمعہ کے اجتماع میں حضرت مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرایا جائے گا
مرحوم شیخ الحدیثؒ نے ساری زندگی درس حدیث دیا۔ علوم نبویہ کے امین اور حقیقی وارث تھے۔ ادارہ اور بندہ اور تنظیم آپ کے ساتھ غم میں برابر شریک ہیں۔　　　(قاضی کفایت سیکرٹری جنرل)

کسان بورڈ پاکستان

حضرت مولانا مرحوم کی ذات گرامی اس دور میں آیت من آیات اللہ تھی بلاشبہ جید علماء ان کی تربیت گاہ علمی سے فارغ ہو کر نکلے اور آج وہ دنیا بھر میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ افغانستان کے بیشتر مجاہدین اور ان کے راہنما ان کی پاک صحبت اور علمی درسگاہ سے جذبہ جہاد لے کر نکلے ہیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔

(چوہدری کمال الدین کمال)

مولانا فضل منان فاضل دیوبند
یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور

قیامت صغریٰ کے دن میں بھی بیمار جان کے ساتھ نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے پہنچا تھا۔ اور جن واقف صاحبان نے مجھے میری کیفیات کے ساتھ دیکھا تو کہنے لگے اب آپ کا جنازہ کون اٹھائے گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا اور جنازہ کا ثواب حاصل کر کے لوٹا۔ خیال تھا کہ اگلے دن یا اس سے اگلے دن یہ عرض کرنے حاضر ہوں گا کہ " جناب عالم فاضل انسان ہیں اور کچھ عرض کرنا بے سود ہے۔ مگر پھر بھی رواج کے مطابق ہزاروں نے صبر کی تلقین کی ہوگی۔ لیکن میں تو عرض کروں گا کہ آپ روئیں اور خوب روئیں اور اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو بالکل خشک ہو جائیں۔ اس سے بڑا حادثہ کیا ہوگا اور اس سے زیادہ قریبی رشتہ کیا ہوگا ہم غیروں کے آنسو اب تک جاری ہیں۔ حضرت کی ذات اور ان کے برکات اتنے معمولی نہیں تھے جس کے حرمان کے باعث سنگدل سے سنگدل انسان بھی موم نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب حکیم محمد سعید صاحب
چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی

اس بار کہ میں پشاور سے راولپنڈی آ رہا تھا۔ اکوڑہ خٹک میں کھٹک گیا بڑا دل چاہا کہ حضرت محترم و مکرم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب دعا ہوں۔ مگر وقت نہیں لیا تھا زحمت دینا مناسب نہیں سمجھا۔ کیا معلوم تھا کہ یہ مینارۂ نور اور ہماری دنیا کی یہ عظیم شخصیت اب ہمارے درمیان نہیں رہے گی اور تاریکیاں چھا جائیں گی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائیں۔ اور ہم سب کو توفیقِ صبر جمیل۔

پروفیسر غفور احمد نائب صدر
جماعت اسلامی پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رح کی وفات پر پورا ملک سوگوار ہے ان کا بدل نظر نہیں آتا۔ پوری زندگی اسلام کی تبلیغ، قوم کی بے لوث خدمت اور علم کی شمعیں روشن کرنے میں گذار دی۔ اللہ رب العزت نے انہیں ہر دلعزیزی عطا فرمائی تھی۔ سب ان کے مداح اور معترف ہیں۔ اپنے علم، مقام اور عظمت کے باوجود ہر ایک سے ملنا، عزت سے پیش آنا، مدد کرنے کی کوشش، یہ وہ صفات تھیں جن کے باعث وہ لوگوں کے دلوں میں رہتے تھے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے۔

میاں حیات بخش
صدر انجمن فیض الاسلام پاکستان

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مرحوم و مغفور نہ صرف یہ کہ چوٹی کے عالم دین تھے بلکہ اپنے علاقے کے ایک سچے مخلص خدمت گار رہنما بھی تھے اپنے علاقے میں ان کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ آپ اکوڑہ کی نشست سے تین بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ انجمن فیض الاسلام پاکستان کے تمام ممبر مدرسین، ملازمین اور ۴۵۰ یتامیٰ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

سنٹرل جیل ہری پور

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح علم دین کی خدمت کرتے کرتے رحلت فرما گئے ہیں جو شہادت کی موت سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ حضرت شیخ نے اپنی زندگی میں کس قدر زیادہ شہدا اور مجاہدین پیدا کئے ہیں۔ وہ تو شہیدوں اور غازیوں کے استاد تھے تو ان کی شہادت میں کیا شک ہے ہم قیدی لوگ آپ کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔

محمد طاہر سزائے موت ۔ سید قیوم ۳۰ سالہ قیدی ۔ قاری لعل جان ، مجاہد احمد خان ۲۵ سالہ قیدی ۔

محمد زمان خان اچکزئی سابق وزیر و سابق ممبر سینیٹ آف پاکستان بلوچستان

مجھے معلوم کر کے انتہائی دکھ ہوا کہ آپ کے والد بزرگوار شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دار فانی سے عالم جاودانی میں رحلت کر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ مرحمت فرمائے ۔ میں اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کا شریک ہوں ۔

شاہ بلیغ الدین سابق ایم این اے

آپ کے ذاتی صدمے میں شریک ہوں لیکن آپ کے والد محترم کی موت تو ایک قومی صدمہ ہے اس دور قحط الرجال میں ان جیسے ذی علم کا اٹھ جانا علمی دنیا کی بڑی محرومی ہے ۔ مرحوم کے ساتھ قومی اسمبلی میں تین سال کی رفاقت رہی ان کے اخلاق کریمانہ کا خیال آتا ہے تو افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے صبر و شکر کے سوا چارہ نہیں ۔ ویسے مرحوم نے نہایت کامیاب زندگی گزاری ۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح اپنے فضل و کرم سے نوازا ۔ دعا ہے کہ باری تعالیٰ ان کی روح کو جوار رحمت میں جگہ د

مولانا سعید الرحمٰن علوی سابق ایڈیٹر خدام الدین لاہور

بروز جمعرات صبح ۹ بجے حضرت مولانا ؒ کے سانحہ ارتحال کی خبر اخبار میں دیکھی دل قابو میں نہ رہا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ہائے او موت ! تجھے موت آئی ہوتی پیغمبر خاتم و معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آنکھوں کے سامنے آگیا ۔ کہ علماء کے اٹھنے سے علم اٹھا لیا جائے گا ۔ پھر جو ہوگا اس کی خبر بھی ہے ۔ اور حالات عین اس کے مطابق ہمارے سامنے ــــ اللہ تعالیٰ اس مظلوم امت پر رحم فرمائے زندگی میں کئی بار حضرت کی خدمت میں بیٹھنے کی سعادت میسر آئی ۔ اب سب باتیں سامنے آرہی ہیں ۔ ان کا معصوم چہرہ بھولی بھالی صورت ۔ سراپا علم مجسم شرافت و اخلاق ۔ اے کاش ! اب ایسے لوگ نہیں ملیں گے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں اور آپ جیسے لائق اور سعادت مند فرزندوں ، ہزاروں شاگردوں متعدد تصانیف اور لاکھوں عقیدت مندوں کی شکل میں وہ بڑا سرمایہ چھوڑ گئے ۔ حقانیہ امانت ہے ان کی ۔ اور بڑی مقدس امانت جس کی رکھوالی سبھی کا فرض ہے اور سب سے بڑھ کر آپ کا حقانیہ کے در و دیوار کہتے ہوں گے ؎

نغزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانا مر گیا آخر کو ، ویرانے پہ کیا گذری

ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری

حضرت شیخ الحدیث کے سانحہ ارتحال پر کس طرح ماتم کروں اور کن الفاظ و اسلوب میں ، آپ سے اظہار غم و تعزیت کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں سرفراز فرمائے اور آپ کو اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز

استاد محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی رحلت کی خبر سے دلی صدمہ ہوا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ یہ صرف آپ کا اور آپ کے خاندان کا صدمہ نہیں ۔ بلکہ حضرت

ہزاروں تلامذہ اور لاکھوں ارادت مندوں کا رنج و غم ہے اور عالم اسلام ایک دینی راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔

(نیاز محمد ابن الطارق)

جمعیت محبان اسلام پاکستان | اراکین و عہدیداران جمعیت محبانِ اسلام پاکستان ممتاز عالم دین حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مولانا عبدالحق ؒ ایک عظیم مجاہد اور فرنگی سامراج کے خلاف صفِ اول کے راہنما تھے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں درجات سے نوازے۔

(محمد علی شیخ صدر)

مولانا فتح محمد
امیر جماعت اسلامی سندھ | میں ابھی ابھی لاہور سے تعزیت کے لئے روانہ ہو رہا تھا کہ مولانا انوار الحق صاحب سے ملاقات ہوئی آپ سے نہ ہو سکی۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ ملت اسلامیہ کے عظیم علمی سرمایہ تھے۔ ان کے فیوض علمی و دینی قیامت تک انشاء اللہ ان کے لئے باعث اجر و ثواب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی اور ان کے فیوض کو قیامت تک جاری رکھیں۔ اہلِ حق کا رویہ اتنے عظیم صدمہ پہ انا للہ و انا الیہ راجعون کے اظہار ہی کا ہو سکتا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی
جامعہ اشرفیہ | آج اس وقت یہ رنج و الم کی خبر ملی کہ ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا عبدالحق ؒ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس اندوہناک خبر سے قلب و دماغ پر بہت ہی اثر پڑا۔ مولانا کی رحلت سے قوم اور ملک بڑے ہی خسران عظیم کا شکار ہو گیا ان کی زندگی اعلاء کلمۃ اللہ اور اسلام کی عظمتوں کو قائم کرنے کے لئے جہاد میں گذری اب اس دور میں جب کہ ملک اور قوم کو ان کی سرپرستی کی زیادہ سے زیادہ ضرورت تھی محروم ہونا انتہائی صدمہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العزت آپ سب حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب ڈاکٹر عبدالخالق
سابق ممبر مجلس شوریٰ | مولانا کی زندگی کتنے ہی اولوالعزم زندگیوں کے لئے مشعلِ راہ تھی اور ہمیشہ رہے گی ان کے علم، تفقہ، تدبر اور بصیرت پر ان کے عظیم شاگردوں کا کردار گواہ رہے گا۔ جہاد افغانستان کی تاریخ میں مرحوم کا نام تابندہ رہے گا۔

ایڈیٹر الحمد اسحاق ارشد | آپ کے جلیل القدر والد صاحب مولانا عبدالحق ؒ کی وفات پر دلی تعزیت پیش کرتا ہوں ایک عالم کی موت عالم کی موت ہے۔ مرحوم نے گراں قدر دینی اور سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ جو کبھی بھلائی نہ جا سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے آپ کو اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

اسلامی انقلابی کونسل پاکستان | حضرت مولانا عبدالحق ؒ کی ذات گرامی صرف طبقے یا ایک فرقے کے لئے محترم نہ تھی میری نظر میں ان کی ذاتِ اقدس پورے عالم اسلام ہی کے لئے نہیں تمام عالم کے لئے ایک سرمایۂ عظیم تھی۔ آج

جب کہ طوفانی دور میں ان کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا مہمان قرار دے دیا ہے۔ حضرت مولانا کا مقام یقیناً بہت بلند تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے پیچھے ایک بہت بڑا جامعہ چھوڑا ہے۔ ان شاء اللہ آپ ہمیں اس عظیم ہستی کی راہ نمائی فراہم کرتے رہیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم راہنما کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ سید فخر الحسن کراروی سربراہ اسلامی انقلابی کونسل

میر نواز خان مروت سابق ایم این اے | شیخ الحدیث مولانا عبدالحق جید عالم باعمل، عاشق رسولؐ، دین حق کے علمبردار اور دورِ حاضر میں اسلام کے ایک عظیم ستون تھے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا عملی نمونہ تھے آپ کے چشمہ فیض سے بہت سے تشنگانِ علم فیض یاب ہوئے۔

مجمع العلماء منصورہ | آپ کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالحق رح کی وفات کی خبر سن کر ہم سب متعلقین علماء اکیڈمی منصورہ کو سخت صدمہ پہنچا۔ موصوف اسلاف کی یادگار تھے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود جہادِ افغانستان کے لئے ایک قوت معرکہ بنے رہے۔ قومی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے ایوان ہائے حکومت میں نفاذ شریعت کے لئے آواز بلند کرتے رہے وہ اپنی ذات میں ایک ادارہ تھے ادارہ سے وابستہ تمام علماء کرام آپ سے تعزیت کرتے ہیں (فرید احمد پراچہ)

جموں و کشمیر لبریشن لیگ | مولانا مرحوم کی دینی و ملی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں اس دورِ زبوں کا رئیس مولانا صاحب روشنی کا مینار اور اسلام کے خادم تھے۔ ان کی وفات سے علمی دینی ادبی سیاسی حلقوں میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے اور ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ محمد شریف طارق ایڈووکیٹ۔ صدر جموں و کشمیر لبریشن لیگ

مولانا محمد اسحاق سندھیلوی | آپ کے والد بزرگوار جناب مولانا عبدالحق صاحبؒ کے انتقال کی اطلاع پاکر صدمہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف محترم کی وفات سے پوری قوم کو نقصان پہنچا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقامات رفیعہ عطا فرمائے۔

حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی مدیر ممتاز ڈائجسٹ | مولانا محترم کا وجود اس دور میں بسا غنیمت تھا دورِ حاضر کے علماء اور طلباء کے لئے مشعل راہ تھا سنگلاخ زمین پر دینِ حق کی آبیاری کی اللہ کریم انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

جمعیت اہلحدیث پشاور | حضرت شیخ الحدیثؒ کی رحلت پر نہ صرف احناف برادران کی تمام جماعتیں سوگوار و ماتم زدہ ہیں بلکہ جمعیت اہلحدیث بھی اس لامحدود غم میں برابر کی شریک ہے۔ عبدالحفیظ پشاور

جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر | مولانا مرحوم ایک بہت بڑے عالم دین تھے۔ اس قحط الرجال کے دور میں مولانا مرحوم عالم اسلام کے لئے عموماً اور مسلمانانِ پاکستان کے لئے خصوصاً ایک عظیم علمی سرمایہ تھے (محمد یونس اثری امیر جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر)

پاکستان پیپلز پارٹی پاک پتن شریف
مرحوم دین اسلام کے مجاہد تھے۔ مجھے بھی لاکھوں انسانوں کی طرح جناب کے والد بزرگوار
کے انتقال کی خبر سن کر گہرا صدمہ ہوا۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے۔
علاؤ الدین خان کارکن پاکستان پیپلز پارٹی پاک پتن شریف

جناب پیر الہاشمی القادری
کل آٹھ بجے صبح بذریعہ اخبار اعلیٰ حضرت اقدسؒ کی وفات کی اندوہناک خبر پڑھی
اسی وقت تعزیتی اجلاس ایصال ثواب اور دعائے مغفرت ہوئی، اور قرآن خوانی بھی۔ اللہ تعالیٰ اعزہ واقارب کو
صبر جمیل اور حضرت کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

جناب عبدالعزیز چشتی
مرحوم ومغفور حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ نے دین کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی اہم
کردار ادا کیا۔ ان کی آواز نادرِ حق اور سچائی کی سربلندی کے لئے ایوانوں میں گونجتی رہی اس با اصول مردِ حق کو دنیا کی
کوئی طاقت اصولوں سے نہ ہٹا سکی۔

مؤتمر الفقہ الاسلامی
شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے بے آب وگیاہ سرزمین کو علم کی دولت سے مالامال کر دیا
سینکڑوں نہیں ہزاروں انسانوں کی زندگیاں سنوار دیں۔ رسول پاک کا سب سے اہم کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے ایسے انسان
تیار کئے جو رہتی دنیا تک انسانیت کے لئے فخر اور آئیڈیل رہیں گے۔ حضرت مولانا صاحب مرحوم نے اس سنت کی پیروی
کی اللہ پاک ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے
(احمد حسن شیخ)

محمد عبدالرحمٰن سابق ممبر صوبائی کونسل چیئرمین بلدیہ بہاولپور
اخبارات اور ٹی وی پر آپ کے قابلِ فخر والد گرامی قدر، ملت کے لئے
سرمایہ دین اور پاکستان کے لئے خصوصاً اسم بامسمیٰ خزینۂ علم کی وفات
کی خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا۔ یہ عریضہ دردمندی بحالت تپ محرقہ رقم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں
جگہ عطا فرمائے۔ اور ترقی درجات سے نوازیں۔ آمین

باب العلوم کہروڑ پکا۔ ملتان
استاذ العلماء وشیخ المحدثین حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات پر تعزیت
کس سے کریں ہم سب ہی بلکہ پوری ملت اسلامیہ تعزیت کی مستحق ہے۔
مولانا عبدالمجید۔ رئیس المدرسین

محمد ادریس تاج
آپ کے والد کی وفات سے ملک وقوم ایک عالم دین، ایک مفکر، ایک مبلغ اور ایک بزرگ
ہستی سے محروم ہو گئی ہے۔

تنظیم اہلسنت پاکستان
تنظیم اہلسنت پاکستان آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ حضرتؒ کی ذات بابرکات
ملک وملت کا عظیم سرمایہ تھے جو ہم سے جدا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔

قاضی عبدالحلیم۔ کلاچی
حضرت شیخؒ کے وصال کی ہوشربا خبر سنی تو دماغ غائب ہو گیا۔ آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا
اور دل ڈوب گیا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

خبر کیا تھی کہ جیتے جی غموں سے کھیلنا ہوگا وفاتِ شیخ کا صدمہ بھی ہم کو جھیلنا ہوگا

یقین فرمائیں کہ حضرت شیخ کے وفات کی خبر خرمن امن و سکون پر برقِ خاطف بن کر گری اس اندوہناک حادثہ کے اثرات کے اظہار کے لئے الفاظ کی وسیع دنیا ناکافی ہے ع

ندیم ایں قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

حضرت شیخ کے ساتھ چار سالوں کی صحبتوں کا ایک ایک دن آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے۔ اور یہ حسین یادیں اب رلا رہی ہیں ع

یادِ ماضی عذاب ہے یارب

صحیح کہا گیا ہے جس نے وہ دور آنکھوں سے دیکھا ہے جب ایک دفعہ قومی اسمبلی کی نشست پر آپ کے مقابلے میں نیپ کا اجمل خٹک تھا حریف نے آپکو ہرانے کیلئے جو لاکھ جتن کئے وہ ایک طویل داستان ہے مگر یہاں معاملہ برعکس تھا ؎

عدو نے لاکھ جتن کئے توڑنے کیلئے یہاں مگر ہوئے سامان جوڑنے کیلئے

اللہ نے آپ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر بندہ کے شعری تاثرات ترجمان اسلام۔ خدام الدین اور الحق میں شائع ہوئے تھے۔ مطلع یہ تھا ؎

عبدِ حق تو نے گرایا نیپ کا گرگِ کہن فضلِ حق کا ہاتھ جب تجھ پہ ہوا سایہ فگن

درمیان کے دو ایک شعر یہ تھے ؎

عبدِ حق تو اب تلک تھا منبر و محراب میں اب گرج ہوگی تیری آئین کے ابواب میں

چاہتا ہے رب کہ اب تو اس حدیثِ یار کو جا کے بتلا دے حکومت کے در و دیوار کو

مقطع یہ تھا ؎

دعا میری یہ ہے منظوم میں منثور میں ہو تیرے حق کا اجالا مجلسِ دستور میں

حضرت کے شرافت نفس کا یہ عالم تھا کہ جب حضرت کو میری تک بندیوں کا علم ہوا تو خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ لیکن ساتھ ساتھ اس پر تنبیہ فرمائی کہ اس کا پہلا مصرعہ سخت غلط ہے کیونکہ اس میں آپ کے اس حریف کا جس نے انتخابی معرکہ میں آپ اور آپ کی جماعت کو نیچا دکھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا توہین کا پہلو نکلتا تھا۔

چنانچہ حضرت نے الحق میں اس منظومہ کی اشاعت کی اجازت اس شرط پر دی کہ اس میں پہلا شعر نہ ہوگا۔ ع

اب انہیں ڈھونڈھیں چراغِ رخِ زیبا لے کر

حضرت شیخؒ کی رحلت کی بھاری خلا کے تصور اور ہجوم افکار میں حضرت شیخؒ کے موفق للخیر فرزندانِ گرامی اپنی تاریک دنیا کے لئے روشنی کی ایک کرن ہیں اور اگر شیر بخواب ناز ہو چکا ہے تو اس کے دو شبل بحمداللہ ان کے علوم و معارف

اور ان کی تمام نسبتوں کے امین اور وارث ہیں ع

شیر بخواب نازنہ بہ پہلوئے دو شبل

حضرتؒ کے متعلق کسی دوسرے موقع پر ایک منظوم مدحیہ نوک قلم پر آرہا تھا جو اس وقت خدام الدین لاہور کے ٹائٹل پر نمایاں طور پر شائع ہوا تھا۔ اس کے دو شعر حاضر ہیں ہیں سے

مسند علم و عمل کا پاسباں تو ہی تو ہے گلشن دین و ادب کا باغباں تو ہی تو ہے

صد سکون مجھ کو میسر ہے سمیع کو دیکھ کر جس کا ہر قول و عمل نازو ادا تو ہی تو ہے

حضرت شیخؒ کے رحلت پر نجم المدارس کلاچی میں تین دن تعطیل رہی ختم کلام پاک ہوتے رہے اور تعزیتی اجتماعات بھی ہوتے رہے دو اجتماعات میں حضرت کی وفات کو بجا طور پر عالم اسلام کا عظیم حادثہ قرار دیا۔ نجم المدارس کے تیسرے تعزیتی اجتماع میں تحصیل کلاچی اور تحصیل ٹانک کے علماء و فضلاء دین دوست احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضرت قبلہ والد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ ہذا نے حضرتؒ کے علمی اور عملی کارناموں پر ایک گھنٹے سے زائد تک روشنی ڈالی۔ قومی اسمبلی میں شریعت محاذ کی تشکیل حضرت کا تاریخی کارنامہ قرار دیا۔ اور حضرتؒ کے دو اخص تلامذہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب (و هو امنہ) اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب (تلمیذ زمانہ دیوبند) کے ذریعہ سینٹ میں "شریعت بل" کا پیش کرنا حضرت کے اعمال حسنہ میں ایک بنیادی ستون قرار دیا۔ (قاضی عبدالحلیم نائب مہتمم نجم المدارس کلاچی)

مولانا محمد نافع محمدی جھنگ | اخبارات و ریڈیو کے ذریعہ جناب کے والد گرامی حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت فیوضہم کے انتقال پُر ملال کی خبر معلوم کر کے نہایت قلق ہوا۔

آنجناب اکابر علماء کی یادگار تھے اور ان کے ذریعے علمی فیوض و برکات جاری تھے جو ان کے ارتحال کی وجہ سے اختتام پذیر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دار السعید جہلیاں | ہر فردی روح کو ایک نہ ایک دن موت آنی ہی ہے۔ مبارک و مسعود ہیں وہ ہستیاں جن کی مبارک زندگیاں اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے گذریں اور گذر رہی ہیں۔ الحمد للہ تبارک و تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ نے اسی مقصد عظیم کے لئے اپنا سب کچھ وقف فرما رکھا تھا اور دار العلوم حقانیہ (جسے دوسرا دار العلوم دیوبند کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا) کا قیام تو حضرتؒ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

حضرتؒ کی رحلت پر لاکھوں مسلمان اشکبار ہیں اور ان کی بلندئ درجات کے لئے کریم رب کے کریم کے دربار میں دست بدعا۔ (محمد سعید)

تحریک اصلاح ابلاغ عامہ لاہور | تحریک اصلاح ابلاغ عامہ کے راہنماؤں جناب اقبال احمد صدیقی، مولانا عبدالرشید انصاری اور شبیر احمد نفیسی نے جید عالم دین شیخ الحدیث اور جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حضرت

مولانا عبدالحقؒ کے انتقال کو ملک کے دینی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ قوم ایک متبحر عالم دین اور جذبہ جہاد سے سرشار رہنما کی قیادت سے محروم ہو گئی ہے۔ مولانا عبدالحق ایک روشن ضمیر عالم باعمل تھے انہوں نے اپنی زندگی اسلام کی اشاعت اور امت مسلمہ کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ وہ مسلسل تین مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے وہ پاکستان میں قرآن وسنت کی حکمرانی اور افغانستان کی آزادی کے لئے آخر دم تک مصروف جہاد رہے۔ ان کے ہزاروں عقیدت مندوں اور شاگردوں نے افغانستان کو غیر ملکی تسلط سے آزاد کرانے کے لئے جام شہادت نوش کیا اور پاکستان میں اسلام کے عادلانہ معاشی اور سیاسی نظام کے نفاذ کے لئے ان کی جدوجہد جاری ہے۔ (شبیر احمد نفیسی سیکرٹری)

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت والجماعت پاکستان

۱۴ ستمبر بروز منگل کو جماعت کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں جمیع علماء کرام ومبلغین حضرات نے حضرت الشیخ مولانا عبدالحق صاحبؒ شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم ومغفور کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (محمد عبدالحیٔ امیر جماعت)

سید اسعد گیلانی ممبر قومی اسمبلی

میں نے سفر کی حالت میں قبلہ محترم مولانا عبدالحق مرحوم کی رحلت کی خبر سنی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں ان کا تہہ دل سے معتقد تھا مجھے قومی اسمبلی میں ان کے ساتھ پورا ایک سیشن بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور معمولی درجے کی خدمت کا موقع بھی ملا۔ وہ تعلق باللہ رکھنے والے انتہائی خدا ترس، نیک، دین متین کے علمبردار اور پابند انسان تھے۔ میں نے آخری لمحہ تک ان میں خدمت دینی کا جذبہ فروزاں دیکھا۔ ان کے انتقال سے مجھے بے حد رنج ہوا ہے۔ ان کی وفات ایک بڑی کمی ہے۔ اسلام دشمن اور ملک دشمن قوتیں باہمی متحد اور صف آرا ہیں۔ ان کا وجود ہمارے لئے ستّی و یگانگت کا نشان تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال حسنہ کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔ (سید اسعد گیلانی)

نیشنل لیبر فیڈریشن پاکستان

حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ مرحوم ومغفور کی رحلت نہ صرف آپ کے اور آپ کے ادارے کے لئے ایک عظیم نقصان ہے بلکہ پوری ملت اسلامیہ ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ایسے علماء جو دینی علم کے ساتھ سیاسی بصیرت بھی رکھتے ہوں اور اپنے مجاہدانہ کردار سے عوام کی حقیقی تائید وحمایت سے بھی نوازے گئے ہوں۔ اس ملک میں بہت کم ہیں۔ میرے نزدیک جہاد افغانستان کے سلسلے میں ان کی اور ان کے مدرسے کی خدمات ہی اتنی اہم ہیں کہ ان کا نام تاریخ میں امر ہو جائے گا۔

(پروفیسر محمد شفیع ملک سابق ممبر مجلس شوریٰ وصدر نیشنل لیبر فیڈریشن)

پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لائنز اسٹاف یونین

محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کی رحلت کا سن کر انتہائی دکھ

صدمہ ہوا۔ حضرت والا کی اسلامی خدمات کو زمانہ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکے گا اور نہ ہی اب مولانا کا خلا پر ہو سکے گا۔
اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور کروٹ کروٹ آرام نصیب فرمائے۔

مولانا مرحوم کی خدمات یوں تو ہر محاذ پر بے انتہا ہیں لیکن جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر آپ کی خدمات کو ناقابلِ فراموش ہیں اور قومی اسمبلی میں آپ نے واقعتہً مردِ حق ہونے کا حق پورا کر دکھایا۔ اور افغان پالیسی پر مجاہدین کی نصرت میں آپ کی خدمات بے مثال ہیں (محمد اسلم شیخ جوائنٹ سیکرٹری)

گلاب خان وزیر وانا جنوبی وزیرستان	جناب ہم سب اس غم میں آپ کے برابر شریک ہیں۔ کیا کریں۔ اس سلسلے میں انسان بے قوت اور بے حرکت ہے۔ سب یہاں سے بارکا آنے پر جائیں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ

سب کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ اور مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین

تنظیم علماء اساتذہ ضلع دیر	حضرت شیخ مرحوم ایک نہایت رحمدل۔ جمالی مزاج کے مالک، با اخلاق نیک کردار، مدبر، عظیم سیاسی رہنما، عظیم محدث۔ فقیہہ، مصنّف اور علامہ باعمل تھے۔ وہ لاکھوں علماء کے روحانی

باپ تھے۔ فضل عظیم حقانی صدر تنظیم علماء اساتذہ ضلع دیر

المعہد الدولی للاقتصاد الاسلامی الجامعۃ الاسلامیہ العالیہ اسلام آباد	آپ کے والد محترم حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے اس جہان فانی سے رحلت فرمانے کی تعزیت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا

فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین (مقصود احمد)

باب العلم اکیڈمی پاکستان	مرحوم بلاشبہ ملک وملت کی مایۂ ناز شخصیتوں میں سے تھے۔ وہ ایک ایسی شخصیت تھے

جو خوفِ خدا، عشقِ رسولﷺ اور حب اہلبیتؓ وصحابہؓ کے پیکر تھے اور ان کے احکام و فرامین پر عمل پیرا ہونا ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ ان کی دینی۔ ملی۔ سیاسی اور سماجی خدمات تاحیات لوحِ دل پر محفوظ رہیں گی۔ بطور ایک خطیب ومقرر، ادیب ومدبر انہوں نے تشکیل وتحریک پاکستان میں جو نمایاں کردار ادا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان کی بے لوث خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ان کی جدائی سے ہماری روحانی و دینی زندگی میں ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ سید آل احمد رضوی۔ سیکرٹری جنرل

سید معین الدین ایڈووکیٹ سابق رکن مجلس شوریٰ	آپ کے عظیم والد کے رحلت فرمانے کا جان کر صدمہ ہوا۔ کہ موجودہ دور صالحین سے یک سر خالی ہوتا جارہا ہے۔ آپ کے صدمہ کا مداوا تو کچھ نہیں ہوسکتا۔ لیکن دوست واقف کا

دکھ اور رنج میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے صدمات کے ترازو میں ایک دوست کے صدمہ کو تول کر اس کی گہرائی میں اتر جاتا ہے۔

انجمن انوار الاسلام	حضرت اقدس قافلہ اہل حق کے سالار تھے۔ ان کا وجود اللہ کی زمین پر اس کی رحمت کا ایک

شان تھا۔ حضور والا کی دینی و علمی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ اور ان کا لگایا ہوا گلشن سدا بہار رہے گا۔

یہ ناچیز اور ادارہ کے جملہ اساتذہ و طلبہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے قدموں کے صدقے ہمیں بھی نیک اعمال کی توفیق دے۔ علامہ عبدالحق صدر انجمن

محمد سلیم سینیئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ | حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے انتقال کی خبر ٹیلی ویژن پر سنی۔ انتہائی صدمہ ہوا۔ تمام گھر میں حضرت کے انتقال کی خبر نے دکھ اور رنج کی لہر دوڑا دی۔ حضرت صرف آپ کے والد نہ تھے بلکہ وہ مجھے بھی اپنا بیٹا تصور فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہزاروں لاکھوں لوگ ان کی دینی تعلیم سے فیض یاب ہوئے اور اکوڑہ خٹک کا مدرسہ نہ صرف صوبہ سرحد کے طلباء کو تعلیم دیتا ہے بلکہ ملک بھر کے طلباء یہاں سے فارغ ہو کر اور دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

تنظیم العلماء اساتذہ فاٹا | جناب شیخ الحدیث صاحب نوراللہ مرقدہ کی وفات نے نہ صرف آپ اور رفضلائے حقانیہ اور متعلقین کو مغموم اور پریشان کیا ہے۔ بلکہ تمام اسلامیان پاکستان کو سوگوار بنایا ہے تنظیم العلماء کے تمام ارکان آپ کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں۔ (مولانا گل شیر حقانی صدر تنظیم العلماء)

انجمن ترقی اردو | حضرت مولانا شیخ الحدیثؒ کی وفات حسرت آیات پر سکون قلب جاتا رہا ہے۔ اللہ کریم انہیں اپنے سایۂ رحمت میں رکھے۔ اور آپ حضرات اور تمام قرابت داروں اور متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد شریف افگن

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان | حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی وفات کا حادثہ جانکاہ آپ حضرات اور دوسرے عزیز و اقارب کے لئے تو عظیم اور سنگین ہے ہی لیکن حضرت موصوف کے بے شمار تلامذہ جو پاک و ہند میں خصوصاً اور بلاد اسلامیہ اور دنیا بھر میں عموماً پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سب کے لئے بھی انتہائی رنج و الم کا باعث بنا بلکہ ملت اسلامیہ پاکستان میں ہر دردمند دین سے تعلق رکھنے والے مسلمان کو اس سے صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مراتب عطا فرمائیں۔ اور کروٹ کروٹ ان کو راحت و سکون اور چین و آرام نصیب فرمائیں۔ آمین

احقر کو ان کے ہزارہا شاگردوں کی فہرست میں ایک ادنیٰ درجے کے شاگرد کی حیثیت سے شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ اور میرے اپنے گمان کے مطابق یہ عزت صرف دنیا کی حد تک ہی وجہ افتخار نہیں بلکہ آخرت کی ابد الآباد کی زندگی میں بھی اس کے ذریعہ کامیابی اور سعادت اندوزی کی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی جامع صفات شخصیت عطا فرمائی تھی اگر وہ ایک طرف علم کے سمندر کے شناور تھے اور تمام اقسام علوم میں ان کو وسعت نظر کے ساتھ حقیقی بصیرت بھی عطا ہوئی تھی۔ تو دوسری طرف

اللہ تعالیٰ ! نے ینتفع بعلم کی عظمت سے ان کو ایسی درخشاں بلندی عطا فرمائی تھی کہ بلاشبہ اپنے دور میں علمی افادے کے اندر ان کی مثال اگر نایاب نہیں تو کمیاب ضرور تھی ۔

ان کے اخلاق عالیہ، تواضع و انکساری، صبر و تحمل، احسان و کرم گستری ۔ شفقت و رحمت، عفو و درگذر، جرأت ایمانی اور حق و صداقت کے لئے اولوالعزمی، عمل و علم میں کمال انہماک ۔ استغنار و سیرچشمی وغیرہ نے ہر کہہ و مہہ دوست، دشمن ۔ اپنے اور غیر سب ہی سے اپنا لوہا منوایا ۔ کمال یہ تھا کہ صفات حمیدہ میں رسوخ نے وہ طبعی کیفیت حاصل کر لی تھی کہ کبھی بھی ان کی نمود و ظہور میں تکلف کا شائبہ کسی کو محسوس نہ ہوتا تھا ۔

ایک طرف وہ عالم بے بدل تھے اور مسند علم پر علمی تحقیقات سے تشنگان علوم کو سیراب فرماتے تھے تو دوسری طرف شیخ وقت اور مرشد کامل تھے کہ طالبین کو تعلق مع اللہ کی دولت سے مالا مال فرمایا کرتے تھے ۔

پھر ان عظیم دینی اور روحانی خدمات کے ساتھ انہوں نے پاکستان میں نظام اسلام کے قیام کے لئے مملکت خداداد پاکستان کے تحفظ و استحکام کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دیں ۔ پاکستان کا ہر ذی شعور شہری اس سے بخوبی واقف ہے اور اسمبلی کا ریکارڈ اس کے لئے شاہد عدل ہے ۔

انجمن محبان صحابہ ڈیرہ اسمٰعیل خان | حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کے حادثۂ رحلت سے پوری امت یتیم رہ گئی ۔ حضرت مرحوم کا نام نامی اور اسم گرامی علوم نبوت اور مسائل شرعیہ کی تحقیق کے لئے سند تھا جب حضرت کی قیادت میں تحریک ۔ نفاذ شریعت زوروں پر تھی تو ایک صاحب نے حضرت علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہ سے عرض کیا حضرت ! آپ جو شریعت بل کی حمایت کر رہے ہیں اس کو دیکھا بھی ہے ۔ تو مولانا تونسوی نے فرمایا : بھائی ہم نے شریعت بل بھی دیکھا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں کو دیکھا ۔ مطالعہ کیا اور پڑھا ہے جو شریعت بل کی تحریک کی قیادت کر رہے ہیں ۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دارالعلوم دیوبند میں میرے استاد تھے ۔ ان پر اعتماد ہے ۔ البتہ علمی طور پر کسی کو شریعت بل میں تردد ہو تو میرے پاس آئے اس کے ایک ایک جزیہ پر تسلی کرادوں گا (مولانا عبدالعزیز محمدی)

حضرت مولانا محمد ولی صاحب درویش جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن | حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر یہاں شام مغرب سے قبل موصول ہوئی ۔ جامعہ کے جملہ متعلقین اس روح فرسا خبر سے نڈھال ہو گئے ۔ مغرب کے بعد تمام طلباء بمعہ اساتذہ ختم قرآن میں شریک ہوئے ۔ اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی ۔ ختم کے بعد ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے حضرت مرحوم کی زندگی اور علم دین کے لئے ان کی کوششوں پر روشنی ڈالی ۔ آخر میں جامعہ کے بزرگ استاد حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے دعا کرائی ۔

یقین نہیں آتا کہ ہم واقعی ایک مستجاب الدعوات شخصیت کے سایہ سے محروم ہو گئے ۔ قلم ان کو رحمہ اللہ لکھنے سے ہچکچاتا ہے ۔ یہ سوچ کر کہ اب اپنی تکالیف کے رفع کے لئے دعا کی درخواست کس سے کریں گے ۔ کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے ۔ صرف دارالعلوم حقانیہ ہی نہیں ایسے بے شمار جامعات ان کی دعاؤں اور توجہات سے محروم ہو گئیں ۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔ اور ان کے اس لگائے ہوئے باغ کو سرسبز و شاداب رکھے ۔

اپنی جہاز راں کمپنی
پی این ایس سی
کے
جہاز
سے مال بھیجئے
بروقت - محفوظ - باکفایت
پی۔این۔ایس۔سی برّاعظموں کو ملاتی ہے۔ عالمی منڈیوں کو آپ کے
قریب لے آتی ہے۔ آپ کے مال کی بروقت، محفوظ اور باکفایت ترسیل
برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان، دونوں کے لئے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔
پی۔این۔ایس۔سی قومی پرچم بردار۔ پیشہ ورانہ مہارت کا حامل
جہاز راں ادارہ، ساتوں سمندروں میں رواں دواں
قومی پرچم بردار جہاز راں ادارے کے ذریعہ مال کی ترسیل کیجئے
پاکستان نیشنل
شپنگ کارپوریشن
قومی پرچم بردار جہاز راں ادارہ
PNSC
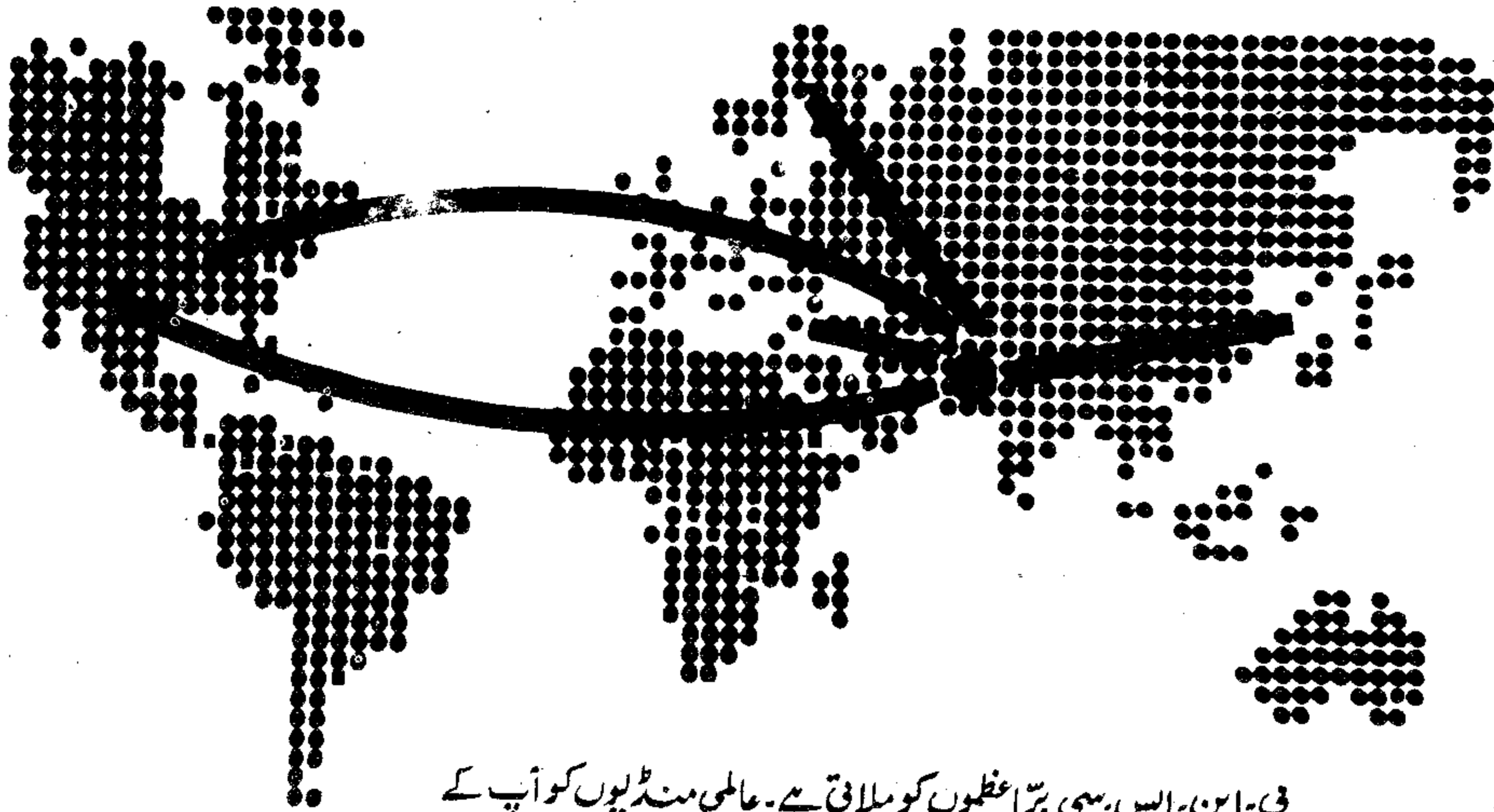
عالمی تعزیت

سعودی عرب

☆ **محمد مکی حجازی**
المدرس بالمسجد الحرام

حضرت مولانا نوراللہ مرقدہٗ و اسکنہ فی الجنۃ کی وفات حسرت آیات سن کر قلبی صدمہ صدمہ ہوا۔ درس تفسیر اور ختم قرآن کا اہتمام کیا۔ تمام احباب مسلک نے شرکت کی اور حضرت شیخ المشائخ یادگار سلف کو ایصال ثواب کیا۔ مرحوم جہاں محدث و مفسر تھے وہاں مسلک دیوبند کے احیاء کے لئے ایک عظیم ستون تھے اور افغانستان کے اس جہاد میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جس قدر حصہ ہے شاید کسی کو نصیب ہو۔ اس مرد مجاہد نے بستر علالت پر بھی کفر کے خلاف ایک عظیم جنگ لڑی۔ اور الحمدللہ روسیوں کا فرار اور اپنے جیالے مجاہدین کا استقرار دیکھ کر اس دار فانی سے عالم بقا کی طرف لوٹے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

عاجز اس المیہ عظیمہ میں برابر کا شریک غم ہے۔ ولا نقول الا کما یحب ربنا ویرضی انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ **مولانا محمد مسعود شمیم**
المدرسۃ الصولتیہ مکہ مکرمہ

سلام مسنون از قلب محزون۔ سوچتا ہوں کہ کن الفاظ میں اس خط کا آغاز کروں۔ کہ الفاظ اور قلم ساتھ دینے کو تیار نہیں۔ عرصۂ دراز سے تمنا تھی کہ اس دفعہ پاکستان کا سفر ہوا تو کراچی پہنچ کر سب سے پہلے اکوڑہ حضرت والا کی خدمت میں حاضری ہوگی اور دارالعلوم حقانیہ کے پر انوار و برکات احول میں کچھ وقت گزارنے کی مسرت و سعادت حاصل ہوگی۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

مغرب کی اذان پر ایک دوست نے پاکستان ریڈیو کے حوالہ سے حضرت والا کے انتقال کی اندوہناک خبر سنائی ارادوں اور تمناؤں کا سارا محل اور جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ مسلمانان پاکستان۔ طبقہ علماء و مدارس و اہل علم ایک بابرکت سایہ سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو آخرت کے اعلیٰ مدارج سے نوازے۔ اور علماء و صدیقین و شہداء کے زمرہ میں شامل فرمائے۔ آمین

حضرت مرحوم کو جو دلی تعلق اور محبت مجھ سے اور مدرسہ صولتیہ سے تھی افسوس کہ ہم اس برکت سے محروم ہو گئے۔ ہر آنے والے ذریعہ سے ان کی دعائیں پہنچا کرتی تھیں۔ آپ حضرات کے وجود میں حضرت مرحوم کا فیض اور صدقہ جاریہ الحمدللہ جاری و ساری ہے۔ اور انشاءاللہ رہے گا۔ پاکستان کے سیاسی و علمی حالات میں ان کی قربانیوں کے پائندہ نقوش

دارالعلوم حقانیہ ـ جہاد افغانستان ـ علوم دینیہ کی نشرواشاعت ـ تصانیف و تالیفات ـ الغرض ان کی زندگی ایک روشن ستارہ تھی اور اب ان شاءاللہ دعا ہے کہ اب بھی یہ سارے فیوض و برکات آپ حضرات کے ذریعہ جاری رہیں گی۔

مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے ماحول میں سب ہی حضرات مرحوم کی جدائی سے دل گرفتہ ہیں۔ مدرسہ میں قرآن پاک کی مجلس کے ساتھ تقریباً تمام اساتذہ و مدرسین نے حضرت کی طرف سے طواف و تلاوت کا بے حد اہتمام رکھا جو آخرت میں ان کے لئے بہترین تحفہ ہوگا۔ تمام اہل تعلق کو اہل صولتیہ کی طرف سے سلام مسنون اور تلقین صبر۔ والسلام مع الاکرام

آپ کا محمد مسعود شمیم ۔ ناظم مدرسہ صولتیہ ۔ مکہ معظمہ ۔

☆ | محمد یونس حقانی ہزاروی حمد اللہ عثمانی | حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انتقال کی خبر سے رنج والم کی انتہا ہوگئی۔ اس درد ناک صدمے سے مغموم ہونا ایک فطری امر ہے۔ چونکہ حضرت شیخ الحدیث مرحوم کی دینی خدمات اور سیاسی تدبر و قیادت کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی اور سیاسی حلقے ایک روایتی امین سے محروم ہو گئے ہیں جو لامحالہ عقیدت مندوں کے لئے ایک سانحۂ عظیمہ سے کم نہیں۔

اس حادثۂ جانکاہ کی اطلاع پاکر یہ یقین نہیں آرہا تھا کہ آج ہم اپنے مرشد اور اس روحانی رشتے کے سائے کو کھو بیٹھے ہیں۔ اوران کی مشفقانہ دعاؤں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ہم سے منقطع ہوگیا ہے۔

ان کے غم فراق میں "اسرۂ کریمہ" کے ساتھ شمع توحید ورسالت کے پروانوں کا یہ یتیم طولہ بھی برابر کا شریک ہے۔

فجزاہ اللہ عنا خیرالجزاء

بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں کہ وہ بزرگوار مرحوم کو خدمت دین کے صلے میں بلند درجات اور اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

محمد یونس حقانی (ہزاروی) فاضل جامعہ حقانیہ ـ مولوی حمد اللہ عثمانی ـ مولوی مستقیم شاہ (فضلاء جامعہ بنوری ٹاؤن ـ مولوی تاج الحق ـ مولوی حمید اللہ (فاضل دارالعلوم کراچی ـ ودیگر احباب جدہ سعودی عرب ۔

☆ | ممتاز خان ۔ مکہ معظمہ | اس غم میں میں آپ لوگوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (ممتاز خان ۔ مکہ معظمہ)

☆ | (مولانا) غلام سرور حقانی ریاض | حضرت اقدس شیخ الحدیث کے انتقال کی خبر سے بڑا دکھ ہوا۔ دلی صدمہ پہنچا۔ ہم ایک مہربان استاد کے سایۂ شفقت سے محروم ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے (مولانا غلام سرور حقانی ۔ (ریاض سعودی عرب)

☆ | حافظ عنایت الرحمٰن ریاض | حضرت شیخ کی برکات نہ صرف آپ کے اوپر بلکہ حضرت شیخ کے فیوضات تمام اہل پاکستان وافغانستان کے مسلمانوں پر تھے۔ حضرت شیخ کی وفات کا صدمہ ہم سب کے لئے

ناقابل تلافی نقصان ہے ۔ صرف انا للہ کے سوا اور حضرت شیخ کے حق میں دعا حسن الاوقات کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جا سکتا ۔

(حافظ عنایت الرحمٰن سعودی عرب)

☆ ارشاد احمد۔ ابوظبی | آج ۳ بجے پاکستانی ریڈیو سے خبروں میں شیخ الحدیث صاحب کی وفات کی اچانک خبر سن کر دل کو بہت بڑا صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حضرت کی مغفرت کی دعا مانگی ۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ (ارشاد احمد بدیع زاہد۔ ابوظبی)

☆ جمعیۃ الہلال الاحمر السعودی | آپ کے والد صاحب قبلہ بزرگوار کی وفات کی خبر مجھے ملی ۔ اور میرا دل غم سے بھر گیا ۔ یقیناً یہ جدائی عظیم حادثہ ہے اور یہ امتحان بھی بہت بڑا ہے ۔ ہدایت الرحمٰن مکۃ المکرمہ

☆ محترم اخبار میں پڑھا کہ جناب کے والد محترم کا انتقال ہو گیا ہے ۔ یہ خبر بجلی بن کر گری ۔ حضرتؒ نے ساری عمر اسلام کی خدمت میں گذاری ۔ پوری قوم ایک عظیم عالم دین اور ایک رہنما سے محروم ہو گئی ہے ۔ میری دلی دعا ہے کہ حضرت رح کو اللہ تعالیٰ جنت فردوس عطا فرمائے ۔ (آپ کا خیر اندیش سید علی شاہ الیمن ۔

☆ پرسوں اخبار سے معلوم ہوا کہ حضرتؒ اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون معلوم ہونے پر مکہ مکرمہ گیا اور حضرت کی مغفرت اور بخشش کے لئے عمرہ اور دعائیں کیں ۔ نماز کے بعد احباب کو جمع کیا اور حرم شریف میں ختم قرآن کیا اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے ۔ اور آپ کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ قاری عبدالرؤف ۔ جدہ

☆ کل اچانک اخبار میں قبلہ و کعبہ حضرت شیخ الحدیثؒ استاد صاحبؒ کے انتقال سے خبر ہوا ۔ قبلہ بزرگوار م حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (عبدالسجود مکۃ المکرمہ

☆ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے انتہائی افسوس ہوا ۔ اللہ پاک مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

حضرت مولانا مرحوم پاکستان کے آخری محدث تھے جن کے اندر محدثین کی شان اور صفات موجود تھیں ۔ اور سراپا اخلاق و محبت و شفقت تھے ۔ تہہ دل سے دعا گو ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح جانشین بنائے ۔

سید محمد عارف شاہ مدینہ منورہ

☆ حضرت شیخ الحدیثؒ کی ذات گرامی ابناء دارالعلوم دیوبند اور اہل مسلک سب کے لئے روحانی باپ کی حیثیت رکھتے تھے ۔ حضرت کی وفاتؒ پر یہاں علماء حق اور اہل اسلام ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے ہیں ۔ کیونکہ حضرت سب کے سرپرست تھے ۔ (مولانا) سعید احمد مدرس مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ

☆ ریڈیو پر یہ افسوسناک خبر کہ آپ کے والد محترم اور ہمارے قابل احترام " مولانا صاحب " اس دار فانی سے

رخصت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ یہ سن کر دل کو بے حد صدمہ ہوا۔ ویسے تو سارا زمانہ مولانا صاحب کا قدر دان ہے اور ساری دنیا ان کی عقیدت مند رہی ہے لیکن ہمارے خاندان کا جو دلی رشتہ مولانا صاحب کے ساتھ رہا ہے وہ شاید کم لوگوں کو نصیب ہوا ہو۔

سیف الاسلام سیف۔ ظہران سعودی عرب

☆ ہمیں یہ معلوم کرکے بے حد دکھ اور دلی صدمہ ہوا کہ آپ کے والد محترم اور بے شمار علماء حق کے روحانی باپ شیخ الحدیث صاحب رحلت فرما گئے۔

حضرت شیخ الحدیث کی وفات بھی مسلمانوں کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے مگر قضائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم ہے۔

محمد شریف۔ سعودی عرب

☆ ۷-۹-۸۸ء کو حرم نبویؐ کے جوار میں ریڈیو پاکستان سے حضرت العلامہ شیخ الحدیث لامع النور مخدوم و مطاع نیاز مندگان استاذ العلماء کی وفات کی خبر سن کر بے اختیار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور شدید صدمہ کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ ہمیں احساس ہے کہ علمی حلقوں، علماء، اساتذہ، طلباء اور خصوصاً آپ لوگوں کے لئے اپنے استاذ محترم مرشد اعظم پدر بزرگوار کی وفات کا یہ افسوسناک واقعہ کتنا شاق گذرا ہوگا اور موت العالِم موت العالَم کے مصداق اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث کی وفات کی خبر صلحاء۔ اولیاء۔ مجاہدین و مہاجرین اور دیگر عالم اسلام کے لئے نہایت پریشانی کا باعث ہوا ہوگا۔

دار العلوم حقانیہ جس نے حضرت کے زیر سایہ دنیا کے کونے کونے عرب و عجم، پورب پچھم میں علماء و مبلغین کی تیاری کی اور میدان جہاد میں دشمن کا سر نیچا کرنے کے لئے مجاہدین کو کمانڈر فراہم کئے۔ آہ وہ مربی و مرشد چل بسا۔ لیکن انشاء اللہ انہوں نے جس محنت و محبت سے دار العلوم کی آبیاری کی انشاء اللہ تا قیامت زندہ و پائندہ رہے گا۔

المحترم خبر سننے کے بعد حرم نبویؐ میں بعد نماز مغرب جب کہ اکثر دوست احباب جمع تھے فاتحہ پڑھی اور مرحوم کی مغفرت اور درجات عالیہ کے لئے قرآن کا ختم ہوا۔ ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچایا گیا جس میں کثیر تعداد میں ساتھی شریک ہوئے۔ (میاں مومن۔ مدینہ منورہ۔ سعودی عربیہ)

متحدہ عرب امارات

☆ حضرت کی وفات کی خبر ایک بجلی تھی جو دل پر گری۔ موجودہ ارتداد اور بے دینی کے دور میں ایسی برگزیدہ اور متبرک ہستیوں کا اٹھ جانا علامات قیامت سے ہے۔ سرخ روس کو دھکلینا اور پے درپے شکست دینا حضرت شیخ الحدیثؒ کی حکمت و تدبیر اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور افغانستان میں مخلص علماء، فضلاء اور طلباء کی

سرفروشی حضرت شیخ کے مجاہدانہ ترغیبات ہیں ؎

لوا انني اقسمت ما كنت كاذبا   بان لم يرا الرا وان حبوا يادله

(مولانا محمد فہیم دبئی)

☆ تلقينا نبأ وفاة والدكم فقيد الامه العلامه شيخ الحديث عبدالحق ؒ ولا بينا في هذا المصاب الا انه تنفرغ الى المولى عزوجل انه يلهكم و ايانا جميعا الصبر ……
هنا جميع افراد اسرتي يقدموا التعزية و يشاركونكم في هذا المصاب

احقركم سيد محبوب علی شاہ عرب امارات

☆ مرحوم ومغفور بہت بڑے عالم متقی و پرہیزگار انسان تھے۔ خدائے ذوالجلال اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں محترم مرحوم کو اپنے بے پایاں رحمتوں میں داخل فرمائے۔ اور انہوں نے جو دین مبین کی شمع روشن فرمائی ہے خدا تعالیٰ آپ کو اس شمع کو روشن رکھنے کی توفیق وہمت عطا فرمائے۔ (اورنگ زیب ۔ریاض سعودی عرب)

☆ اخبار میں پڑھا کہ جناب کے والد محترم کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا کیونکہ حضرت مدظلہ نے جو خدمت اسلام کے لئے کی ہے تو شاید صدیوں میں بھی ایسی شخصیت کا پیدا ہونا مشکل ہے۔

خیر اندیش ۔لائق شاہ العین ۔یو۔اے۔ای

☆ ریڈیو پاکستان اسلام آباد " عالمی سروس " سہ پہر تین بجے کی خبروں میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کی وفات کی خبر سن کر دلی صدمہ پہنچا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھ کر دربار الٰہی میں حضرت کی مغفرت کی دعا مانگی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ تمام پسماندگان سوگوار حضرات کو خصوصاً اور ہم تمام روحانی اولاد کو عموماً اس عظیم صدمہ کی برداشت کی طاقت بخشے۔ (ارشاد احمد۔ ابوظہبی)

☆ بس خبر کا نظر سے گزرنا تھا۔ جیسے میرا سب کچھ چھین لیا گیا ہے۔ بہرحال اپنے آپ کو حوصلہ دیا کہ حضرت مولانا عبدالحق ؒ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس امانت تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت واپس لے لی ہے۔ حضرت ؒ کی وفات سے مسلک دیوبند سے تعلق رکھنے والے خصوصاً پوری دنیا کے مسلمان عموماً ایک روحانی مذہبی سکالر سے محروم ہوگئے ہیں۔ (محمد فاروق الشیخ ۔ شارجہ متحدہ عرب امارات)

☆ آج میں اپنے پیرومرشد حضرت شیخ الحدیث صاحب ؒ کی اچانک موت کی خبر سن کر دل کو جو صدمہ پہنچا قلم اس کے لکھنے سے قاصر ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ حضرت شیخ صاحب ؒ کی جدائی آپ کی برداشت سے باہر ہوگی۔ لیکن حضرت شیخ صاحب کی ناگہانی رحلت پر صرف آپ نہیں پاکستان کے جملہ علماء، جملہ طلباء، جملہ عوام اور انڈیا کی مسلم آبادی۔ عرب ممالک۔ افغانستان یعنی جو بھی اسلامی ممالک ہیں حضرت شیخ کی جدائی میں رو رہے ہیں۔ (احسان اللہ مضطر ؔ دوحہ قطر)

☆ مورخہ ۷-۹-۸۸ کو حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کا خیبر ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ خبر تھی یا بجلی آگری۔ تھوڑی دیر سکتہ طاری رہا۔ پھر بے اختیار کلمہ ترجیع زبان پر آیا۔ گویا ہم اپنے مشفق اور مہربان قائد اور شیخ سے محروم ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللھم اجرنا فی مصیبتنا وعوضنا خیراً منھا للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیئ عندہ بمقدار

ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا وانا بفراقک یا شیخ لمحزونون۔ لقد راح عنا

شیخنا وقائدنا۔ فذالک یومئذ یوم القلب یعمی۔

حدائقہ علم قد بکت بفراقہ کذالک اعلام بکتہ وفد فد

(مولانا محمد اکبر حقانی العین ابوظہبی)

☆ آپ کی وفات سے نہ صرف ہم بلکہ پاکستان اور پاکستانی قوم ایک نہایت نڈر اور غیرت مند لیڈر سے محروم ہو گئی ہے آپ کی وفات سے پاکستان میں زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے۔ آپ کی ذات اسلامی نظام کے لئے مشعل کے مترادف تھی۔ میں حیران ہوں کہ یہ خلا کس طرح پُر ہو سکے گا۔ میرے پاس آپ کی خوبیوں کے لئے الفاظ کا اتنا ذخیرہ نہیں ہے کہ میں بیان کرسکوں

(ہمایوں العین ابوظہبی)

☆ آج رات ۹ بجے کی خبروں میں حضرت امیر شریعت شیخ الحدیث استاذ العلماء مولانا عبدالحق صاحبؒ کی وفات کی خبر سنی تو دل کو سخت صدمہ ہوا۔ علماء حق دنیا سے چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مرحوم کے طفیل ہم سب پر فضل فرمائے۔ اور مرحوم کو مولا کریم کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب ہو۔ بشیر احمد۔ الخبر دفاع سعودیہ

☆ حضرت قبلہ عالم نور اللہ مرقدہٗ کے انتقال کی خبر بذریعہ جنگ اخبار پڑھ کر قلق ہوا۔ کیونکہ خبر ایک دن بعد کی اخبار کے ذریعے معلوم ہوئی تو اور بھی زیادہ صدمہ اور افسوس ہوا۔ کہ نماز جنازہ میں شرکت نہیں کر سکا۔

یہ عاجز، حضرت عتیق اللہ صاحب نقشبندی مجددی کا فرزند اصغر ہے۔ اور حضرت قبلہ عالم کی جیسے کہ ہمارے بزرگوار والد صاحب کے ساتھ تعلقات تھے اسی وجہ سے ہم سے بے پناہ محبت اور شفقت فرماتے تھے اور ہم اپنے بزرگوار والد صاحب کی وجہ سے اپنا حقیقی چچا تصور کرتے تھے۔ خدائے پاک حضرت قبلہ عالم کے درجات بلند فرمائیں۔ اور ان کی رفاقت انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ فرمائیں۔ (عبیداللہ القادری۔ شارجہ)

☆ جب سے شیخ الحدیثؒ کے انتقال کی خبر نظروں سے گذری دل پریشان ہے۔ بیشک ہم اللہ پاک کی مخلوق ہیں اور اللہ ہی کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اللہ پاک شیخ الحدیث مرحوم کو اپنے دامن رحمت میں محفوظ کریں۔ (فضل اکبر ابوظہبی)

☆ حضرت الاستاذ کی وفات کی خبر سن کر بے حد رنج واندوہ ہوا۔ مرحوم امت کے لئے رحمت کا سایہ تھے۔ اب ہم شب و روز ان کی مغفرت کی دعا ہی کرتے رہیں گے۔ (عبدالمنین سید اکبر ابوظہبی)

☆ بذریعہ اخبار یہ جانکاہ خبر ملی کہ مولانا محترم اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ نقصان

نہ صرف آپ کے گھرانے کا ہے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے یہ بہت بڑا نقصان ہے جس طرح ہر طبقہ فکر و نظر کے لوگ ان کے جنازے میں شریک ہوئے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانائے محترم ایک غیر متنازعہ شخصیت اور ہر دلعزیز عالم تھے۔ دین اسلام کے لئے ان کی خدمات تاحیات انسانی یاد رکھی جائیں گی۔ ان جیسے فرشتہ صفت انسان کی مغفرت تو بلاشبہ ہوئی ہوگی۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر لمحہ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے۔ (پیر سید علی ابوظہبی)

جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات

دبئی (پ۔ر) جمعیت اہل سنت والجماعت کا ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس جمعیت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد فہیم کی صدارت میں مرکزی دفتر قصیص ۳ دبئی میں منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت کے بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان المدنی نے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ متحدہ شریعت محاذ پاکستان کے صدر اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ایک بہت ہی عظیم قومی المیہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث زندگی بھر حق کی سربلندی اور باطل کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر رہے۔ خدمت حق کو آپ نے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور باطل قوتوں کے خاتمے کے لئے آپ ہمیشہ کوشاں رہے خاص کر ۱۹۷۴ء کی "تحریک ختم نبوت" میں قومی اسمبلی میں قادیانیت کے مقدمہ میں مسلمانوں کی نمائندگی اور ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ جس کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے وہ تاریخ ساز فیصلہ کیا جس میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

افغانستان میں روسی یلغار کے بعد حضرت شیخ نے مجاہدین کے اصولی موقف کی نہ صرف حمایت کی بلکہ عملی طور پر ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد اس وقت بھی محاذ جنگ پر دشمن کے خلاف نہ صرف برسرپیکار ہیں بلکہ محاذ جنگ اور مجاہدین کی سپریم کونسل میں قائدانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا قیام ہے جس کو دینی و علمی حلقوں نے پاکستان کا "دارالعلوم دیوبند" قرار دیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کی ان دینی و علمی اور ملکی و ملی خدمات کو نہ صرف ہمیشہ یاد رکھا جائے گا بلکہ آنے والی نسلیں ان سے ہمیشہ مشعل راہ کا کام لیں گی۔

اجلاس سے جمعیت کے مرکزی امیر مولانا محمد فہیم۔ مولانا خلیل الرحمٰن۔ مولانا امیر محمد جان۔ مولانا محمد اسمٰعیل عارف مولانا محمد شعیب حقانی۔ قاری محمد یعقوب اور حافظ محمد بشیر احمد چیمہ نے بھی خطاب کیا۔ اجلاس میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے رفع درجات اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے تمام متعلقین سے حضرت شیخ کے مشن کو زندہ رکھنے اور آگے بڑھانے کی اپیل کی گئی۔

بشیر احمد چیمہ
سیکرٹری اطلاعات جمعیت اہل سنت والجماعت دبئی

☆ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ رحمۃ واسعہ کی موت کی خبر سن کر بے انتہا صدمہ ہوا۔ دل دھڑکنے لگا اور ایک سکتہ کا کا عالم طاری ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھتا رہا کافی دیر پڑھنے کے بعد ہوش سنبھالا۔ جناب والا آپ کو تو یقیناً بہت گہرا صدمہ ہوا ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مغفور و مرحوم کی رحلت سے پوری حقانی برادری یتیم ہوگئی۔ ہم حضرت کی موت سے بے انتہا پریشان ہیں۔

محمد شعیب حقانی۔ شارجہ

☆ آج ریڈیو نے شیخ الحدیثؒ کے وفات کی خبر نشر کی۔ تو اسی طرح فکر اور غم ہوا جس طرح کہ اپنے والد کی وفات پر ہوتا ہے خدا گواہ ہے دل بڑا غمزدہ ہے۔ اب ہم سب کی خدا پر آس ہے اور مرحوم کو رب العزت اپنی بارگاہ میں رحمتوں سے نوازے۔

شاہد فاروق۔ ریڈیو تہران۔ ایران

☆ آپ کے والد بزرگوار شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا صاحب کے انتقال سے ملک ایک ممتاز عالم دین سے محروم ہوگیا ہے۔ میں مرحوم کو اس زمانے سے جانتا ہوں جب میں کپتان تھا۔ بھائی جان منیر صاحب کے ساتھ ہماری اکثر ملاقاتیں مولانا صاحب مرحوم سے ہوا کرتی تھیں مولانا صاحب مرحوم نہ صرف خود ایک عالم دین تھے بلکہ ان سے ہزاروں علماء نے فیض حاصل کیا۔ ہم آپ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

صفدر حسین۔ (سفیر پاکستان متعینہ اُردن

یورپ مشرق بعید

☆ آج مانچسٹر میں ایک دوست کے گھر ہفتہ پہلے کا اخبار نظر سے گذرا۔ کلیجہ منہ میں آنے لگا۔ دماغ چکرا گیا۔ آہ علم وعمل کا آفتاب غروب ہوگیا۔ علمی دنیا سوگوار ہوگئی۔ ارباب فضل وکمال غم والم کے اتھاہ سمندر میں ڈوب گئے۔ مشائخ واصحاب طریقت اپنے عظیم مربی ومحسن سے محروم ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ع

زچشم آستیں بردار وگوہر را تماشا کن

آنجناب سے کس انداز میں تعزیت کروں کہ پوری علمی دنیا ہی قابل تعزیت ہے۔ ظفر احمد قاسم۔ انگلینڈ

☆ یہ خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا کہ ایک دین کا چراغ گل ہوگیا۔ یعنی بہت ہی افسوس ہوا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ دین کے ستون تھے۔ یعنی کہ سمندر بہت بڑی ہستی کے مالک تھے۔ خداوند کریم سے دعا ہے کہ مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

غلام حبیب ہانگ کانگ

جناب اختر الہی پارک روزنامہ جنگ (لندن) سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی از حد افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کی زندگی کے روشن نقوش کے اپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔ دنیا و آخرت میں وہی لوگ کامیاب و کامران ہیں جنہوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

کے لئے وقف کئے رکھی اور یقیناً حضرت شیخ الحدیث اسی بامراد گروہ میں شامل تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے دارالعلوم حقانیہ کی زندگی میں یقیناً خلا پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نوازشوں سے بھر دے۔ آمین۔ آپ کے اس ذاتی صدمے میں حضرت مرحوم کے مجھ جیسے ان گنت عقیدت مند برابر کے شریک ہیں

☆ مولانا صاحب کی وفات پر ہمیں جو افسوس و پریشانی ہے اس کے اظہار کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں

اے حال مادر ہجر حضرت کمتر از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ ما پدر گم کردہ ایم

محمد خلیل اللہ حقانی لینڈ

محمد مسکین ہانگ کانگ ۸ ستمبر بذریعہ فون معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون والدہ صاحبہ کا غم کیا کم تھا کہ یہ بھی سر پر آگیا۔ خدا کی مرضی کے سامنے انسان بے بس ہے جس وقت سے سنا ہے اس وقت سے آپ کے ساتھ فون پر رابطہ کی کوشش جاری ہے نہ جانے کیوں رابطہ قائم نہیں ہوتا۔

☆ حضرت شیخ الحدیثؒ سے متعلق پڑھ کر دلی صدمہ پہنچا کہ شیخ الحدیث مرحوم اس دنیا سے رحلت کر گئے لہذا افسوس تو بہت ہوا لیکن انسان اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اس پر ہم سب کا ایمان ہے یہ حق راستہ ہے۔ ہم سب نے ایک دن جانا ہے ہم سب کی یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس نصیب کریں۔ (امیر بادشاہ لندن)

☆ کل قطر سے میرے عزیز نے مجھے اطلاع بذریعہ فون دی کہ حضرت شیخ الحدیثؒ اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ دردناک اور غمگین خبر سن کر دل کو بہت صدمہ پہنچا وہ صرف آپ کے بزرگوار نہ تھے۔ بلکہ ہم سب کے بزرگ تھے

عطاء اللہ ڈنمارک ناروے

☆ حضرتؒ کے اس دنیا فانی سے جانے کا کافی دکھ ہوا۔ اتنا دکھ ہوا ہے کہ خدا بہتر جانتا ہے وہ سب کچھ تھے۔

منظر۔ انگلینڈ

(جاری ہے)

B.P
ذائقے میں لذیذ
غذائیت سے بھرپور
حفظانِ صحت کے
اصولوں پر تیار کردہ
بی پی
● ڈبل روٹی
● فروٹ بن
● فروٹ کیک
B.P.
B.P
بی پی (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۵۱۔ فیروز پور روڈ۔ لاہور
فون: ۴۱۶۸۳۲، ۴۱۶۸۳۷
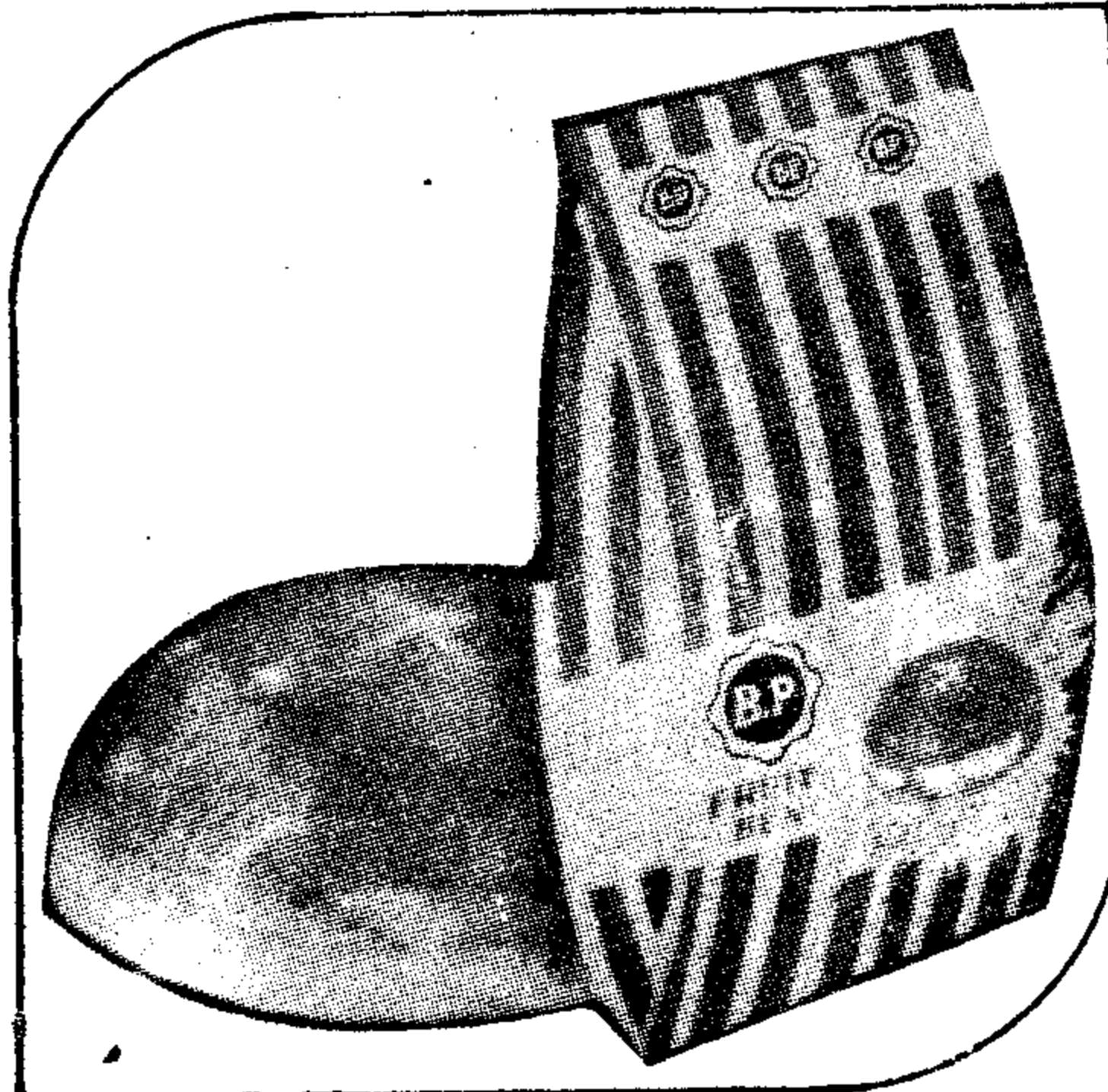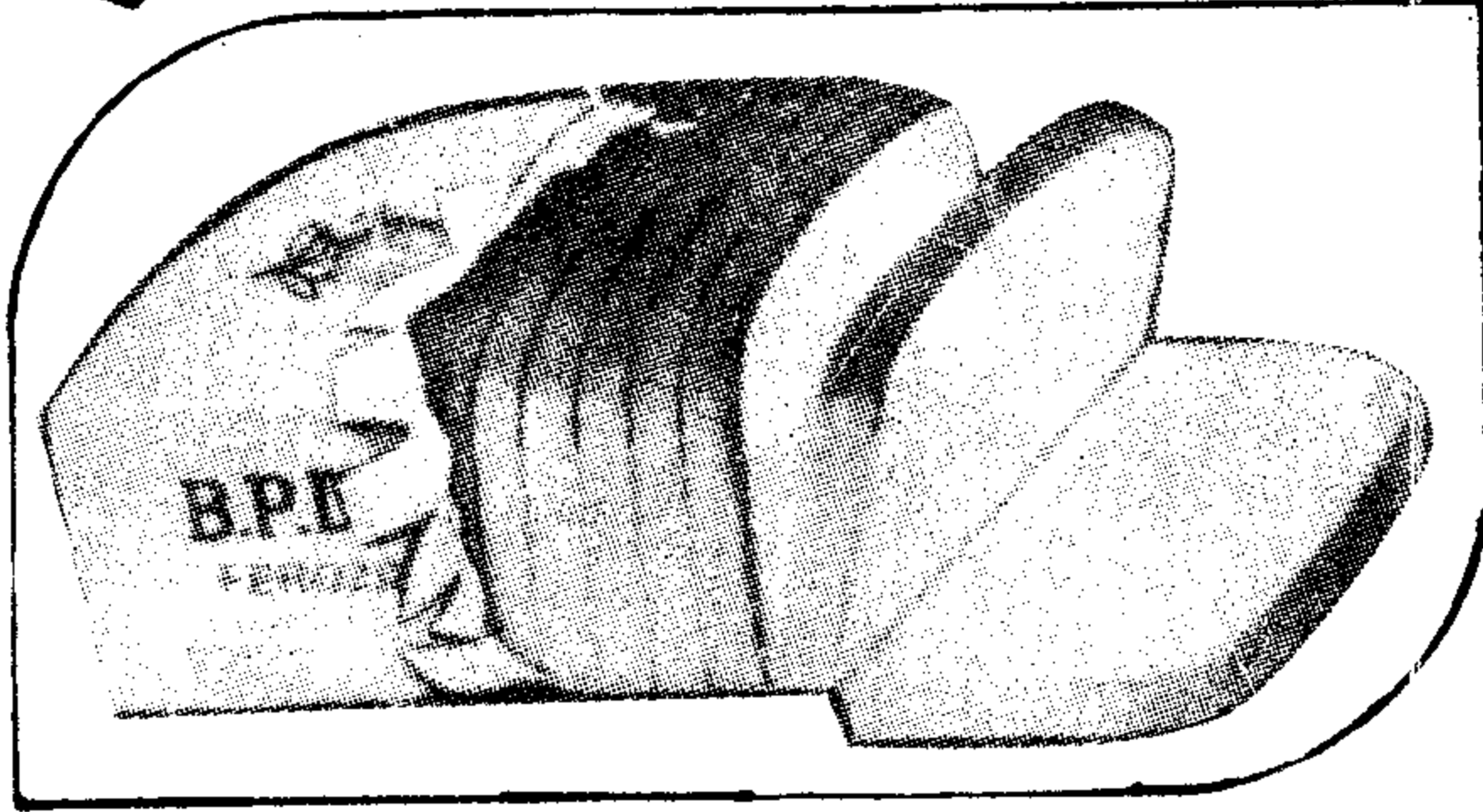
جناب محمد حسین تسبیحی - ایران

قطعہ مادّہ تاریخ

بہ نام خدائے بزرگ و توانا حضرت آقای مولانا صاحب زادہ سناتور محترم آقای سمیع الحق حقانی زید عزہ العالی

سلام دعا و مراتب احترام تقدیم می دارم

امیدوارم ہمیشہ سلامت باشید۔ از خبر درگذشت پدر بزرگوار شما شیخ الحدیث اسلام مرحوم مبرور مغفور مولانا عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ - بسیار اندوہناک شدم۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

خدائے بزرگ بہ شما صبر جمیل و اجر جزیل عنایت فرماید۔ کہ در طریق پدر شخصیت اصیل و شریف و ثانی اثنین می باشید۔ من از تہ دل این مصیبت عظمیٰ را بہ شما و خاندان حقّانیہ و مدرسان دارالعلوم حقانیہ و طالب علمان و ہمہ پیروان و شاگردان آن شادروان تسلیت و تعزیت عرض می کنم۔ بقا و دوام آن خاندان محترم و آن مقام معظم موجب استحکام تعلیمات آن مرحوم مغفور خواہد بود۔

بندہ کہ آن مرحوم را حضوراً دیدار کردہ بودم۔ آن معظم لہ را بزرگواری عالی مقام و دانشمندی محترم یافتم۔ قطعہ مادّہ تاریخ برای او سرودہ ام کہ انشاء اللہ مورد قبول واقع شود۔

بندہ انشاء اللہ در اکوڑہ خٹک بارگاہ آن مرحوم را زیارت خواہم کرد و نیز بار دیگر از دارالعلوم حقانیہ و کتب خانہ ہم دیدار می کنم۔ انشاء اللہ

در بارہ درگذشت حضرت شیخ الحدیثین جناب مرحوم مغفور مبرور مولانا عبدالحق حقّانی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کہ در تاریخ روز چہارشنبہ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۹ھ ق مطابق با ۱۶ شہریور ماہ ۱۳۶۷ھ ش برابر با ۷ سپتامبر ۱۹۸۸م و ۲۳ بھادوں ۲۰۴۵ بکرمی در بیمارستان معلّمان خیبر در شہر پیشاور پایۂ تخت استان سرحد پاکستان بہ رحمت ایزدی پیوست و در شہر اکوڑہ خٹک در کنار دارالعلوم حقانیہ با شکوہ و عظمت تمام بہ خاک سپردہ شد

كُلُّ من عليها فانٍ وّ يبقٰى وجه ربك ذوالجلال والاكرام

إنّا لله وإنّا إليه راجعون

سوی دار الجنان روان گردید — مولانا عبدالحق حقّانی
چشمهٔ دین و آیت اسلام — او محدّث به علم ربّانی
عالم حکمت و علوم دین — او مفسّر به علم قرآنی
کاشف مکتب حقیقت بود — بانی دار علم حقّانی
جامع علم فقه اسلامی — کامل شوکت سلیمانی
او که شیخ الحدیث اسلام است — در حدیث آمده یکی بانی
هر کتابی که کرده او تالیف — شد اساس دروس فرقانی
کلّ آثار او بود پنجاه — هر اثر مظهر مسلمانی
حلقهٔ درس او همه مُسلم — ترک و تاجیک و هر که می‌دانی
پاک و افغان و مردم ایران — طالبان علوم رحمانی
اتحاد همه مسلمانان — در کلامش چو دُرّ عمّانی
جُست و جو گر چو او ندیدم من — در بیان و کلام ایمانی
هر کسی خوشه چین خرمن او — از امیر و فقیر و روحانی
لنگر در گهش پر از مهمان — خوانِ نعمت گشاده مهمانی
در کتب خانه اش بسی دیدم — رونق و جلوهٔ خدادانی
شخص او بانی کتب خانه — عین حقّ بود و لطف یزدانی
بحرِ ذخّار مکتب اسلام — پر ستاره چو راه کیهانی
پسرش و یابخشش جواهر بود — عارف مشکلات پنهانی
پور پاکش بُوَد سمیع الحق — در طریق پدر بود ثانی
او سناتور مجلس اعلی — حامل علم و فن برهانی
در اکوڑه خټک شده در خاک — پیکر پاک عبدِ حقانی
غُرفه های بهشت و حور العین — حوضِ کوثر برایش ارزانی

مرحمت، مغفرت براو بادا — ساکن خُلد و باغ رضوانی

بارگاہش چو گنبد گردون — بادروشن چو شمس نورانی

گفتہ تاریخ رحلت اورا — ہمچنیں ایں فقیر ایرانی

۱۳۶۷ ش ھ ”مولانا عبدِ حقّ حقّانی — پاک دل ماہ گوھر افشانی“

۱۴۰۹ ھ ق ”مولانا عبدِ حقّ حقّانی — نادرِ خلقت جہان دانی“

۱۹۸۸ م ”مولانا عبدِ حقّ حقّانی — نخلِ گلشن، مراد انسانی“

ایں ”رسا“ بہر او ہمی خواہد
رحمتِ حقّ ولطفِ غفرانی

مولانا غلام سرور مظفر آبادی

۱۔ سیدنا تلمیذ مدنی

۱۲۵ ۱۱۸۰ ۱۰۴ ۱۴۰۹ھ

۲۔ بانی وصدر مہتمم دارالعلوم حقانیہ جناب الحاج مولانا عبدالحق صاحب

۸۸۸ ۵۵۶ ۵۶ ۴۸۸ ۱۹۸۸ء

۳۔ آہ شیخ الحدیث و مولانا عبدالحق ہم سے جدا ہو گئے

۱۲ ۱۴۶۳ ۳۴۹ ۱۶۴ ۱۹۸۸ء

۴۔ وقال اللہ ادخلی فی جنتی ابداً

۲۰۳ ۶۴۵ ۹۰ ۴۶۳ ۸ ۱۴۰۹ھ

۵۔ قال محمد ھو صادق القول ابداً ابدا العلماء ورثۃ الانبیاء

۲۲۳ ۳۷۳ ۱۶ ۱۳۷۶ ۱۹۸۸ء

۶۔ واللہ موت العالم موت العالم حق

۶۵ ۱۲۳۶ ۱۰۸ ۱۴۰۹ھ

حضرت مولانا مدرار اللہ مدرار صاحب نقشبندی

انفاسِ غم

قائدِ ترویجِ شرعِ مصطفیٰ
مردِ حق اے عبدِ حق سعد الوریٰ

حضرتِ علامہ نورِ ملک و دیں
شیخِ پاکستان شیخ المسلمین

پیکرِ علم و عمل عالی مقام
منبعِ اخلاص و تقویٰ خوش کلام

چہرۂ تو چہرۂ مردانِ حق
سینہ ات معمور از فیضانِ حق

چشمِ تو حق بین نگاہت پُر اثر
در کلامت علم و عرفاں مُستتر

دعوتِ تو سوئے قرآں بیگماں
در دِ تو تشریحِ سنت ہر زماں

در پیامِ تو حیاتِ مُسلمیں
در طریقِ تو فلاحِ مؤمنیں

عالمانِ دین را ماویٰ توئی
طالبانِ دین را ملجا توئی

صاحبِ رشد و مقاماتِ بلند
یک جہاں از فیض وجودت فیض مند

اَنْتَ حَبْلُ اللّٰہِ فِی اَعْصَارِنَا
اَنْتَ سَعْدُ الْخَلْقِ فِی اَمْصَارِنَا

اَنْتَ ذُوْ فَضْلٍ وَّذَالِكَ بِالتُّقٰی
اَنْتَ ذُوْ فَیْضٍ وَّفَیْضُكَ قَدْ فَشَا

زندگی تیری سراپا معرفت
فقر تیرا افتخارِ سلطنت

کی عطا حق نے تجھے شانِ بلند
کر دیا تجھ کو جہاں میں ارجمند

جب سنی تیری فراقت کی خبر
پارہ پارہ ہو گیا میرا جگر

تیری فرقت میں ہے اک دنیا حزیں
ہیں ہمارے مرد و زن ماتم گزیں

اے اکوڑہ اے زمینِ با جمال — خفت در آغوشِ تو صاحبِ کمال

آنکہ او در حق پرستی فرد بود — گوئے تقویٰ از زمانہ در ربود

آہ از ما رفت دُرِّ شاہوار — ملّتِ مازیں خبر شد بیقرار

در بلادِ سرحد و پنجاب و سند — باز در افغان وہم در ملکِ ہند

دلفگارانِ تو بینیم بے شمار — جانبازانت ہزار اندر ہزار

السّلام اے "عبدِ حق" عالی مقام — السلام اے مقتدائے خاص و عام

مصدرِ ارشاد و دعوت السّلام — مظہرِ خُلقِ نبوّت السّلام

السّلام اے شمعِ ایماں السّلام — السّلام اے نورِ عرفاں السّلام

یاالٰہی "عبدِ حق" تابندہ باد — فیضِ حضرت در جہاں پائندہ باد

میکنم بر ایں دعا ختمِ کلام
اہلِ ایماں باد یارب شاد کام

سنِ وفات

۱۔ سنِ وفات (۵۹۷) محدث العصر (۹۴۲) سیدی (۸۴) مولانا حاجی عبدالحق (۳۶۵) — ۱۹۸۸ء

۲۔ آہ (۶) ضیغم (۱۸۵۰) اسلام (۱۳۲) — ۱۹۸۸ء

۳۔ مولانا حاجی عبدالحق (۳۶۴) رحمہ اللہ علیہ (۴۳۴) برد اللہ مضجعہ (۱۱۹۰) — ۱۹۸۸ء

(مولانا غلام سرور مظفرآبادی)

حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

قطعہ سال رحلت

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ماجرا کیا ہو گیا یہ یا الہ العالمین | کیا یہ سنتا ہوں مجھے اب بھی نہیں آتا یقیں
اک صفِ ماتم بچھی ہے اس محیطِ ارض پر | "آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں"
کس قدر الجھی ہوئی ہے وادریغا زلفِ شام | صبح کے چہرے پہ اللہ نور کا غازہ نہیں
گلستانِ دہر پر گویا چلی بادِ سموم | اور بزم کہکشاں ہے دیکھ پژمردہ جبیں
قلزمِ حسرت میں ڈوبی ہے یہ ساری کائنات | نالہ ریز و نوحہ زن ہے حسرتا چرخِ بریں
شق گریبانِ جگر ہے دامنِ دل تار تار | ہر طرف ہے شورِ گریہ ہر نفس اندوہ گیں
عالمِ اسلام ہے ماتم کناں با خونِ دل | اف قیامت اک بپا ہے آج بر روئے زمیں
دیکھتا ہوں میں یہاں ہر شے ہے مصروفِ بکا | داستانِ دردِ دل کیسے سناؤں ہم نشیں
آج اس دنیا سے وہ عیسیٰ نفس رخصت ہوا | ذات جس کی تھی فنائے ذاتِ ختم المرسلیں
کر گیا وقفِ یتیمی آہ یہ دارالحدیث | زخمِ دل کا ہو مداوا یہ تو ممکن ہی نہیں
آپ پر تنہا نہیں ٹوٹا یہ، کوہِ درد و غم | ہائے مولانا سمیع الحق مدیرِ بہتریں
کون ہو گا ملتِ بیضا کا ایسا حدی خواں | ہو گئے اب بے سہارا مصطفیٰ کے جانشیں
ہاتفِ غیبی نے مجھ سے یوں کہا سالِ وفات | رو رہا ہے جن پہ تو با خونِ جاں قلبِ حزیں
مل گیا ان کو "مکانِ" "اعلیٰ" "بجنت" مرحبا | آ گئی آوازِ حق یوں "فادخلوھا خالدیں"
۱۱۱ ۹۵۵ | ۱۴ ۲۲

ہم نشینِ رحمتِ یزداں ہے روحِ پاک او
یہ دلِ ویراں ہے فانیؔ ان کی یادوں کا امیں

ٹینڈر نوٹس

۲۰۰۰ میٹر ملیشیا کلاتھ ایم ۰۰" (کالونی) سرحد ٹیکسٹائل مل نوشہرہ سی ایم ۹۰ / (34) چوڑائی کی فراہمی کے لئے مقررہ ٹینڈر فارم پر سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ مقررہ ٹینڈر فارم تفصیلی تصریحات کے حامل ۲۵/- روپے (ناقابل واپسی) دفتری اوقات کار کے دوران علاوہ جمعہ ادا کر کے چیف مائننگ انجینئر مکڑوال اور جنرل منیجر پی۔ایم۔ڈی۔سی علاقائی ۹۴ ڈی I گلبرگ III مین بلیوارڈ لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹینڈر ہمراہ پیش کردہ پروڈکٹ کا نمونہ زیر دستخطی کو ۴-۱۰-۸۸ کو ۲ بجے بعد دوپہر سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ جو ٹھیک ۲ بجے حاضر شرکاء کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ زر بیعانہ سپلائی بالا کے لئے ٪ کی شرح سے بصورت ڈی ڈی / پے آرڈر / کیش رسید پی ایم ڈی سی ٹینڈر کے ساتھ منسلک کرنا ضروری ہے۔

کوئی ٹینڈر زر بیعانہ کے بغیر قابل قبول نہ ہوگا۔

زیر دستخطی کو حق حاصل ہوگا کہ کوئی وجہ بتائے بغیر کسی یا تمام ٹینڈروں کو مسترد کر دیں۔

کے۔ کے۔ لودھی
ایکٹنگ چیف مائننگ انجینئر
پی۔ایم۔ڈی۔سی کامریز
مکڑوال (ضلع میانوالی)

F12...

۷۷

مولانا قاضی عبد الحسیب کلاچوی
نائب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شیخ کے سانحہ ارتحال پر

منظوم اظہارِ تعزیت

ش۔ شیخ رخصت ہو گیا! آؤ سمیع[1] باتیں کریں
شیخ کے انوار[2] کی دن رات کی باتیں کریں
آؤ انور[3] اب مہد سے تا لحد باتیں کریں
خاص کر مدنی[4] سے ان کی راز کی باتیں کریں
شیخ جب رخصت ہوا پھر اور ہم اب کیا کریں

ی۔ یہ جہاں ہے بے وفا ہو کتنا کوئی باہنر
اس میں رہنے کو نہیں آیا کوئی صاحبِ نظر
وقت آنے پر چلے جاتے ہیں ہاں سب دیدہ ور
شیخ بھی رخصت ہوا دنیا کو گریاں چھوڑ کر
اب جہاں میں تم بتاؤ مسکرا کر کیا کریں

خ۔ خرمنِ امن و سکوں برباد رفتہ اب نہیں
ثانیِ شبلی نہیں رومی نہیں مدنی نہیں
بھی سن لو اب جہاں میں شیخ عبد الحق نہیں
سامنے قدرت کے دنیا کی کبھی چلتی نہیں
ٹکڑے ٹکڑے غم سے دل ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

ع۔ عالِمِ قرآن تھا اور عالمِ قولِ نبی
دسترس میں ان کے دونوں بات ہے سب پر جلی
خلوت و جلوت میں یکساں تھا نہ تھا ہرگز خفی
اک زمانہ معترف ہے ان کا، بیشک تھا ولی
زندگی اب تلخ ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

---

[1] حضرت کے فرزند اکبر مولانا سمیع الحق مراد ہیں۔ تلفظ میں ضرورت شعری کی وجہ سے عین کو ادا نہیں کیا جائے گا تھوڑی سی بو دی جائے گی۔
[2] حضرت کے صاحبزادے مولانا انوار الحق صاحب مراد ہیں [3] حضرت شیخ انوار الحق صاحب کو انور کے نام سے پکارتے تھے [4] حضرت شیخ کے شیخ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز مراد ہیں۔

ب۔ باغ اجڑا ہے چمن ویران ہے ان کے بغیر — زندگی بےکار ہے بےسود ہے ان کے بغیر
لگتے ہیں اب پھول کانٹے اپنے حضرتؒ کے بغیر — خار ہیں ہاں خار ہیں، اب ہر جگہ ان کے بغیر

زیست میں ظلمت ہوئی پیدا بتاؤ کیا کریں

د۔ دین ودانش کا مہ انور[1] تھا رخصت ہو گیا — پیکر حلم وحیا یکسر تھا رخصت ہو گیا
وہ محدث بے بدل تھا آہ رخصت ہو گیا — کس قدر محبوب تھا عالم کا رخصت ہو گیا

سازِ دل کو توڑ کر اب تم بتاؤ کیا کریں

ا۔ آہ دھڑکا جس کا تھا آخر گھڑی وہ آگئی — کائناتِ بزم جس سے ایک دم تھرا گئی
روشنی جس کی بسیطِ ارض کو چمکا گئی — مرگ! تجھ پہ مرگ آئے وہ ستارہ کھا گئی

شش جہت تاریک ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

ل۔ لاؤ اب محمود دنیا میں کوئی ایسا امیں — چھان ڈالو مشرق ومغرب ہیں گرچہ سب زمیں
یاد آئے گی ہمیشہ ان کی اب شانِ جبیں — ملتی ہے دنیا میں ایسی پاک ہستی کب کہیں

روتے ہیں پیر و جواں اب تم بتاؤ کیا کریں

ح۔ حامد[2] و راشد[2] کا دادا جان ڈھونڈیں کہاں — مہر انور شمس تاباں کا جہاں ہے اب کہاں
کس طرح اظہارِ[3] غم ہو ہے یہ طاقت اب کہاں — مسندآرائے حدیث یار ہو تو! اب کہاں

ہے سفینہ علم کا ڈوبا! بتاؤ کیا کریں

ق۔ قافلہ کا میر تھا اُف وہ اچانک سو گیا — حق کی جانب سے عطیہ تھا وہ پنہاں ہو گیا
شکر ہے وہ تخمِ الفت تو جہاں میں بو گیا — شیخ کی راہوں سے جو بھٹکا بہت ہی کھو گیا

شیخ عبدالحقؒ ہوا خلد آشیاں اب کیا کریں

---

[1] حضرت کا صاحبزادہ محمود الحق حقانی ، [2] حضرت شیخ کے پوتے ہوتے ہیں
[3] حضرت شیخ کا صاحبزادہ اظہار الحق صاحب اس کو بھی اشارہ ہے۔

جناب عبدالعزیز چشتی۔ شورکوٹ

اسمِ با مسمّٰی

اس اسمِ بامسمّٰی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا تجزیہ راقم الحروف نے کچھ یوں کیا ہے!

عبدالحق۔ ع۔ب۔ د۔ل۔ ح۔ق

ع۔ عالم بے بدل۔ علم وعرفان کا دریا۔
ب۔ بہادر۔ بے مثال۔ بے نظیر۔
د۔ دانائے رازِ حقیقت۔
ل۔ لاریب فی۔ یہ ایک عظیم انسان تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔
ح۔ حسن وجمال کا پیکر۔
ق۔ قائم رہے گا۔ اس کے نام کو فنا نہیں۔ امر ہوگیا۔

چند اشعار بیادِ مرحوم ومغفور قائدِ شریعت حضرت مولانا **عبدالحق** صاحب

تیری یادوں کے سہارے اب جئے جاتا ہوں میں
کھا رہا ہوں غم پہ غم آنسو پیئے جاتا ہوں میں

تیری الفت نے رگ و پے میں سما کر رہ گئی
مجھ کو اپنا ہوش کیا ہو؟ کیا کئے جاتا ہوں میں

اشک بار آنکھوں سے میری خون کے دریا رواں
دل کے زخموں کو محبت سے سیئے جاتا ہوں میں

جانے والے! تو مسیحا بن کے آجا ایک بار
ہر قدم پہ نام تیرا ہی لئے جاتا ہوں میں

چشتی! تیرا رہنما تھا اور محسن تھا تیرا
معرفت کے جام لے لے کر پیئے جاتا ہوں میں

ایگل
ایک عالمگیر
قلم
EAGLE
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کی
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ،
ہر
جگہ
دستیاب
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ

دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حُسین
کے
پارچہ جات
حسین کے خوبصورت پارچہ جات
صرف آنکھوں کو ہی بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں حسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حسین ٹیکسٹائل ملز
حسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی

SOHRAB
پاکستان کا
نمبر
1
بائیسکل
سُہراب